188720

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188720

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No ٩٢٢٥٩٧١ Accession No ٧٥٠١

Author ٢ - ٢٢

Title رسالہ نبویہ

This book should be returned on or before the date last marked below

قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبدالمنعم خان صاحب خلف الصدق

Beckett 1975

(تاریخی نام)

رسالات علیہ التحیۃ

نبویہ

۱۳۲۳ الی ۱۳۲۴ھ

ھجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ ہوم ممبر ریاست ٹونک

زیر نگرانی احقر ابوطہر حامد سید زاعاعاللہ عنہ دہلوی

مطبع ریاض السنۃ واردکس دھلی میں باہتمام حاکم رئیس صاحب چھپا

تعداد طبع (۵۰۰)

دفعہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد۔ یہ میرے ہمدان **محمد عبد المنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل برافادۂ مسلمین و موجب حسنات دنیا و دین ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا۔ آخر بعد تردد و بشمار و فکر بسیار بمشورۂ استاذی و ملاذی مولانا و بافضل اولانا مولوی **محمود حسن خان** صاحب دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دلمیں جم تو گئی لیکن سوچتا تھا کہ اس فن میں بھی علمائے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ مگر یہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتھوں لینا تھا۔ لہذا تائید غیبی نے کہا کہ یہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہ ایسے برگزیدۂ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اور اوس زبدۂ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی ان کا سلسلہ رہے گا۔ اسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنا دیا۔ لیکن ابتک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں جناب والد ماجد صاحب مظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم و مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے میں نے اسی سبب کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہو سکیں کروں۔ لہذا بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف وجوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر و تسطیر فرمائے ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ سے اخلاق وعادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعہ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کر سکیں۔ لہذا کچھ میری ہمت سے اور کچھ استادی مولانائے موصوف مدظلہ کی بشپت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیا و آخرت ۱۳۳۴ ہجری میں مرتب ہو کر لایق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا نام تاریخی (رسالات نبویہ علیہ التحیہ) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اسلئے میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔ خصائل مکارم رسول۔ ابلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمہ خطوط نبوی۔ اخبار واحادیث۔ اخلاق الشارع۔ مراسلات الشارع تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے

اللھم انصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا وامثالنا من خدام دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم وتجعلنا منھم آمین یا رب العالمین +

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبۃ الکتاب	۱	کتاب کا خاتمہ	۱
اسباب التالیف	۳	تالیف کتاب کا باعث	۳
مواد التالیف	۵	تالیف کتاب کے ذخیرہ	۵
فہرست کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی تم توجدلھا الالفاظ	۹	اُن فرمانوں کی فہرست جن کے الفاظ	۹
کتاب لابی بکر رضی اللہ عنہ فی الصدقات	۴۲	فرمان ابوبکرؓ کا زکوٰۃ کے بارے میں	۴۲
دفع الاموال الی الامام	۴۷	اموال زکوٰۃ کا پہونچانا امام کی طرف	۴۷
حکم الامام الفاسق	۴۷	امام فاسق کا حکم	۴۷
الکافر لا یخاطب بالاحکام	۴۷	کافر احکام کا مخاطب نہیں ہے	۴۷
بعض احکام نصاب الغنم	۴۷	بعض احکام نصاب تقسیم کے	۴۷
حکم الاوقاص	۴۸	اوقاص کا حکم	۴۸
اختلافھم فیما زاد علی عشرین ومائۃ فی صدقۃ الابل	۴۸	اختلاف علما کا اونٹوں کی زکوٰۃ میں جب زائد ہوں اکیسویں پر	۴۸
نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فیہ	۴۸	نصاب غنم اور اوس کا اختلاف	۴۸
اختلافھم فی شرط الزکوۃ	۴۹	اختلاف علما کا شرط زکوٰۃ میں	۴۹
نصاب الفضۃ	۵۰	چاندی کا نصاب	۵۰
کتاب لابی ضمرۃ اللیثی	۵۰	فرمان ابی ضمرہ لیثی کے لئے	۵۰
معنی لا یفرق بین والدۃ وولدھا	۵۱	نہ تفریق کی جاوے درمیان والدہ اور اس کے لڑکے کے اس قول	۵۱
حکم المعتق	۵۲	حکم معتق کا (آزاد شدہ)	۵۲
اختلافھم فی بیع الحیوان بالحیوان	۵۲	اختلاف علما کا بیع حیوان بالحیوان میں	۵۲
فضل العرب	۵۲	فضل عرب	۵۲
الحقوق یعم کل شی	۵۳	حقوق عام ہیں ہر شے میں	۵۳
کتاب لابی شاہ	۵۳	فرمان ابوشاہ کے لئے	۵۳
لا ینفر صیدھا وما اختلفوا فیہ	۵۴	چرکا نا شکار کو مکہ میں اور اوسکا اختلاف	۵۴
حکم قطع الاشجار بمکۃ	۵۵	مکہ میں درخت کاٹنے کا حکم	۵۵
حکم اللقطۃ بمکۃ	۵۶	مکہ میں گری ہوئی چیز کا حکم	۵۶
کتاب ابی وھیبۃ النھبی	۵۶	فرمان ابووہیبہ نہبی کے نام	۵۶
حکم المعدن	۵۷	حکم معدن کا	۵۷
حکم الرکاز	۵۸	حکم رکاز کا	۵۸
کتاب لابی راشد الازدی الی جمیع الازد	۵۸	فرمان ابوراشد ازدی کے نام اور تمام اہل ازد کی طرف	۵۸
کتاب لاحمر بن معویۃ	۵۹	فرمان احمر بن معویہ کے لئے	۵۹
الامان یجوز علی الشرط	۵۹	امان شرط کے ساتھ جایز ہے	۵۹
کتاب لاسیخت	۵۹	فرمان اسیخت کے لیے	۵۹
کتاب لاسقف اھل نجران	۶۰	فرمان اسقف اہل نجران کے لئے	۶۰
بیان انہ ھل یجوز ان نکتب باسم اللہ اسحق ابراھیم	۶۱	بیان اِس امر کا کہ لکھنا چاہیے بجائے بسم اللہ باسم اللہ	۶۱
واسحق بدل بسم اللہ الرحمن الرحیم	״	اسحق ابراہیم	״

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مایخاطب به الکفار فی دعوة الاسلام	۶۱	وہ احکام جن سے کفار مخاطب ہیں دعوت اسلام میں	۶۱
کتاب لاساقفة نجران	۶۱	فرمان اساقفہ نجران کے لئے	۶۱
امانة رسل الکفار	۶۵	کافروں کے قاصدوں کی امانت	۶۵
المباهلة	۶۵	مباہلہ	۶۵
الصلح مایریده الامام	۶۵	صلح اوس چیز پر جس کا امام ارادہ کرے	۶۵
الاشتراط علی الکفار بمایشاء من المصالح	۶۶	شرط لگانا کفار پر جس میں مصلحت ہو مسلمانوں کے لئے	۶۶
حکم الربوا عند اهل الکتاب	۶۶	حکم ربوا کا اہل کتاب کے نزدیک	۶۶
حکم العهد	۶۶	حکم عہد کا	۶۶
کتاب للاسقف ابو الحارث	۶۶	فرمان اسقف ابوالحارث کے لئے	۶۶
کتاب لاقیال حضرموت	۶۷	فرمان اقیال حضرموت کے لئے	۶۷
الکفار مخاطبون باحکام الاسلام والاختلاف فی ذلک	۷۰	کفار مخاطب ہیں احکام اسلام سے اور اختلاف اس میں	۷۰
الصدقة فی اموال التجارة	۷۱	صدقہ اموال تجارت میں	۷۱
الاصل فی زکوٰة الزرع	۷۱	قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوٰۃ میں	۷۱
معنی قوله لاخلاط ولا وراط وحکمه	۷۲	قولہ لاخلاط ولاوراط کے معنی اور اوس کا حکم	۷۲
نکاح الشغار ومااختلفوا فیه	۷۲	نکاح شغار اور اوس کا اختلاف	۷۲
المسابقة	۷۳	مسابقت (گھوڑ دوڑ)	۷۳
حکم الجلب والجنب	۷۳	جلب جنب کا حکم	۷۳
الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفقة والمختلف فیها۔	۷۳	فصل مسابقت اور اوس میں شرط لگانے کے حکم میں اور اوسکی متفق علیہ اور مختلف فیہ صورتیں۔	۷۳ / //
فصل فی فروع مسئلة السباق	۷۳	فصل مسئلہ سباق کے فروع کے بیان میں	۷۳
فی بیان الخمر واختلاف فیه	۸۱	خمر کا بیان اور اوس کا اختلاف	۸۱
کتاب لاکیدر صاحب دومة الجندل	۸۲	فرمان اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے نام	۸۲
ارض النزول (ای ارض التی لاتکون ملکا لاحد من الرعیة)	۸۵	ارض نزول یعنی وہ زمین جو رعایا میں سے کسی کی ملک نہو۔	۸۵
للامام ان یاخذ من رعیته مایری من الحلقه والسلاح	۸۶	امام کو جائز ہے کہ اپنی رعیت سے ہتھیار وغیرہ جسکی ضرورت سمجھے	۸۶
حکم جمع صلوتین	۸۶	دو نمازوں کے جمع کرنے کا حکم	۸۶
بیان حق الزکوة	۸۶	حق زکوٰۃ کا بیان	۸۶
معنی شهادة الله والفرق بینها وبین شهادة غیره	۸۷	اسم کا شہادت کے معنی اور اس شہادت اور غیر اسکی شہادت کا فرق	۸۷
کتاب لاکثم بن صیفی	۸۸	فرمان اکثم بن صیفی کے لئے	۸۸
کتاب لاهل قبیلة حربا واذرح	۸۹	فرمان اہل قبیلہ حربا واذرح کے لئے	۸۹
کتاب لاهل دومة الجندل	۹۰	فرمان اہل دومۃ الجندل کے لئے	۹۰
کتاب لاهل الطائف	۹۱	فرمان اہل طائف کے لئے	۹۱
معنی الغبیراء وحکمه	۹۱	غبیراء کے معنی اور اوسکا حکم	۹۱
کتاب ایضا لاهل الطائف	۹۱	یہ بھی فرمان ہے اہل طائف کے لئے	۹۱
کتاب لاهل عمان	۹۲	فرمان اہل عمان کے لئے	۹۲

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
لبس علی العرب الجزیہ	۹۳	نہیں ہے عرب پر جزیہ	۹۳
کتاب الی باذان ملک الیمن ب	۹۳	فرمان باذان حاکم یمن کے لئے	۹۳
کتاب کسری ملک الفارس الی باذان	۹۴	نامہ کسریٰ شاہ فارس کا طرف باذان کے	۹۴
کتاب الشیرویۃ ملک فارس الی باذان	۹۴	نامہ مہر شاہ فارس کا باذان کی طرف	۹۴
کتاب لبدیل بن ورقاء ب	۹۵	فرمان بدیل بن ورقاء کے لئے	۹۵
الحلفاء یشرکون فی العہد	۹۸	خلفاء شریک ہیں عہد میں	۹۸
معنی الہجرۃ وما اختلف فیہ	۹۸	معنی ہجرت کے اور اوس کا اختلاف	۹۸
معنی قولہ ولو ہاجر بارضہ -	۱۰۰	معنی قولہ ولو ہاجر بارضہ کے	۱۰۰
یجب مراعاۃ الحلفاء فی العہد	۱۰۰	واجب ہے رعایت خلفاء کے عہد میں	۱۰۰
کتاب الی بکر بن وائل ب	۱۰۰	فرمان بکر بن وائل کی طرف	۱۰۰
کتاب لبلال بن جارث المزنی	۱۰۱	فرمان بلال بن حارث مزنی کی طرف	۱۰۱
کتاب الی بنی زہیر	۱۰۲	فرمان بن زہیر کی طرف	۱۰۲
حکم الصفی للامام	۱۰۴	حکم صفی کا امام کے لئے	۱۰۴
کتاب الی بنی نہد	۱۰۵	فرمان بنی نہد کی طرف	۱۰۵
نسختہ بروایۃ اخری	۱۰۷	اسی کا نسخہ دوسری روایت سے	۱۰۷
فی الخیل صدقۃ	۱۱۳	گھوڑی میں زکوٰۃ ہے	۱۱۳
بیان فصاحتہ وبلاغتہ صلے اللہ علیہ وسلم	۱۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان	۱۱۳
کتاب بنی حینۃ وہم یہود عقبۃ	۱۱۵	فرمان بنی حینہ کے نام جو یہود عقبہ ہیں	۱۱۵
کتاب لبنی بارق	۱۱۶	فرمان بنی بارق کے لئے	۱۱۶
للضیف حق علی کل بلد	۱۱۷	مہمان کے لئے حق ہے ہر شہر میں	۱۱۷
حکم لقطۃ الثمار للمسافر	۱۱۸	حکم گرے ہوئے پھلوں کا مسافر کے لئے	۱۱۸
کتاب بنی ضمرۃ	۱۱۸	فرمان بنی ضمرہ کے لئے	۱۱۸
کتاب تبع الاول لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	۱۱۹	نامہ تبع اول کا بنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹
الایمان قبل البعثۃ	۱۲۲	ایمان لانا مبعوث ہونے سے اول	۱۲۲
کتاب لتمیم بن اوس الداری	۱۲۴	فرمان تمیم بن اوس داری کے لئے	۱۲۴
نسختہ بروایۃ لشیخ د حلان	۱۲۵	اوسکا نسخہ شیخ دحلان کی روایت سے	۱۲۵
تجدید نسخۃ الکتاب بعد الجرۃ	۱۲۶	تجدید فرمان بعد ہجرت	۱۲۶
کتاب ابی بکر رض لابی عبیدۃ رض فی بنی تمیم	۱۲۷	نامہ ابوبکرؓ کا بنام ابوعبیدہ بنی تمیم کے بارے میں	۱۲۷
الخمر لا ینتفع بہ عند المسلمین	۱۲۷	خمر سے مسلمان کسی طرح نفع نہیں اٹھا سکتا	۱۲۷
بیع ما یحرم لبسہ	۱۲۸	بیچنا اوس شے کو جس کا لینا جائز نہیں ہے	۱۲۸
استنباط ترتیب الخلافۃ کما وقع	۱۲۹	استنباط ترتیب خلافت کا جس طرح کہ واقع ہوا	۱۲۹
کتاب لثمامۃ بن اثال	۱۲۹	فرمان ثمامہ ابن اثال کے نام	۱۲۹
کتاب لجرد بن عمرو العذری	۱۲۹	فرمان جرد بن عمرو عذری کے لیے	۱۲۹
کتاب لجمیل بن ردام العذری	۱۳۰	فرمان جمیل بن ردام عذری کے لیے	۱۳۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتاب لحناذۃ الازدی	۱۳۰	فرمان جناذہ ازدی کے لئے	۱۳۰
کتاب لحنادۃ غیر منسوب	۱۳۱	فرمان حنادہ غیر منسوب	۱۳۱
کتاب لجنی المعروف بجوز ابی دجانۃ	۱۳۱	کتاب بنام جنی جو شہر میں حزر ابی وجانہ کے نام سے	۱۳۱
کتاب الی جیفر وعبد ملکی عمان	۱۳۳	فرمان جیفر وعبد کی جانب جو بادشاہ ہیں عمان کے	۱۳۳
کتاب الیہما وغیرہما من ملوک عمان	۱۳۴	فرمان اون دونو کیطرف اور جو اون کے سوا تھی بادشاہ عمان	۱۳۴
حکما وقاف غیر ملۃ الاسلام	۱۳۵	غیر مذہب اسلام کے اوقاف کا حکم	۱۳۵
کتاب لحارث بن ابی شمر الغسانی	۱۳۵	فرمان حارث بن ابی شمر غسانی کے لئے	۱۳۵
کتاب لحارث بن کلال ومعافیر وہمدان	۱۳۵	فرمان حارث بن کلال اور معافیر وہمدان کے لئے	۱۳۵
صیغ اداء الحدیث وما اختلفوا فیہ	۱۳۷	صیغہ بیان حدیث کے اور اسکا اختلاف	۱۳۷
ایضا کتاب لحارث ومسروح ونعیم بنی عبد کلال	۱۳۷	یہ بھی فرمان ہے حارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال کیلئے	۱۳۷
کتاب لحارث بن زہیر بن اقیش العکلی	۱۳۸	فرمان حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے لئے	۱۳۸
کتاب لحارثۃ وحصن بنی اقطن	۱۳۹	فرمان حارثہ وحصن بن قطن کے لئے	۱۳۹
کتاب لحبیب بن عمرو الطائی	۱۳۹	فرمان حبیب بن عمرو طائی کے لئے	۱۳۹
کتاب لحصین بن نضلۃ الاسدی	۱۴۰	فرمان حصین بن نضلہ اسدی کے لئے	۱۴۰
کتاب لخالد بن الولید	۱۴۰	فرمان خالد بن ولید کے لئے	۱۴۰
کتاب خالد رضی اللہ عنہ الی رسول اللہ صلعم	۱۴۱	عریضہ خالد کا رسول اللہ کی خدمت میں	۱۴۱
کتاب لخالد بن ضماد الازدی	۱۴۲	فرمان خالد بن ضماد ازدی کے لئے	۱۴۲
ایواء المحدث	۱۴۳	پناہ دینا بدعتی کو	۱۴۳
کتاب لخزیمۃ بن عاصم العکلی	۱۴۳	فرمان خزیمہ بن عاصم عکلی کے لئے	۱۴۳
کتاب لذرعۃ بن سیف	۱۴۴	فرمان ذرعہ بن سیف کے لئے	۱۴۴
الصدقۃ لاتحل لمحمد ولا لاھل بیتہ	۱۴۵	صدقہ نہیں جائز ہے محمد اور نہ اہل بیت کے لئے	۱۴۵
کتاب لربیعۃ بن ذی مرحب الحضرمی	۱۴۷	فرمان ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کے لئے	۱۴۷
المرتھن لاینتفع بمنافع المرھون وما اختلفوا فیہ	۱۴۸	مرتہن شے مرہونہ سے نفع حاصل نہیں کرسکتا اور اسکا اختلاف	۱۴۸
کتاب لربیع بن معویۃ ومعن بن عبد اللہ وانس ابن المنتفق	۱۴۸	فرمان ربیع بن معویہ وعن بن عبد اللہ وانس بن منتفق کے نام	۱۴۸
کتاب لرزین بن انس سلمی	۱۴۹	فرمان رزین بن انس سلمی کے نام	۱۴۹
کتاب لرفاعۃ بن زید الجذامی	۱۵۰	فرمان رفاعہ بن زید جذامی کے نام	۱۵۰
الامان یقید بالزمان	۱۵۱	امان مقید بالزمان ہوسکتی ہے	۱۵۱
کتاب لزمل بن عمرو العذری	۱۵۱	فرمان زمل بن عمرو عذری کے لئے	۱۵۱
کتاب لزیادۃ بن جھور اللحمی	۱۵۲	فرمان زیادہ بن جہور لحمی کے لئے	۱۵۲
کتاب لسعید بن سفیان الرعینی	۱۵۲	فرمان سعید بن سفیان رعینی کے لئے	۱۵۲
کتاب لسلمۃ بن مالک السلمی	۱۵۳	فرمان سلمہ بن مالک سلمی کے لئے	۱۵۳
کتاب لسھیل بن عمرو	۱۵۴	فرمان سہیل بن عمرو کے لئے	۱۵۴
کتاب لسلمان الفارسی	۱۵۴	فرمان سلمان فارسی کے لئے	۱۵۴
کتاب لشرحبیل وحارثۃ ونعیم بنو عبد کلال	۱۵۵	فرمان شرحبیل وحارث ونعیم بنو عبد کلال کی طرف	۱۵۵

مضمون	صفحہ
الساعی اذا ظلم علی احد الشریکین بالزیادۃ لایرجع علی شریکہ	۱۶۰
صحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند علی رض	۱۶۱
تحریر صلح الحدیبیۃ	۱۷۰
بیان الرای باقسامہ الصحیح والباطل وتفصیل الکلام فیہ	۱۷۸
اختلاف الروایات فی الصلح	۱۷۸
بیان الاختلاف فی کاتب کتاب صلح الحدیبیۃ	۱۷۹
بیان الاختلاف فی کتابۃ التسمیۃ فی ھذا الصلح	۱۷۹
نسخۃ کتاب الصلح بروایۃ ابن جریر	۱۷۹
نسخۃ کتاب الصلح بروایۃ ابن سعد فی الطبقات	۱۸۱
الاشتراک فی الھدی وما اختلفوا فیہ	۱۸۴
تعظیم الشعائر للہ	۱۸۷
طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبہ	۱۸۷
یجوز للمسلم خلاف المشروع اذا لم یکن فیہ حرج شرعی	۱۸۸
کتاب لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبۃ	۱۸۸
کتاب لضمام بن سفیان الکلابی	۱۸۹
کتاب لعامر بن اسود الطائی	۱۹۰
کتاب الی عامۃ المؤمنین	۱۹۰
نھی عن بیع مالیس عندک	۱۹۱
وعلی الحبالی	۱۹۱
کتاب لعبد یغوث بن وعلۃ الحارثی	۱۹۱
کتاب لعبادۃ بن الاشیب العنزی	۱۹۲
کتاب الامام مطاع	۱۹۲
کتاب لعبد اللہ بن عکیم	۱۹۳
الاستمتاع من اھاب المیتۃ وعصبھا	۱۹۳
کتاب لعباس بن عبد المطلب	۱۹۵
نسخۃ کتاب لعباس بروایۃ ابن سعد فی الطبقات	۱۹۵
الھجرۃ وحکم المستضعفین	۱۹۶
ایضاً کتاب لعباس بن عبد المطلب	۱۹۷
القبض شرط فی صحۃ الھبۃ	۱۹۷
کتاب لعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۱۹۸
کتاب لعداء بن خالد	۱۹۸
تبیین عیب المبیع اوعدمہ علی المشتری	۱۹۹
جواز الکتاب فی بیع الحاضر	۲۰۰
کتاب لعک ذوخیوان الھمدانی	۲۰۰
عقد الامان یصح بالتعلیق	۲۰۱

مضمون	صفحہ
عامل کو تہ جبکہ ظلم کرے ایک شریک تو وہ زیادتی فیہ دوسرے شریک پر رجوع نہ کرے	۱۶۰
صحیفہ رسول اللہ کا جو علی رض کے پاس تھا	۱۶۱
تحریر صلح حدیبیہ	۱۷۰
بیان رائے کا مع اوس کے اقسام صحیح باطل کے اور اوسمیں تفصیل	۱۷۸
اختلاف روایات کا تحریر صلح میں	۱۷۸
بیان اختلاف کاتب کا صلح حدیبیہ میں	۱۷۹
بیان اختلاف بسم اللہ لکھے جانے کا تحریر صلح میں	۱۷۹
نسخہ فرمان صلح کا بروایت ابن جریر	۱۷۹
یہ نسخہ صلح کا ہے جو ابن سعد نے کتاب الطبقات میں روایت کیا ہے	۱۸۱
شرکت ہدی میں اور اوسکا اختلاف	۱۸۴
تعظیم شعائر اللہ	۱۸۷
طواف قدوم اور اوس کے وجوب کا اختلاف	۱۸۷
جایز ہے مسلمان کو اوس شروع کا خلاف کرنا جبکہ اسمیں کوئی شرعی حرج نہ ہو	۱۸۸
فرمان صیفی بن عامر سردار بنی ثعلبہ کے نام	۱۸۸
فرمان ضمام بن سفیان کلابی کے لئے	۱۸۹
فرمان عامر بن اسود طائی کے لئے	۱۹۰
فرمان عام مسلمانوں کی طرف	۱۹۰
منع کیا گیا ہے اوس چیز کے بیچنے سے جو تیرے پاس نہ ہو	۱۹۱
جماع حاملہ سے	۱۹۱
فرمان عبد یغوث بن وعلہ حارثی کے لئے	۱۹۱
فرمان عبادہ بن اشیب عنزی کے لئے	۱۹۲
تحریر امام کی اطاعت چاہیے	۱۹۲
فرمان عبد اللہ بن عکیم کے لئے	۱۹۳
مردار کی کھال اور پٹھوں سے نفع حاصل کرنا	۱۹۳
فرمان عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۵
یہ بھی فرمان ہے حضرت عباس کے نام	۱۹۵
ہجرت اور مستضعفین کا حکم	۱۹۶
یہ بھی فرمان ہے عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۷
قبضہ شرط ہے صحت ہبہ میں	۱۹۷
فرمان عثمان بن عفان کے لئے	۱۹۸
فرمان عداء بن خالد کے لئے	۱۹۸
مبیع کا عیب خریدار پر ظاہر کر دینا چاہیے	۱۹۹
جواز تحریر کا بیع حاضر میں	۲۰۰
فرمان ملک ذوخیوان ہمدانی کے لئے	۲۰۰
عقد امان تعلیق کے ساتھ جائز ہے	۲۰۰

مضمون	صفحہ
کتاب الی عمیر ذی مران	۲۰۲
خبر الواحد وما اختلف فیہ	۲۰۳
الصدقۃ لاتحل لمحمد (والتفصیل فیہ مضی فی صفحہ ۱۳۵)	۲۰۳
کتاب لعمرو بن حزم حین بعثہ الی الیمن	۲۰۴
کتاب لعمرو بن حزم ایضاً	۲۰۴
لاخیار فی مجلس البیع والاختلاف فیہ	۲۱۱
اُحلّت لکم بھیمۃ الانعام	۲۱۲
الاصطیاد للمحرم حرامٌ ما دام محرمًا	۲۱۲
وما علمتم من الجوارح ومیان انہ ما المراد بالجوارح	۲۱۳
وینھی ان یحتبی	۲۱۳
عقص الشعر فی الصلوۃ	۲۱۳
اسباغ الوضوء	۲۱۴
غسل المرافق فی الوضوء	۲۱۴
اختلاف العلماء فی مسح الرأس	۲۱۵
التغلیس بصلوۃ الصبح افضل او الاسفار	۲۱۶
افضل وقت صلوۃ الظھر	۲۱۷
وقت صلوۃ العصر	۲۱۸
اختلاف العلماء فی اول وقت المغرب	۲۱۸
اختلافھم فی آخر وقتہ	۲۱۸
وقت صلوۃ العشأ ومدۃ امتدادھا	۲۱۹
الغسل عند الرواح الی الجمعۃ	۲۲۰
کتاب فی الصدقات وکان عند عمر رضہ واشتھر بأسمہ	۲۲۰
کتاب لعامل کلب مع قطن بن حارثۃ	۲۲۲
کتاب لعمرو بن مرۃ الجھنی ولقومہ	۲۲۵
کتاب العھد بین المھاجرین والانصار	۲۳۰
اشتراک الکفار فی صلح المسلمین بینھم	۲۳۷
کتاب لفجیع بن عبد اللہ البکائی	۲۳۷
کتاب لفروۃ بن عمرو الجذامی	۲۳۸
کتاب الی قیس بن مالک الارحبی	۲۳۹
کتاب بقیلۃ بنت المخرمیۃ التمیمیہ	۲۴۱
کتاب اللہ فی تسمیۃ اھل الجنۃ واھل النار	۲۴۷
ایضاً نسختہ بتخریج الطبرانی	۲۴۸
ایضاً نسختہ بتخریج البزار	۲۴۸
ایضاً کتاب من اللہ لاھل الجنۃ	۲۴۹
ایضاً کتاب من اللہ فی درج محفوظ	۲۴۹

مضمون	صفحہ
فرمان عمیر ذی مران کی طرف	۲۰۲
خبر واحد اور اوسکا اختلاف	۲۰۳
صدقہ نہیں جائز ہو محمدؐ کے لئے اور اسکی تفصیل گذر گئی صفحہ ۱۹۵ میں	۲۰۳
فرمان عمرو بن حزم کے کہ جبکہ اونکو یمن بھیجا تھا	۲۰۴
یہ فرمان بھی عمر ابن حزم کے نام ہے	۲۰۴
نہیں خیار ہے مجلس بیع میں اور اسکا اختلاف	۲۱۱
حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپایہ جانور	۲۱۲
شکار محرم کے لئے بحالت احرام	۲۱۲
معنی وما علمتم کے اور یہ کہ جوارح سے کیا مراد ہے	۲۱۳
	۲۱۳
بالوں کا چوٹیا باندھنا نماز میں	۲۱۳
وضو کا اکمال	۲۱۴
کہنیوں کا دھونا وضو میں	۲۱۴
اختلاف علما کا مسح سر میں	۲۱۵
علس میں پڑھنا صبح کی نماز کا افضل یا اسفار کرنا	۲۱۶
افضل وقت نماز ظہر کا	۲۱۷
وقت نماز عصر کا	۲۱۸
اختلاف علماء اول وقت مغرب میں	۲۱۸
اختلاف علما کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸
وقت صلوۃ عشاء اور یہ کہ وہ کب تک ہے	۲۱۹
جمعہ کی نماز کو جانے کا غسل	۲۲۰
فرمان صدقات کے بارہ میں عمرؓ کے پاس تھا اور اپنے نام سے جاری کیا	۲۲۰
فرمان قبائل کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ساتھ	۲۲۲
یہ فرمان عمر ابن مرہ کے نام ہے	۲۲۵
تحریر عہد کے درمیان مہاجرین وانصار کے	۲۳۰
شریک کرنا کفار کو مسلمان کے آپس کے عہد میں	۲۳۷
فرمان فجیع بن عبد اللہ البکائی کے لئے	۲۳۷
فرمان فروہ بن عمرو جذامی کے لئے	۲۳۸
فرمان قیس بن مالک ارحبی کی طرف	۲۳۹
فرمان قبیلہ بن مخرمہ تمیمہ کی جانب	۲۴۱
کتاب اللہ اہل جنت اور اہل نار کے تعیین کی بابت	۲۴۷
اسکا نسخہ طبرانی کی تخریج سے	۲۴۸
اوسی کا نسخہ بزار کی تخریج سے	۲۴۸
اللہ کی جانب سے ان اہل جنت کے نام پر	۲۴۹
اللہ کا فرمان جو لوح محفوظ میں ہے	۲۴۹

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتاب الی کسری ملک الفارس	۲۵۰	فرمان کسریٰ شاہ فارس کی طرف	۲۵۰
ایضاً نسخۃ بروایۃ الخطیب	۲۵۱	اسی کا نسخہ بروایت خطیب	۲۵۱
ماعز بن ماعز البکائی	۲۵۲	ماعز کے نام پر فرمان	۲۵۲
کتاب لمالک بن احمر	۲۵۳	فرمان مالک بن احمر کے لئے	۲۵۳
یعطی الغارمون من الخمس	۲۵۵	دی حاوین فرضدار خمس دیں سے	۲۵۵
کتاب لمالک بن عبید الخثعمانی	۲۵۶	فرمان مالک بن عبد الحساس کے لئے	۲۵۶
کتاب لمجاعۃ بن مرارۃ السلمی	۲۵۷	فرمان مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۷
یعطی الدیۃ من الخمس اذا لم تکن الواقعۃ ماتحمل الدیۃ	۲۵۸	جبکہ واقعہ ایسا ہو کہ نہ معلوم ہو کہ دیت کا بار کس پر لاجائے تو دیت خمس سے دی	۲۵۸
کتاب ایضاً لمجاعۃ بن مرارۃ السلمی	۲۵۸	یہ بھی فرمان ہے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۸
کتاب لمسیلمۃ الکذاب	۲۵۹	فرمان مسیلمہ کذاب کے لئے	۲۵۹
تتمہ کتاب مجاعۃ بن مرارۃ السلمی	۲۵۹	تتمہ کتاب مجاعہ بن مرارہ سلمی کا	۲۵۹
کتاب لمجاعۃ ایضاً	۲۵۹	مجاعہ کے نام پر تیسری کتاب	۲۵۹
کتاب مسیلمۃ الی رسول اللہ	۲۶۰	نامہ مسیلمہ کا رسول اللہ کی خدمت میں	۲۶۰
نسخۃ کتاب رسول اللہ الیہ بروایۃ ابن سعد	۲۶۰	نسخہ فرمان رسول اللہ کا مسیلمہ ہی کی طرف بروایت ابن سعد	۲۶۰
کتاب لمصعب بن زبیر	۲۶۱	فرمان مصعب بن زبیر کے لئے	۲۶۱
کتاب لمطرف بن کاھن الیاھلی	۲۶۲	فرمان مطرف بن کاہن یاہلی کے لئے	۲۶۲
احیاء ارض موتی	۲۶۳	پڑت زمین کا آباد کرنا	۲۶۳
اختلاف نصاب البقر	۲۶۳	گیری کے نصاب کا اختلاف	۲۶۳
کتاب لمطرف بن بھصل	۲۶۵	فرمان مطرف بن بہصل کے لئے	۲۶۵
کتاب لمعدیکرب بن ابرھہ	۲۶۸	فرمان معدیکرب بن ابرہہ کے لئے	۲۶۸
للامام ان یتصرف فی ارض الحربی	۲۶۸	امام کو حربی کی زمین میں تصرف کرنا جائز ہے	۲۶۸
کتاب لمعاذ بن جبل رض	۲۶۸	فرمان معاذ بن جبل کے لئے	۲۶۸
قبول الھدیۃ للامیر	۲۶۹	امیر کو ہدیہ قبول کرنے کا حکم	۲۶۹
کتاب لمعاذ بن جبل حین توفی ولدہ	۲۷۰	فرمان بنام معاذ بن جبل جبکہ ان کے لڑکے کی وفات ہوئی	۲۷۰
ایضاً نسخۃ بتخریج ابی نعیم فی الحلیۃ	۲۷۱	اوسی کا نسخہ بتخریج ابی نعیم	۲۷۱
ایضاً نسخۃ بتخریج الخطیب	۲۷۴	اوسی کا نسخہ بہ تخریج خطیب	۲۷۴
کتاب لمقوقس عظیم القبط	۲۷۷	فرمان بنام مقوقس حاکم قبط	۲۷۷
کتاب المقوقس الیہ صلے اللہ علیہ وسلم	۲۸۰	نامہ مقوقس کا بخدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۰
ایضاً نسخۃ کتاب رسول اللہ لمقوقس بروایۃ الواقدی	۲۸۰	یہ بھی نسخہ ہے اوس فرمان کا جو مقوقس کو لکھا بروایت واقدی	۲۸۰
قبول ھدیۃ الکافر	۲۸۱	قبول ہدیہ کافر کا حکم	۲۸۱
کتاب لمنذر بن ساوی ملک بحرین	۲۸۲	فرمان بنام منذر بن ساوی بادشاہ بحرین	۲۸۲
کتاب منذر الی رسول اللہ صلعم	۲۸۳	نامہ منذر کا بخدمت رسول اللہ	۲۸۳
ایضاً کتاب لمنذر	۲۸۴	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۴
ایضاً کتاب لمنذر فی مجوس ھجر	۲۸۵	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر مجوس ہجر کے بارہ میں	۲۸۵

مضمون	صفحہ
ایضاً کتاب الی المنذر	۲۸۶
ایضاً کتاب الی المنذر	۲۸۶
کتاب لمہاجر بن امیۃ فی وائل بن حجر	۲۸۶
کتاب لمہری بن الابیض	۲۸۷
کتاب الی النجاشی عظیم الحبشۃ	۲۸۹
کتاب النجاشی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۹۰
کتاب الی النجاشی الذی غیر السابق	۲۹۱
کتاب لنہشل بن مالك الوائلی	۲۹۳
کتاب لوائل بن حجر رض	۲۹۴
کتاب ایضاً لوائل بن حجر رض	۲۹۵
احکام الزانی	۲۹۹
کتاب لوفد غامد	۳۰۳
کتاب لوفد ثقیف	۳۰۵
انزال المشرك فی المسجد	۳۰۸
المستحق لامارۃ القوم افقہہم واعلمہم بکتاب اللہ	۳۰۸
ہدم مواضع الشرك التی تتخذ بیوتا للطواغیت	۳۰۹
حکم وادی وج ہل ہو حرم	۳۰۹
وصیۃ من آدم ابوا البشر	۳۱۰
کتاب الی ہرقل ملك الروم	۳۱۱
کتاب ایضاً الی ہرقل کما رواہ ابو عبید	۳۱۳
کتاب لہرمزان ملك الفارس	۳۱۳
کتاب الی ہلال صاحب بحرین	۳۱۴
کتاب لہوذۃ بن علی	۳۱۴
جواب من ہوذۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱۴
کتاب لیزید بن الطفیل الحارثی	۳۱۶
کتاب لیزید بن مجمل الحارثی	۳۱۶
کتاب لیحنہ بن روبہ	۳۱۶
ایضاً کتاب لیحنہ بن روبہ	۳۱۷
کتاب لیہود خیبر	۳۱۹
ایضاً کتاب لیہود خیبر	۳۲۰

مضمون	صفحہ
یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۶
یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۶
فرمان بنام مہاجر امیہ وائل بن حجر کے بارہ میں	۲۸۶
فرمان مہری بن ابیض کے لئے	۲۸۷
فرمان نجاشی بن ابجر شکی طرف	۲۸۹
نامہ نجاشی کا بخدمت رسول اللہ صلعم	۲۹۰
فرمان نجاشی کی طرف اور غیر ہے اوس نجاشی کا جو اور گذر گیا	۲۹۱
فرمان نہشل بن مالک وائلی کے لئے	۲۹۳
فرمان وائل بن حجر کے لئے	۲۹۴
یہ بھی فرمان ہے وائل بن حجر کے لئے	۲۹۵
احکام زانی کے	۲۹۹
فرمان وفد غامد کے لئے	۳۰۳
فرمان وفد ثقیف کے لئے	۳۰۵
آنا مشرک کا مسجد میں	۳۰۸
قوم پر امیر بنائے جانیکا مستحق وہ ہے جو قرآن کو سب سے زیادہ جانتے اور	۳۰۸
مندروں کے گرانے کا حکم	۳۰۹
وادی وج کا حکم کہ کیا وہ حرم ہے	۳۰۹
وصیت حضرت آدم کی جانب سے	۳۱۰
فرمان ہرقل شاہ روم کی جانب	۳۱۱
یہ بھی فرمان ہے ہرقل کی جانب بروایت ابو عبید	۳۱۳
فرمان ہرمزان بادشاہ فارس کے لئے	۳۱۳
فرمان بنام ہلال حاکم بحرین	۳۱۴
فرمان ہوذہ بن علی کے لئے	۳۱۴
جواب ہوذہ کا رسول اللہ صلعم کی خدمت میں	۳۱۴
فرمان یزید بن طفیل حارثی کے لئے	۳۱۶
یزید بن مجمل حارثی کے لئے فرمان	۳۱۶
یحنہ بن روبہ کے لئے فرمان	۳۱۶
یہ بھی فرمان ہے یحنہ بن روبہ کے لئے	۳۱۷
فرمان یہود خیبر کے لئے	۳۱۹
یہ فرمان بھی یہود خیبر کے لئے ہے	۳۲۰

فہرست المسائل بترتیب الفقہ

فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ

کتاب الطہارۃ	
اسباغ الوضوء	۲۱۴

طہارت کی کتاب	
کمال وضوء	۲۱۴

مضمون	صفحہ
غسل المرافق فی الوضوء	۲۱۴
الغسل عند الرواح الی الجمعة	۲۲۰
اختلاف العلماء فی مسح الراس	۲۱۵
کتاب الصلوٰة	
جمع بین صلوتین	۸۶
عقص الشعر فی الصلوٰ	۲۱۳
ابواب وقات الصلوٰة	
افضل وقت صلوٰة الظهر	۲۱۷
وقت العصر	۲۱۸
اختلاف العلماء فی اول وقت المغرب	۲۱۸
اختلافهم فی آخر وقته	۲۱۸
وقت العشاء ومدة امتدادها	۲۱۹
التغلیس بصلوٰة الصبح افضل ام الاسفار	۲۱۶
کتاب الحج	
الاشتراك فی الهدی وما اختلفوا فیه	۱۸۴
طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبه	۱۸۷
تعظیم لشعائر الله	۱۸۷
الاصطیاد للمحرم حراما دام محرما	۲۱۲
ابواب فضائل مکة	
حکم قطع الاشجار بمکة	۵۵
تنفیر الصید بمکة وما اختلفوا فیه	۵۴
حکم لقطة مکة	۵۶
کتاب الزکوٰة	
اختلافهم فیما زاد علی عشرین ومائة فی صدقة الابل	۴۸
نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فیه	۴۸
بعض احکام نصاب الغنم	۴۷
اختلاف نصاب البقر	۲۶۳
نصاب الفضة	۵۰
الاصل فی زکوة الزرع	۷۱
الصدقة فی اموال التجارة	۷۱
فی الخیل صدقة	۱۱۳

مضمون	صفحہ
وضو میں کہنیوں کو دھونا	۲۱۴
جمعہ کو جاتے وقت غسل کرنا	۲۲۰
نماز کی کتاب	
دو نمازوں کا جمع کرنا	۸۶
نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا	۲۱۳
نماز ظہر کا افضل وقت	۲۱۷
عصر کا وقت	۲۱۸
مغرب کے اول وقت میں علما کا اختلاف	۲۱۸
اختلاف علما کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸
وقت عشاء اور یہ کہ وہ کب تک رہتا ہے	۲۱۹
صبح کی نماز اندھیرے ہی سے پڑھنا افضل ہے اور عطف ہے	۲۱۶
حج کی کتاب	
قربانی میں شرکت اور اونس کا حکم	۱۸۴
طواف قدوم اور اونس کے وجوب کی بابت اختلاف	۱۸۷
تعظیم شعائر اللہ	۱۸۷
مکا محرم کے لیئے بحالت احرام	۲۱۲
اختلافهم فی شرط الزکوٰة	۴۹
بیان حق الزکاة	۸۶
حکم الاوقاص	۴۸
حکم المعدن	۵۷
حکم الرکاز	۵۸
معنی قوله لا خلاط ولا وراط وحکمه	۷۲
دفع الاموال الی الامام	۴۷
الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بیته	۳۰۳و۱۴۵
کتاب النکاح	
نکاح الشغار وما اختلفوا فیه	۸۲
ولی الحبالی	۱۹۱
کتاب البیوع	
لاخیار فی مجلس البیع والاختلاف فیه	۲۱۱
بتبیین عیب المبیع او عدمه للمشتری	۱۹۹

مضمون	صفحه
اختلافهم فی بیع الحیوان	٥٢
بالحیوان	″
جواز الکتاب فی بیع الحافر	٢٠٠
نهی عن بیع مالیس عندك	١٩١
بیع مایحرم لبسه	١٢٨
حکم الربوا عند اهل الکتاب	٦٦
معنی لایفرق بین والدة وولدها	٥١
	″
کتاب الحضر والاباحة	
خبر الواحد وما اختلف فیه	٢٠٢
حکم لقطة الثمار للمسافر	١١٨
ابواء المحدث	١٤٣
بیان الرای بأقسامه الصحیح	١٦٨
والباطل وتفصیل الکلام فیه	″
للضیف حق علی کل بلد	١١٧
یجوز للمسلم خلاف المشروع	١٨٨
اذا لم یکن فیه حرج	″
الاستمتاع من اهاب	١٩٣
المیتة وعصبها	″
احلت لکم بهیمة الانعام	٢١٢
قبول هدیة الکافر	٢٨١
انزال المشرك فی المسجد	٣٠٨
کتاب الاشربة	
الخمر لاینتفع به عند المسلمین	١٢٧
فی بیان الخمر الاختلاف فیه	٨١
معنی الغبیراء وحکمه	٩١
کتاب الجهاد والسیر	
مایخاطب به الکفار فی	٦٠و٦١
دعوة الاسلا	″
الکافر لایخاطب بالاحکام	٤٧
اهانة رسل الکفار	٦٥
کتاب الامام مطاع	١٩٢
حکم العهد	٦٦

مضمون	صفحه
الخلفاء یشترکون فی العهد	٩٨
یجب مراعاة الخلفاء فی العهد	١٠٠
الامان یجوز بالشرط	٥٩
الامان یقید بالزمان	١٥١
عقد الامان یصح بالتعلیق	٢٠١
الاشتراط علی الکفار	٦٦
بما یشاء من المصالح	″
الصلح علی مایریده الامام	٦٥
اشتراك الکفار فی صلح	٢٣٧
المسلمین بینهم	″
للامام ان یأخذ من رعیته	٨٦
من الحلقة السلا مایری فی الصلح	″
حکم الصفی للامام	١٠٣
ارض النزول	٨٥
من احیی ارضا مواتا	٢٦٣
للامام ان یتصرف فی	٢٦٨
الحربی	″
معنی الهجرة وما اختلف فیه	٩٨
معنی قوله ولوهاجر بارضه	١٠٠
الهجرة وحکم المستضعفین	١٩٦
استنباط ترتیب الخلافة	١٢٩
حکم وادی دج هل هو حرم	٣٠٩
یعطی العاملون من الخمس	٢٥٥
قبول الهدیة للامیر	٢٦١
هدم مواضع الشرك التی یتخذ	٣٠٩
بیوتا للطواغیت	″
المباهلة	٦٥
الحقوق تعم کل شیئ	٥٢
حکم المعتق	٥٢
کتاب المسابقة	
بیان المسابقت	٧٣
حکم الجلب والجنب	٧٣

مضمون	صفحه
الفصل فی حکم السبق الرهان	٧٣
وصور المتفقة المختلف فیها	″
فصل فی فروع مسئلة السباق	٧٣
مسائل شتی	
الایمان قبل البعثت	١٣٢
المرتمن لاینتفع بمنافع المرهون	١٤٨
وما اختلفوا فیه	″
حکم واقف غیر ملة الاسلا	١٣٥
القبض شرط فی صحة الهبة	١٩٧
فضل العرب	٥٢
لیس علی العرب الجزیة	٩٣
حکم الامام الفاسق	٤٧
معنی شهادة الله والفرق بینها	٨٧
وبین شهادة غیره تعالی	″
یعطی الدیة من الخمس اذا	٢٥٨
لم تکن الواقعة	″
ماتحمل الدیة	١٧٣
صیغ ادآء الحدیث مما اختلفوا فیه	١٣٧
احکام الزانی	٢٩٩
وما علم من الجوارح وبیان	٣١٣
انه ما المراد بالجوارح	″
الساعی اذا ظلم علی احد الشریکین	١٦٠
بالزیادة لایرجع بشئ منها علی	″
شریکه	″
هل یجوز ان یکتبه یاسم	٦١
آله اسحٰق وابراهیم	″
نهی ان یحتبی	٢١٣
المستحق لامامة القوم افقههم	٣٠٨

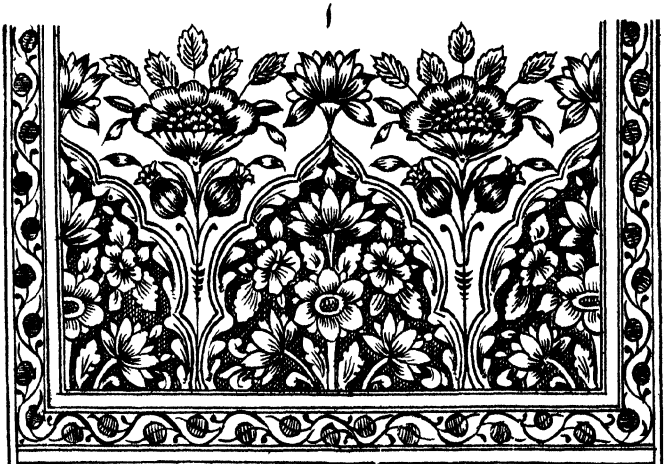

بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله رب العلمين ۰ الرحمن الرحيم ۰ ملك يوم الدين ۰ اياك نعبد واياك نستعين ۰ اهدنا الصراط المستقيم ۰ صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۰ اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد۔ ثم صل وسلم وبارك على محمد وعلى اله واصحابه خصوصا على خير البشر بعد الانبيا ابي بكر الصديق الذي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حقه لو كنت متخذا من امتي خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا وقال صلى الله عليه وسلم ابي الله والمومنون ان يختلف عليك يا ابا بكر رضي الله عنه وعلى عمرين المنبر والمحراب اميرا المؤمنين عمر بن الخطاب الذي قال رسول الله صلى الله

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک اے اللہ ہمکو راہ راست پر قایم رکھ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات ہے بزرگی والا۔ پھر درود وسلام و برکات نازل کر محمد پر اور اونکی آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر امت سے کسیکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کرے اور مومنون کو نا پسند ہے کہ ابوبکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر و محراب کی زیبایش امیر المومنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ، اور امیر المومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

سہم تیرے کہاں ہیں میرے بھائی
ان تجھ سے بدو چاند

علیہ وسلم فی حقہ ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رضی اللہ عنہ وعلی ذی النورین امیر المؤمنین ابی عمرو عثمان ابن عفان الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حقہ ان اشد ھذہ الامۃ بعدی نبیہا عثمان رضی اللہ عنہ وعلی صاحب ولایۃ المؤمنین وامیرھم علی بن ابی طالب الذی قال فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المؤمن حب علی بن ابی طالب ومن کنت ولیہ فعلیؓ ولیہ رضی اللہ عنہ وعلی سیدی شباب اھل الجنۃ الحسن والحسین الذین قال فی حقھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ وان احب اھل بیتی الی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما وعلی امھما سیدۃ النساء التی قال فی حقھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبھا فقد اغضبنی رضی اللہ عنہا وعلی ابی عمارۃ حمزۃ بن عبد المطلب الذی قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الشھداء عند اللہ یوم القیمۃ حمزۃ بن عبد المطلب وانہ لمکتوب عند اللہ فی السماء السابعۃ حمزۃ اسد اللہ واسد رسولہ رضی اللہ عنہ وعلی ابی الفضل عباس بن عبد المطلب الذی قال فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس منی وانا منہ رضی اللہ عنہ وعلی الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ وسائر المھاجرین والانصار والتابعین الابرار رضوان اللہ

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت کا زیادہ تجربہ کار عمر و عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے زیادہ تر مجکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر ہے جسپر اوس کا غصہ ہے اوسپر میرا غصہ ہے رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر لکھ رکھا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین ومومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرلے جو تجھپر ایمان لائے اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہم پر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔ اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر بڑا

علیهم اجمعین۔

اللهم اغفر لی ولاسلافی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات انك سمیع مجیب الدعوات واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك ووفقنا لما تحب وترضاه وایدنا بالاسلام العادل الراحم بنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا انك انت الغفور الرحیم۔ عباد الله۔ رحمکم الله لقد من الله علیکم اذ بعث فیکم ومنکم الانبیاء و الرسل وانزل علیهم صحفا مطهرة فیها کتب قیمة وامر فیها ان تعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء وتقیموا الصلوة وتوتوا الزکوة فقد جاءتکم البینة فمنکم من آمن بالرسل وصدقوا بما انزل علیهم وامتثلوا بما جاؤا به من الاوامر والنواهی والحلال والحرام ومنکم من کفر بهم وبما انزل علیهم من اهل الکتاب والمشرکین الذین خالفوا دین الاسلام وما الدین عند الله الا الاسلام۔

اما بعد۔ فان الله عز وجل انزل الکتاب علی نبینا محمد صلی الله علیه وسلم کما انزل علی الانبیاء من قبل وقال تعالی فیه یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك فبلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم رسالات ربه وامرنا بان یبلغ الشاهد الغائب فمن تبلیغه صلی الله علیه وسلم ما کتب الی ملوك الارض من العرب والعجم لما کانت بعثته عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر فدعاهم الی الاسلام ومنه ما کتب الی الشعوب والقبائل فی ذلك ومنه ما کتب الی عماله وذکر فیها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تم پر نبی اور رسول بھیجے اور اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھیں اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تم پر آچکا سو تم میں سے کوئی رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔ اون کی فرمانبرداری کی حلال و حلال کے بارے میں اور بعض تم میں سے منکر ہوئے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے احکام کو تو ما حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور اسمیں صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے بندوں کو پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام پیغام پہنچائے اور ہم کو اکہ سننے والا ان احکام کا نہ سننے والے کو پہنچا تا ہے اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ ثبت ہیں۔

اور علماء مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات جمع کیے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف فرمائے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات و مکتوبات کی جانب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متفرق

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وقد کان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمۃ وکتبھم
ودونوا مقالات اھل الارشاد الھداۃ المھدیین
وقد قل من اعتنی بجمع کتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ورسالاتہ الا ماروی فی اثنات
من دواوین الحدیث وکتب السیر وقلیل ما ھو
وقد کان صاحب کتاب المصباح المضی
وھو الشیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی
ثم المصری المعروف بابن حدیدۃ الانصاری
من اھل المقدس نزیل مصر قد دون کتابہ
وکتب صلے اللہ علیہ وسلم فی مجلد فی القرن
الثامن فبلغ عدۃ کتبہ الی احدی واربعین
کتبا۔ ثم کان جدی غفر اللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ قد استدرک علیہ فی کتابہ الحلیہ فی
مجلد کبیر فبلغت العدۃ الی اربعۃ وخمسین
کتبا۔ ثم ان الذی ربانی واحسن تادیبی
اعنی والدی بلغہ اللہ الی مایتمناہ فی دینہ ودنیاہ
قد امرنی بان اترجم واجمع جدای من کتب
رسول اللہ صلعم من العربیۃ الی لغتنا الھندیۃ
کی یستفید بہ اھل لغتنا فان فی بلادنا قل من
یعرف اللسان العربی وقد کان ھذا الباب
اعنی مراسلاتہ صلے اللہ علیہ وسلم مما یتبارک بہ
عامۃ اھل الاسلام فبادرت الی امتثال امرہ لما فیہ
من السعادۃ الابدیۃ وباشرت الترجمۃ ثم انی
قد کنت راجعت الی الاصول فی اثناء الترجمۃ
فرأیت مراسلاتہ صلعم تزید علی الاصل و
المستدرک اضعافا فلذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہے وہ بھی
قلیل الوجود بستہ صاحب کتاب مصباح مضی نے یعنے
شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پھر میرے جد امجد غفر اللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اوسپر نامہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چونسٹھ
مکتوبات تک ہوئے۔ اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ماتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد
نے کتاب حلیہ میں نامہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور باب مراسلات
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ
شروع کیا۔ اثنار ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامہ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تھا یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تھا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفراً مستقلاً فی الباب او ردفیہ ما فی مصباح المضی و حلیۃ جدی من الاستدراک علیہ و ما صادفتہ فی کتب الحدیث والسیر فی اثناء ذلک فجاء بحمد اللہ سفرا کبیرا یحمل مائۃ وستا وعشرین کتابا من مراسلۃ صلے اللہ علیہ وسلم وعلے اختلاف الروایۃ تزید عدۃ الی تسع وثلثین ومائۃ کما تراہ فیما یاتی بعد انشاء اللہ تعالی۔

فاما الکتب التی راجعنا الیہا فی تصنیف ھذا الکتاب واخذنا منہا فکتاب الامامین الحافظین ابی عبداللہ محمد بن اسمعیل البخاری ومسلم بن حجاج القشیری یعنی صحیحیہما وکتاب السنن لحافظ السنۃ ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی وکتاب الجامع للامام الحافظ ابی عیسے محمد بن عیسے بن سورۃ الترمذی۔ و المسند للحافظ الامام ابی داؤد سلیمان بن داؤد الطیالسی وکتاب الطبقات للامام ابی عبداللہ محمد بن سعد بن منیع وکتاب المسند الامام الامۃ ابی عبداللہ احمد بن حنبل وکتاب المستدرک علے الصحیحین للامام حاکم السنۃ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ النیسابوری وکتاب حلیۃ الاولیاء للامام الحافظ ابی نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی وکتاب الاستیعاب للامام ابی عمر ویوسف بن عبداللہ القرطبی المعروف بابن عبدالبر وکتاب جمع الجوامع وقسمہ الثانی الجامع الکبیر فی الحدیث للحافظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی وکتاب الخصائص الکبری لہ ایضا وکتاب الجامع الازہر للشیخ عبدالرؤف المناوی وکتاب اسد الغابہ

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دینے ایسا ہی کیا الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس زمان آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس تک پہونچتے ہیں جیسا اینده انشاء اللہ بلاحظہ کیجئگا۔ اور جن کتابوں سے کہ نامۂ مبارک اخذ کیے گئے ہیں وہ یہہ ہیں۔

کتاب صحیح امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کی وکتاب صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابوداؤد سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ ابوعیسے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابوداؤد سلیمان بن داؤد طیالسی کی اور کتاب طبقات ابوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابوعبداللہ احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ امام عبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ الاولیاء امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی کی اور کتاب استیعاب امام ابوعمر ویوسف بن عبداللہ قرطبی کی جو ابن عبدالبر کے نام سے مشہور ہیں وکتاب جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث حافظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر شیخ عبدالرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب الاصابہ شیخ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابومحمد عبدالملک بن ہشام حمیری کی اور کتاب نسیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدے والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشیخ عزالدین علی بن محمد المعروف بابن الاثیر
الجزری وکتاب الاصابۃ للشیخ شہاب الدین
ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی وکتاب
السیرۃ للحافظ ابی محمد عبدالملک بن ہشام
الحمیری وکتاب السیرۃ المسمی بسبل الہدی
والرشاد للشیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی
وکتاب انسان العیون المعروف بالسیرۃ الحلبیہ
للشیخ نورالدین علی الحلبی وکتاب السیرۃ المحمدیہ
للشیخ سید احمد بن زینی دحلان المکی والمواہب
اللدنیہ للشیخ شہاب الدین ابی العباس احمد بن
محمد القسطلانی وشرحہ للشیخ محمد بن عبدالباقی
الزرقانی وکتاب زاد المعاد للحافظ محمد بن ابی بکر
المعروف بابن القیم الجوزیہ وکتاب السیرۃ لمحمد
کرامت علی الدہلوی وغیر ذلک من کتب السیرۃ
والحدیث ۔۔ ثم لما وضعت ہذا الکتاب کان
وضعہ یقتضی ان یرتب المکاتیب علی الزمان
اعنی الشہور والسنین لیطابق الوضع الواقعۃ
رایت ان ہذا الترتیب عسیر فانہ قلما ورد
الاخبار عن تواریخ المکاتبات ولم یتعین وقت
الکتابۃ فی دواوین السیر فلم یتیسر لنا ہذا
الترتیب فلہذہ العلۃ وضعنا المراسلات والمکاتبات
علی ترتیب الاسامی من اسامی الذین ارسل الیہم
وکتب لہم واشتہر الکتاب باسمہ علی حروف
الہجاء بترتیب ابنث المعروف فیما بین علماء
الفن ثم انہ کان کثیر من الکتب یشتمل علی
لغات غریبۃ لم یحرزہا الفحاول فی العلوم فلذلک
فسرنا تلک اللغات عند کل کتاب فی ذلک کانت

مشہور ہے شیخ نورالدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ
محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب
مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد
بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبدالباقی
زرقانی کی اور کتاب زاد المعاد محمد بن ابی بکر کی جو ابن
قیم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سیرۃ محمدیہ
محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذلک من الکتب
فی السیر والحدیث ۔

پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا
کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضی یہ ہے کہ شہور وسنین
کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب
ہوجائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح
دینا سخت دشوار ہے اس لیے کہ اخبار واحادیث
میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ
میں اوقات کتاب مکتوبات کے متعین نہیں پس
اس اشکال کی وجہ سے اس کتاب کی ترتیب
مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی۔ یعنے جن لوگوں
کو مکاتبات ومراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں
کو حروف ابجد پر ترتیب دے کر مکاتبات
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج
ہے۔ پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل
ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں
ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ
سے بیان کیے گئے۔ اور بیشتر مکاتبات سے
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں
متقدمین ومتاخرین علمائے امت نے اختلاف

الکتب ربما افادت المسائل و دلت علیها و من
الاحکام ما اختلف فیه سلف الامة و خلفها
لاختلاف الادلة والمآخذ وکونها محل اجتہاد
فصارت الکتب مما یقع علیها نظر العلماء فی هذا
الباب فلذلک ذکرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت علیه الکتب و ذلک تحت کل کتاب ولم
نستوعب الکلام فیه لئلا یطنب البحث فیطول
بلا طائل فان هذا الکتاب لم یوضع لذلک
الباب واخذنا بحث المسائل من کتاب فتح الباری
والعینی شرحی البخاری و الموطا للامام مالک و
نیل الاوطار للقاضی شوکانی و کتاب الصید
والرمی للامام ابن القیم و کتاب زاد المعاد ایضا له
ثم ان الکتاب کان قد طال بابه الذی وضع
فیه ومثله یحمل لکثیر مما لم یوضع له وقد
کان کتاب تبع الاول بن حسان الحمیری
اورده صاحب کتاب المضی فی المکاتیب
نظر لذلک فان هذا الکتاب لم یخل من
فائدة غریبة وان کان مما لم یوضع له الکتاب
وانا قد تبعنا الاصول فی کتاب تبع وزدنا
ایضا مثلها کتاب من الله الذی نستراه بعد
انشاء الله وتبارک کتابه - ومن هذا القبیل
وصیة ابونا آدم علیه السلام فوضعنا علیه
عدد المراسلات الاتی سبق منا ذکره -
واما ما سوی ذلک من المراسلات التی کتب
الناس من الملوک والصحابة الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وذکرناها فی سبب کتابه
صلی الله علیه وسلم فانما قصصناها عند کثیر

کیا ہے بوجہ نہ مختلف ادلہ و ماخذ کے کہ محل اجتہاد ہیں
ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ معین کیا
جاوے اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جو پر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اس لیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
و کتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی و کتاب الصید الرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے - پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہو گیا اور ایسے طویل بیان میں گنجایش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے -
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میں نے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آئے
ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کر دیے ہیں استطراداً
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور پھر قسم شمار نہیں

من کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم استطرادا ولم نضع علیہا عدد المراسلات - ثم انا فی مراجعتنا الی الاصول قد وجدنا خبر المکاتیب من مکاتبہ صلے اللہ علیہ وسلم من ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی فلان مثلاً ولم نجد لفظہ فی شئ من الروایات حتی ندخلہ فی الاعداد مع انا قد افرغنا جہدنا فی طلبہ فلذلک اوردنا ذکرہ فی فہرست علیحدۃ مستقلۃ ویبلغ عددہ الی ست وثمانین -

وہو ہذا

لکھی گئی ہے پہر اثنائے تالیف کتاب میں کثرت روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست میں مستقل طور پر کردیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب تک پہونچتی ہے - وہ فہرست یہ ہے -

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثۃ بن سعد بن مالک ابن النخع - وفد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ الی الاسلام فاسلم وکتب لہ کتابا وعقد لواء شهد به یوم القادسیۃ فقتل -

التخریج - قال الحافظ روی ابن شاهین باسناد ضعیف من طریق عبد الرحمن بن عابس النخعی عن قیس بن کعب النخعی انه وفد النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخوہ ارطاۃ وکانا من اجمل اهل زمانهما وانطقه فدعاهما الی الاسلام فاسلما وکتب لارطاۃ کتابا وعقد لواء - وذکرہ الرشاطی عن ابن الکلبی نحوہ وکذا قال ابن سعد فی الطبقات (اصابہ) واخرجہ ابن الاثیر فی ترجمۃ الارقم فاتصل سندہ بعبد الرحمن بن عابس فذکر نحو الحدیث - **ایاس** بن قتادۃ العبدی اقطعه الجابیۃ وهو موضع فکتب له بذلک کتابا - **التخریج** - قال ابن الاثیر اخرجه

ارطاۃ بن کعب

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - اچھی بہنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئے پس لکھا اون کے لیے ایک فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کر دیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ اکیلا پاس تھا پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتھ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بھائی ارطاۃ رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونو اپنے ہمعصروں میں حسین و صبیح تھے پس آپنے دونوکو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکھا ارطاۃ کیلئے فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کرکے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پھر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے

ایاس بن قتادۃ العبدی

ایاس بن قتادۃ العبدی کو جاگیر دیا اونکو موضع جابیہ اور لکھا اسکی بابت فرمان (سند جاگیر)

تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ابو موسی واختلف فی نسبتہ فقیل العنبری بتقدیم النون علی الموحدۃ والراء المہملۃ والغنبری بالغین المعجمۃ والموحدۃ والمہملۃ والغندی بالعین المہملۃ والنون والزاء المعجمۃ۔ والصحیح انہ العنبری لان ھذا الحدیث مروی من اوفد بن مولے فھو عنبری وساعدۃ لہ ذکر فی الحدیث ایضا العنبری وعادتھم فی الوفادۃ ان یفد من کل قبیلۃ جماعۃ (اسد الغابہ)۔

ابو موسیٰ نے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری۔ اول نون پہر با موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غنبری غین معجمہ اور با موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے عنبری عین مہملہ کا نون اور راء معجمہ۔ اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پہر با موحدہ اور راء معجمہ کیونکہ یہ حدیث مروی ہوا وفد بن مولے سے اور وہ عنبری ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہی عنبری ہیں اور عادت عرب کی ایلچی گری میں یہ تھی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت

ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** رکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے

التخریج۔ کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد اسلمی سے وہ یحییٰ بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا اوسکو واقدی نے اسحٰق بن جناب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے (اصابہ اسد الغابہ)

ابو بصیر و ابو جندل جبکہ رسول اللہ حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہو گئے لوگ قوم سے اون کے پاس ابو بصیر قریش سے بھاگ کر) پس لکھا قریش نے کہ وہ اونکو واپس دیدے جاویں (حسب قرارداد صلح) پس فرمایا رسول اللہ نے اے ابو بصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور ہم بد عہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو جو حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ نے ابو بصیر کے بارہ میں حسرت ہولڑائی بھڑکانیوالا ہے اگر اسکے ساتھ کوئی ہو جاتے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پھر انکو واپس کردینگے پس بھاگ گئے اور پہنچ گئے اون کے ساتھ ایک سو آدمی جماعت جنمیں سے ابو جندل بھی لوٹ آئے تھے

ابو بصیر و ابو جندل

ابو موسی واختلف فی نسبتہ فقیل العنبری بتقدیم النون علی الموحدۃ والراء المہملۃ والغنبری بالغین المعجمۃ والموحدۃ والمہملۃ والغندی بالعین المہملۃ والنون والزاء المعجمۃ۔ والصحیح انہ العنبری لان ھذا الحدیث مروی من اوفد بن مولے فھو عنبری وساعدۃ لہ ذکر فی الحدیث ایضا العنبری وعادتھم فی الوفادۃ ان یفد من کل قبیلۃ جماعۃ (اسد الغابہ)۔ **آل اکیدر** کتب لھم کتابا ولم یکن لہ یومئذ خاتم فختمہ بظفرہ وذکرہ الواقدی عن اسحٰق بن جناب عن یحیی بن وھب وکذا ذکرہ ابن الاثیر۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ) **ابو بصیر و ابو جندل**۔ لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ بعد الحدیبیۃ واطمأن الناس قدم علیہ ابو بصیر فارسل لقریش لکتاب لیرد علیھم فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بصیر ان ھؤلاء قد صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومک فخرج وقتل فی الطریق احدی الصالحین بالحیلۃ وعاد فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی بصیر ویل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد فحفظ ابو بصیر انہ یردہ فھرب واتفق معہ جماعۃ المؤمنین منھم ابو جندل یغیرون علی

قریش فکتبوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یأوھما الیہ فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہما ان نقد ما علیہ۔ **التخریج** - قال ابن الاثیر اخبرنا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد باسنادہ عن یونس عن ابن اسحٰق عن الزھری عن عروۃ عن المسور و مروان وغیرہ قال کتب لیہما ما یقدما علیہ فیمن معہما فقرأ ابو جندل کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم وابو بصیر مریض فمات فدفنہ ابو جندل وصلے علیہ وبنی علی قبرہ مسجدًا۔ (اسد الغابہ) اختلف فی اسم ابی بصیر فقیل اسمہ عتبۃ بن اسید بن حارثۃ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ بن عبد اللہ بن نمیرۃ بن عوف بن ثقیف قالہ ابو مسعود وقال ابن اسحٰق اسمہ عنبسۃ بن اسید بن جاریۃ وقیل عبید ابن اسید واختار الحافظ ان اسمہ عتبۃ قال من زعم انہ عبید فقد صحف۔ **قولہ** بنی علی قبرہ مسجدًا۔ فیہ اباحۃ بناء المسجد علی القبور لانہ فعل صحابی فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینہہ صلے اللہ علیہ وسلم عنہ فکان حجۃ لتقریرہ صلے اللہ علیہ وسلم ولکن قد ثبت فی ما اخرجہ الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ام حبیبۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما ذکرتا کنیسۃ رأینہا بالحبشۃ فیہا تصاویر فذکرتا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور فاولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیمۃ۔ قال العینی فیہ منع بناء

قریش پر پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلا لیوے (کو یا یہ شرط عہد سے خارج کر دی) پس لکھا رسول اللہ نے ان دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحٰق سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان دونوں کی طرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض تھے پس وہ مر گئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ پڑھی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا ابن اسحٰق نے اونکا نام عتبہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اونکا نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید ہیں تو وہ غلطی کھایا ہے غلطی کتابت سے **قولہ** بنی علی قبرہ مسجدًا۔ اس قول سے قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اور اسمیں تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپنے فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے پس یہ بدترین مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد علی القبور ومقتضاہ التحریم کیف وقد ثبت اللعن علیہ واما الشافعی واصحابہ فصرح بالکراھۃ وقال البندنیجی والمراد ان یبنی القبر مسجدا او یصلی فوقہ وقال فیکرہ ان یبنی عندہ مسجدا او یصلی فیہ الی القبر واما المقبرۃ الدارسۃ اذا بنی فیھا مسجد لیصلی فیہ فلم ار فیہ باسا لان المقابر وقف لکل المسلمین فمعناھما واحد۔ **قلت** وحدیث الکتاب منسوخ لانہ کان فی ابتداء الاسلام وحدیث الشیخین متاخر عنہ ۱۲ **ابوسفیان** رض۔ یتھدیہ ادما مع عمرو بن امیۃ۔ **التخریج** قال الحافظ فی الاصابہ رواہ ابن سعد باسناد صحیح عن عکرمۃ۔ **اقرع** بن حابس۔ سالہ فامر بامثل وامر معویۃ فکتب لہ کتابا۔ **التخریج** اخرجہ ابوداؤد عن سھل بن الحنظلیۃ فی باب من روی نصف صاع من قمح۔ **الی اھل** لذمۃ۔ عن علی قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین جاءہ اھل الذمۃ فقالوا لہ اکتب لنا کتابا امن لا نسأل فیہ من بعدک فقال نعم اکتب لکم ما شئتم الا معرۃ الجیش وسفہ الغوغاء فانھم تتلۃ الانبیاء۔ **التخریج** اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ العسکری۔ **بنی** حارثۃ بن عمرو بن قریط۔ یدعوھم الی الاسلام فنفسلو الصحیفۃ ورقعوا بھا دلوھم۔ اذھب اللہ بعقولھم فرحلوا اھل سفہ وعجلۃ وکلا مختلط۔ **التخریج** قال الحافظ ذکرہ ابوموسی

اور مقتضے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے انہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکھا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑھی جائے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑھی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پرانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑھنے کو تو میں اوسمیں کوئی حرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بھی وقف ہیں اور اسیطرح مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتداء اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اسسے۔ **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہتی تھی اونسے اوہوٹی عمرو بن امیہ کے ساتھ۔ **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ۔ **اقرع** بن حابس آپسے کچھ مانگتا تھا پس وہ عطا کیا اوحکم کیا معویہ کو پس لکھا اون کے لیے فرمان۔ **تخریج** تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف صاع من قمح میں۔ **فرمان** اہل ذمہ کیطرف حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہمکو آپ ایک ایسا فرمان لکھدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا تھا بہتر جو تم چاہو لکھ دیتا ہوں مگر لشکر اور کمینوں کے شور و غل سے بچ جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے ہیں۔ **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے۔ **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تھا اونکو اسلام کیطرف پس وہ ہوڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا اپنے ڈول میں۔ کہدیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہوگئے اور اونکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں۔ **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

ع۱۲ ابوسفیان رض
ع۱۳ اقرع بن حابس
ع۱۴ کتاب الی اھل الذمۃ
ع۱۵ بنی حارثۃ بن عمرو بن قریط

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من مغازی الواقدی فانه کذلک ذکره بغیر اسناده - وتبعه ابن حبان والطبرانی (اصابه)

بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی الصلوة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه)

بنی فرازه - کتبه لهم کتابا فی عسیب وهو اسم موضع **التخریج** - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی

بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا - **التخریج** - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة الحلبی فی ذکر سریة الضحاک سنة تسع - **قوله** الرق - یقال فی ورق منشور وهو جلد یکتب فیه کذا فی مجمع البحار - **تمیم** بن جراشة ثقفی - روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط فقال ائتوا بعابد الکم ثم ائتونی به فسألناه فی کتابه ان یحل الربوا والزنا - فابی علیّ ان یکتب لنا فسألناه خالد بن سعید فقال له علیّ اتدری ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسیطرح بے سند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبرانی نے (اصابہ)

بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس سے - (اصابہ واسد الغابہ)

بنی فرازہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے

بنی کلاب آپنے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے سیرۃ محمدی میں سیرت حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں

تمیم - بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہم نے اور خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جائے جنمیں کچھ شرطیں ہوں فرمایا لکھلاؤ جو چاہو پس خواہش کی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہ کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے پس لے گئے ہم یہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے والے سے کہ پڑھ پس جب اکا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ میرا ہاتھ رکھدے پس وہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ اے مومنو ڈر اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

یدہ فقال یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا۔ ثم محاھا والقیت علینا السکینۃ فما زاجعناہ حتی بلغ الزنا فوضع یدہ وقال لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ۔ ثم محاھا وامر بکتابنا ان ینسخ لنا۔

التخریج - قال ابن الاثیر ذکرہ ابن مأکولا واخرجہ ابو موسی وقال الحافظ ذکرہ مطین فی الصحابۃ وروی من طریق ابی اسحق بن سمعان الاسلمی عن عبد العزیز بن الھیثم عن ابیہ عن جدہ عن تمیم بن جراشۃ الثقفی انہ قال قدمت الحدیث واسنادہ ضعیف وابو اسحق ھو ابراھیم بن محمد بن ابی یحیی ابو یحیی ھو سمعان۔ (اصابہ - اسد الغابہ)

ثور ابن غزرہ ابو العکیر القشیری۔ جاگیر میں دیا انکو جمام اور سدد دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی باتبہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن ابی الحسن المدینی کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے علی بن محمد القرشی سے۔ اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں۔

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی۔ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور شاطی نے اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

حجدم بن فضالۃ الجہنی۔ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا اون کے لیے فرمان۔ **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن حجدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت

پھر بگاڑ دیا اوسکو۔ اور نازل کیگئی اوپر رحمت جو موجب سکون ہے پس نہیں جمت کی ہم نے آپسے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس رکھا اوسپر اپنا ہاتھہ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ فحش ہے۔ پھر بگاڑ دیا اوسکو اور حکمدیا اوس تحریر کے لکھے جانیکا۔ **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے اور تخریج کی اس کی ابو موسی نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحٰق بن سمعان اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہشیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے۔ اور ابو اسحٰق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری۔ جاگیر میں دیا انکو جمام اور سدد دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی باتبہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن ابی الحسن المدینی کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے علی بن محمد القرشی سے۔ اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں۔

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی۔ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور شاطی نے اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

حجدم بن فضالۃ الجہنی۔ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا اون کے لیے فرمان۔ **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن حجدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی

محمد بن فضالۃ الجہنی

جدہ قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ انہ اتی النبی صلعم۔ الحدیث وھو حدیث غریب وفیہ نصر بن سلمۃ وھو متروک الحدیث۔ (اصابہ) **جشیش** الدیلمی۔ کاتبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قتل الاسود العنسی۔ **التخریج**۔ ذکرہ الطبری ونقل الحافظ عن کتاب الردۃ لسیف قال بعث صلی اللہ علیہ وسلم الیہ والی فیروز وداذویہ یامرھم بمحاربۃ الاسود اخرجہ بوجھین عن ابن عباسؓ۔ وکذا ذکرہ الواقدی من روایۃ ھمام بن منبہ۔ (اصابہ) **جفینۃ** الجھنی وقیل الھندی ویقال الغسانی کتب صلے اللہ علیہ وسلم الیہ کتابا فرقع بہ دلوہ قالت لہ ابنتہ عمدت الی کتاب سید العرب فرقعت بہ دلوک فاخذ کل قلیل وکثیر ھولہ فجاء بعد مسلما۔ **التخریج**۔ قال الحافظ اخرجہ البغوی والطبرانی من ابی بکر الزاھری عن سفیان عن ابی اسحق عن عریۃ عن جفینۃ۔ قال البغوی منکر من حدیث الثوری وابو بکر الزاھری ضعیف الحدیث۔ (اصابہ) **جنادہ** بن زید الحارثی۔ قال ابن الاثیر اخرجہ ابو نعیم وابن مندۃ وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادۃ بنت المتلمس عن جداتھا ام المتلمس بنت جنادۃ ابن زید عن ابیھا۔ (اصابہ) **جریبی** بن عمرو العذری۔ روی عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)

جشیش الدیلمی۔ مکاتبت کی اون سے رسول اللہ نے اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں۔ **تخریج**۔ ذکر کیا اوسکو طبری نے اور نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ نے اونکی اور فیروز دیلمی اور داذویہ کی طرف حکم کرتے ہے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی دو طریقوں سے بروایت ابن عباسؓ۔ اور اسیطرح ذکر کیا اس کو واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)

جفینۃ۔ الجھنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگایا اوس کا اپنے ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تو نے سید عرب کی کتاب کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگایا پس لیا اپنا ہتھوڑا بہت سب مال پس آیا بعد میں مسلمان ہوکر **تخریج**۔ کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی بغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے وہ عریۃ سے وہ جفینۃ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)

جنادہ بن زید حارثی۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے باپ سے۔ الحدیث (اصابہ)

جریبی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

علاء جشیش الدیلمی

علاء جفینۃ الجھنی

علاء جنادہ بن زید الحارثی

علاء جریبی بن عمرو العذری

علیہ وسلم فکتب له - ان لیس علیکم عشر ولاحشر۔ **التخریج** - اخرجه ابونعیم - کذا ذکرہ صاحب السیرۃ المحمدیۃ فی بیان الوفود

٣٠ حارث بن عبد شمس

حارث بن عبد شمس - خرج الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ لجمیع اصحابه الامان علی دمائھم واموالھم فکتب صلے اللہ علیہ وسلم له کتابا وابا جھم من بلادھم کذلک وکذا۔ **التخریج** - اخرجه ابونعیم ورواہ ابن مندۃ باسناد غریب عن الحمیری بن الحارث بن عبد شمس عن ابیه انه خرج - الحدیث (اصابه واسد الغابه)

٣١ حذیفة بن الیمان

حذیفة بن الیمان اخرج محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة ابو صفرۃ العتکی قال وکان ابو صفرۃ من ازد وباء ودباء فیما بین عمان وبحرین وفدکانوا اسلموا وقدم وفدھم علی رسول اللہ صلعم مقرین بالاسلام فبعث علیھم مصدقا منھم یقال له حذیفة بن الیمان الازدی من اھل وباء وکتب له فرائض الصدقات فکان یاخذ صدقات اموالھم ویردھا علی فقرائھم۔

٣٢ حضرمی بن عامر

حضرمی بن عامر - وفد علیه صلے اللہ علیه وسلم مع قومه فکتب لھم کتابا۔ **التخریج** اخرجه ابو موسی کذا قاله ابن الاثیر وقال الحافظ روی ابن شاھین من طریق المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان ومحمد بن کعب وعن معبد المقبری عن ابی ھریرۃ وعن سلمة بن محارب عن داؤد عن الشعبی باسانید اخر فذکر الحدیث **حوشب**

٣٣ حوشب ذوظلیم

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ - نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے جاؤ گے لشکر بنا کیلئے **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں

حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور حاصل کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور ان کے مالوں پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مبلغ کیا (یعنی دیدیا) انکے لیے اون کے شہر دنیں فلاں فلاں - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے - کہ وہ گئے (الحدیث) (اصابہ - اسد الغابہ)

حذیفہ بن الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد و بار کے رہنے والے تھے اور دبار عمان اور بحرین کے درمیان ہیں ہے اور وہاں والے اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کر کے پس رسول نے اونپر اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور اون کے ہی فقراء پر تقسیم کر دیتے تھے - **حضرمی** بن عامر گئے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اسیطرح بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو **حوشب** ذوظلیم اور وہ ابن طہفہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

ذو ظلیم هو ابن ظخمة

وقیل ابن ظخم ویقال ابن الساعی وغیر ذلک قاله الحافظ وقال ابن الاثیر هو ابن ظخمة - بعث صلے اللہ علیہ وسلم الیہ عبداللہ ابن جریر البجلی وکتب معه کتابا لیظاهر هو وذو الکلاع وفیروز الدیلمی من اطاعه علی قتل الاسود العنسی - التخریج - قال الحافظ روی ابن السکن من طریق محمد بن عثمان بن حوشب عن ابیه عن جده وقال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم وابن عبد البر - الی خزاعة - یبشرهم باسلام خالد وهو لة ابنا هوذة - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجه ابو عمر وابو موسی وقال الحافظ ذکره ابن شاهین وابن الکلبی خراش بن جحش بن عمرو العبسی - کتب صلے اللہ علیہ وسلم الیه فحرق کتابه - التخریج - قال الحافظ ذکره ابن بشکوال وذکره هکذا ابن الکلبی ایضا وکذا ذکره محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة ربعی بن خراش - ذو الکلاع الحمیری اسمه سمیفع کتب صلے اللہ علیہ وسلم فی التعاون علی قتل الاسود العنسی - التخریج - قال ابن الاثیر روی ابن لهیعة عن کعب بن علقمة عن حنش ابن کلیب الحمیری قال سمعت من ذی الکلاع ذهین بن القرضم - اختلف فی اسمه قال الحافظ قیل مصغرا جزم علیه ابن حبیب وقیل بالمهملة والیاء التحتانیة بعد الهاء جزم علیه الدارقطنی - قال ابن ماکولا فی باب فهین من حرف الذال

کہ ابن مخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ۔ بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن ظخمہ ہیں بھیجا اونکی طرف عبداللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ فرمان تاکہ وہ مدد کرے اوسکی ذوالکلاع اور فیروز دیلمی اور جو اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر۔

تخریج۔ کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبدالبر نے قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپ نے اون کو خالد اور حرملہ بن ہوذہ کے اسلام کی تخریج۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی اسکی ابو عمر اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے۔ ہو خراش۔ بن جحش بن عمرو عبسی۔ فرمان بھیجا اون کو جناب رسول اللہ نے پس جلادیا اوس نے آپ کے فرمان کو تخریج۔ کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر کیا اوسکو ابن سلیع بن کلبی نے بھی۔ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں۔

ذوالکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تھا لکھا رسول اللہ نے انکو اسود عنسی کے قتل میں مدد کرنے کی باب۔ تخریج۔ کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا میں ذوالکلاع سے ہو ذہین بن القرضم۔ اختلاف کیا گیا ہے اوس کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا ہے زبان تصغیر جزم کیا ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یا تحتانیہ بعد ہا ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے۔ کہا ابن ماکولا ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فوذهين
ابن القرضم بن الجميل بن قنات بن موسى بن
تغلب بن العبدى الوافد على النبى صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبى و
ذكره الدارقطنى القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء۔
التخريج۔ روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبى
قال اخبرنا معمر عن عمران المهرى قال وقد منا
رجل يقال له ذهين الحديث قال الحافظ فى
الاصابة۔ رافع القرظى۔ كتب له انه لا يجنى
عليه الايدء۔ التخريج۔ اخرجه ابو موسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ۔ ربيعة بن لميعة
الحضرمى۔ قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لميعة الحديث۔ التخريج۔ اخرج
ابن مندة وابو نعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهرى
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن مهد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لميعة قال فدنت
على رسول الله الحديث۔ رعية السحيمى
كتب اليه فرقع به دلوه۔ التخريج۔ قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابى شيبة من طريق اسرائيل عن ابى
اسحٰق عن الشعبى عن رعية السحيمى۔
راشد بن عبد ربه۔ ذكر ابن عساكر ان
النبى صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

اور سکون ہا پس وہ ذہین بن القرضم بن عمیل بن قنات بن
موسے بن تغلب بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فاء کے ساتھ اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فاء کیساتھ
ہے۔ تخریج۔ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کرکے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے۔
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں رافع القرظی لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا اوپر مگراون کا باتہ یعنے وہ اپنے
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی
ابو موسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے۔ وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے۔ بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لمیعۃ حضرمی۔ کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لمیعہ کیلئے۔ الحدیث۔ تخریج۔ تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زرعہ بن مغلس نے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ مہد بن ربیعہ سے وہ اپنی باپ ربیعہ
بن لمیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی تو قبل الحدیث رعیہ سحیمی
فرمان لکھا اوسکی جانب پس ہموار کا لیا اوس کا اپنے ڈول میں تخریج۔ کہا
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابو نعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے راشد بن عبد ربہ۔ ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ نے

رافع القرظی
ربیعۃ بن لمیعۃ
رعیۃ السحیمی
راشد بن عبد ربہ

انیس بن عامر بن حصن الطائی - اخرجه الطبری وذکره ابوعمرو - (اصابہ اسد الغابہ) رجل من فهر - اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم العسل فقبلها - وقال احملی فجاءه وکتب له - التخریج - اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال ابن الاثیر اخرجه ابونعیم ایضاً - زرارة بن قیس النخعی - وفد فاسلم فکتب له کتابا - التخریج - اخرجه ابوموسی وذکره ابن شاهین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن ابن الحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث - (اصابه اسد الغابة) زیاد بن الحارث الصدائی - ارسل صلی الله علیه وسلم جیشا الی قومه فقال رد والجیش فانا لک بأسلامهم فرد وکتب لهم کتابا معه - التخریج قال ابن الاثیر اخرجه ابونعیم وابن مندة وابن عبد البر - زید الخیر بن مهلهل الطائی ویقال زید الخیل - اقطعه فیدا فکتب له بذلک کتابا - التخریج - قال الحافظ ذکره هشام بن الکلبی وروی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طی - زید ابن رقاعة الجذامی - ذکره ابن سعد فی الطبقات

انیس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابہ واسد الغابہ) رجل من فہر ہدیہ دیا رسول اللہ کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے رکھیئے عنایت کیجیے پس دی آپنے اور لکھا فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی بخاری اور طبرانی اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے یہی زرارہ بن قیس نخعی حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ) زیاد بن حارث صدائی بھیجا رسول اللہ نے لشکر کی قوم کیطرف پس کہا کہ لوٹا لیجئے لشکر اور میں ذمہ دار ہوں اون کے اسلام کا پس لوٹا لیا اور کہا اسکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور اسکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا - جاگیر میں دیا اون کو موضع فید پس لکھا اسکی بابت فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے سیرۂ شامیہ بیان وفود طی میں - زید بن رفاعہ جذامی - بیان کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ بھیجا زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے ورے ایک جگہ ہے جمادی الاخرے ۸ھ ہجری میں ہوا -

فی بیان السرایا فقال ثم سریة زید بن حارثة
الی جسمی وهی وراء وادی القری فی جمادی
الاخرة سنة ست من مهاجر رسول الله
صلے الله علیه وسلم قالوا اقبل دحیة بن خلیفة
الکلبی من عند قیصر وقد اجازه وکساه
فلقیه هنید بن عارض وابنه عارض بن
هنید فی ناس من جذام الجسمی فقطعوا
علیه الطریق فلم یترکوا علیه الا سمل ثوب
فسمع بذلك نفر من بنی الضبیب فنفروا
الیهم فاستنقذوا الدحیة متاعه وقدم
دحیة علی النبی صلے الله علیه وسلم فاخبره
بذلك فبعث زید بن حارثة فی خمسمائة رجل
ورد معه دحیة فکان زید یسیر اللیل ویکمن
النهار ومعه دلیل له من بنی عذرة فاقبل
بهم حتی هجم بهم مع الصبح علی القوم فاغاروا
علیهم فقتلوا فیهم وجرحوا وقتلوا
الهنید وابنه واغاروا علی ما یلیهم وغنموا
ونساءهم واخذوا من النعم الف بعیر ومن
الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبی مائة من
النساء والصبیان فرحل زید بن رفاعة الجذامی
فی نفر من قومه الی رسول الله صلے الله علیه وسلم
فدفع الی رسول الله صلے الله علیه وسلم کتابه
الذی کان کتب له ولقومه لیالی قدم علیه
فاسلم وقال یا رسول الله لا تحرم علینا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال کیف اصنع بالقتلی
قال ابو یزید بن عمرو اطلق لنا یا رسول الله
من کان حیا ومن قتل فهو تحت قدمی هاتین

کہا رواۃ نے کہ واپس کرتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون سے
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ جسمی میں اور اپنر دہاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر کر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپنے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور
اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زیدات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک لگا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کر دی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور یہی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجئے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجئے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپنے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو یزید بن عمر نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہو گئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بھیجا آپنے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑ دیں اون کے حرم

فقال صلی اللہ علیہ وسلم صدق فبعث معه علیا رضی الی زید بن حارثة یامره ان یخلی بینه وبین حرمهم واموالهم فتوجه علی ولقی زیدا بالفحلتین وهی بین المدینة وذی المروة فابلغه امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فردالی الناس کلما کان اخذ لهم۔

اقول۔ انی وجدت کتابا لرفاعة بن زید الجذامی وسأذکره فی الکتب فی حرف الراء لعل هذا هو والثلبه فی اسمه۔ سراقة ابن مالك یکنی اباسفیان۔ لما هاجر صلی اللہ علیه وسلم وتعقبه قریش ادرکه سراقة فی الطریق فدعا صلی اللہ علیه وسلم علیه حتی ساخت رجلا فرسه۔ فطلب منه الخلاص علی ان لایدخل علیه ففعل وکتب له امانا بسؤاله لذالك واسلم یوم الفتح۔ التخریج اخرجه البخاری وغیره من ائمة الحدیث والسیر کلهم فی قصة الهجرة واخرج ابن الاثیر بسنده الی براء بن عازب۔ ورأیت فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلهم وردوا هذه القصة فی بیان الهجرة ولم یذکر احد منهم لفظ الکتاب الاان قالوا انه کتب له امانا۔ سرباتك الهندی۔ زعم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ارسل الیه حذیفة واسامة وصهیبا وغیرهم یدعوه الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلی اللہ علیه وسلم۔ التخریج۔ اخرجه ابوموسی من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمروہ کے درمیان میں ہے۔ پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پس جو کچھ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کردیئے کہتا ہوں کہ پائی ہے میں نے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف راء رفاعہ بن زید کے نام میں شاید کہ یہ نام دوسی ہو اور ان کے نام میں شبہ ہوگیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے پہانتک کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے پس چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپسے تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء ابن عازب تک اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث وسیر میں سب نے بیان کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان۔ سرباتک ہندی۔ ایسا بیان کرتا تھا کہ بھیجا اوسکی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حذیفہؓ اور اسامہؓ اور صہیبؓ وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے میسر بن احمد اسفرائنی۔ یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن احمد بردعی نے کہا

یحیی بن یحیی النیسابوری قال حدثنا مکی ابن احمد البروعی قال سمعتُ اسحٰق بن ابراهیم الطوسی یقول وهو ابن سبع وتسعین سنة قال رأیت سریاتاك ملك الهند وذکر القصة قاله الحافظ۔ **سریع** بن الحکم۔ قدم فی وفد تمیم فکتب له کتابا۔ **التخریج**۔ اخرجه ابن مندة وابو نعیم قاله ابن الاثیر۔ سعیر بن عداء الفریعی ویقال البکائی۔ وفد فکتب له کتابا وزاد ابن مندة لفظ الکتاب۔ انی احضر تك الزج۔ (اصابه) **التخریج** ذکره المدائنی فی کتاب رسل النبی صلے اللہ علیہ وسلم وروی من طریق عبد اللہ بن یحیی قال رانی ابن سعیر بن عداء کتابا من محمد رسول اللہ۔ الخ۔ ورواه الباوردی قاله الحافظ وقال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم۔ **سمعان** ابن عمرو الکلابی۔ بعث الیه کتابا مع عبد اللہ ابن عوسجة فرقع به دلوه فقیل لهم ینو المرقع ثم اسلم وقدم علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ **التخریج**۔ ذکر ابو الحسن المدائنی فی کتاب رسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قاله الحافظ فی الاصابه۔ **سبز الاراشی** ووقع عند ابن فتحون سیّار بدل سبز لعله تصحیف اتاه عمرو بن حسان وقال له یارسول اللہ اقطع حلیفی فقطع له وکتب فی عرجون۔ **التخریج**۔ قال الحافظ رأیت هذا بخط الخطیب وله ذکر فی حدیث ابن شاهین وابن السکن اخرجاه من طریق زید بن ابراهیم بن عاصم

سریع بن الحکم

سعیر بن عداء الفریعی

سمعان بن عمرو الکلابی

سبز الاراشی

سُنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور اُن کی عمر ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سر باتک بادشاہ ہند کو۔ اور ذکر کیا قصہ۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے **سریع** بن حکم آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا اُن کے لیے فرمان **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا اسکو ابن اثیر نے **سعیر** بن عداء فریعی اور ان کو بکائی بھی کہا جاتا ہے۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اُن کے لیے فرمان اور زائد کیے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی کہ میں نے دیا تجھکو زج۔ (اصابہ) **تخریج**۔ ذکر کیا اسکو مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ بن یحیی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجکو سعیر بن عداء کی بیٹی نے ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔ **سمعان** بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ پس پہونچا لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پکڑ گیا اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے **تخریج**۔ ذکر کیا ابو حسن مدائنی نے کتاب رسل النبی میں۔ بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں **سبز** الاراشی اور ابن فتحون کے نزدیک **سبز** کی جگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی کتابت ہوئی ہے۔ آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجئے پس جاگیر دی آپنے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی پر **تخریج** کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں **تخریج** کی ہے دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو الہوزنی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

ابن مالك بن عمرو البلوي قال حدثني جدي عن ابيه مالك قال عقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم واتاه عمرو بن حسان بوادي القرى برجل من بني اراش - الحديث (اصابه) **سنن الجمع مع ابی بکرۃ** - اخرجه البيهقي في الدلائل عن عروة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر اميرا على الناس سنة تسع وكتب معه سنن الحج - كذا ذكره في السيرة المحمدية - **ضمام بن زيد** الهمداني - وقد فاسلم وكتب له كتابا وذلك بعد مرجعه من تبوك - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه الطبري وذكره ابو عمر وفي نمط - (اسد الغابه) **علاء الحضرمي** - استعمله على بحرين فكتب له عهدا - **التخريج** قال الحافظ في ترجمة صحار بن العباس وي ابن شاهين من طريق حسين بن محمد قال حدثنا ابي قال حدثنا جعفر بن الحكم العبدي عن صحار بن العباس وهرثد بن مالك في قصة من عبد قيس قالوا فذكر القصة مطولة وفيه استعمل العلاء على البحرين وكتب له - وقال في ترجمة عبد الله بن عوف العبدي ذكره الطبري عن الواقدي ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى العلاء - وقال ابن الاثير في ترجمة شبيب اخرجه ابو موسى وذكر في طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني ابو بكر بن عبد الله بن ابي سبرة عن محمد بن يوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئی آپکے پاس عمرو بن حسان وادی قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ) **سنن الجمع مع ابی بکرۃ** - اخرجہ البیہقی فی الدلائل عن عروۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکرا امیرا علی الناس سنۃ تسع وکتب معہ سنن الحج - کذا ذکرہ فی السیرۃ المحمدیۃ - **ضمام بن زید** الہمدانی - وقد فاسلم وکتب لہ کتابا وذلک بعد مرجعہ من تبوک - **التخریج** - قال ابن الاثیر اخرجہ الطبری وذکرہ ابو عمر ونی نمط - (اسد الغابہ) **علاء الحضرمی** - استعملہ علی بحرین فکتب لہ عہدا - **التخریج** قال الحافظ فی ترجمۃ صحار بن العباس وی ابن شاہین من طریق حسین بن محمد قال حدثنا ابی قال حدثنا جعفر بن الحکم العبدی عن صحار بن العباس وہرثد بن مالک فی قصۃ من عبد قیس قالوا فذکر القصۃ مطولۃ وفیہ استعمل العلاء علی البحرین وکتب لہ - وقال فی ترجمۃ عبد اللہ بن عوف العبدی ذکرہ الطبری عن الواقدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی العلاء - وقال ابن الاثیر فی ترجمۃ شبیب اخرجہ ابو موسی وذکر فی طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرۃ عن محمد بن یوسف عن السائب بن

سنن الجمع مع ابی بکرۃ ۲۲

ضمام بن زید ۲۳

علاء الحضرمی ۲۴

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئی آپکے پاس عمرو بن حسان وادی قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ) **سنن الجمع مع ابی بکرۃ** - اخرجہ البیہقی فی الدلائل عن عروۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکرا امیرا علی الناس سنۃ تسع وکتب معہ سنن الحج - کذا ذکرہ فی السیرۃ المحمدیۃ - **ضمام بن زید** الہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد کا قصہ ہے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں **علاء الحضرمی** - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے لیے عہد (ہدایت نامہ) **تخریج** - کہا حافظ نے صحار بن عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن حکم عبدی نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ چند عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اس کا ذکر ہے طبقات محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر و نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے - محمد بن یوسف سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

یزید عن العلاء بن الحضرمی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعثہ۔ فذکر وفیہ۔ وکتب صلے اللہ علیہ وسلم للعلاء کتابا فیہ فرائض الصدقۃ فی الابل والبقر والغنم والثمار والاموال یصدقہم علی ذلک وامرہ ان یاخذ الصدقۃ من اغنیائھم فیردھا علی فقراءھم۔

عامر بن ھلال

عامر بن ھلال یکنی ابا سیارۃ المتعی۔ کتب لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتابا فھو عندنا بنی عمہ المتعیین۔ التخریج۔ اختلف فی اسمہ وبھذا الاسم سماہ ابو احمد العسکری وقیل اسمہ الحارث وھناک اخرجہ ابن مندۃ و ابو عامر وھھنا اخرجہ ابو موسی وابو عمر و فی الکنی اخرجہ ابو نعیم وابن مندۃ وابن عبد البر قالہ ابن الاثیر۔

عامر بن الطفیل

عامر بن الطفیل ذکرا ابن سعد فی الطبقات فی غزوۃ منذر ابن عمرو فقال ثم سریۃ منذر بن عمرو الی بیر معونۃ فی صفر علی راس ستۃ وثلثین شھرا من مھاجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالوا وقدم عامر بن مالک بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنۃ الکلابی علیہ صلعم فاھدی لہ فلم یقبل منہ وعرض علیہ الاسلام فلم یسلم ولم یبعد وقال لو بعثت معی نفرا من اصحابک الی قومی لرجوت ان یجیبوا دعوتک فقال انی اخاف علیھم اھل نجد فقال انا لھم جار ان یعرض لھم احد فبعث صلے اللہ علیہ وسلم معہ سبعین رجلا من الانصار شبیۃ لیسمون القرآن وامر علیھم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بھیجا اونکو پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکھا رسول اللہ صلعم نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان تھا اونٹوں اور بقر وغنم اور پھلوں اور مالوں کی زکوۃ کی باتیں کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تھا اون کو کہ لیویں زکوۃ غنیوں سے اور دیویں فقراء کو۔ عامر بن ہلال جنکی کنیت سیارۃ المتعی ہے۔ لکھا اونکو رسول اللہ نے فرمان جس میں وہ اون کے بنی عم متعیین کے پاس تھا۔ تخریج۔ اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے۔ اور اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ اور ابو عمر نے اور کنیتوں میں تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے بیان کیا ہے اسکو ابن اثیر نے۔

عامر بن الطفیل

عامر بن الطفیل۔ ذکر کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ یہ سریہ صفر میں رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں ۳۶ مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ گیا بئر معونہ کیطرف کہا راوی نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اونپر اسلام پس اسلام نہیں لایا اور نہ زاہد و ورعی ظاہر کی اور کہا اگر آپ بھیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کرلیں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو صدمہ پہونچانے کا اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپ بھیجے اوس کے ہمراہ ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا انپر منذر بن عمرو ساعدی کو۔ پس جب وہ پہونچے بئر معونہ تک

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهی
ماء من میاہ بنی سلیم وهو بین ارض بنی
عامر وبنی سلیم نزلوا علیها وعسکروا بها
وقدموا حرام بن ملحان بکتاب رسول
الله الی عامر بن الطفیل فوثب علی حرام
فقتله واستصرخ علیهم بنی عامر فابوا و
قالوا لا نخفر ذمة ابی براء فاستصرخ علیهم
قبائل من سلیم عصیة ورعلا وذکوان
فنفروا معه ورأسوه واستبطاء المسلمون
حراما فاقبلوا فی اثره فلقیهم القوم فاحاطوا بهم
فکاثروهم فقاتلوا فقتل اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم وفیهم سلیم بن ملحان
والحکم بن کیسان فی سبعین رجلا قالوا
اللهم انا لا نجد من یبلغ رسولک السلام
غیرک فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئیل
بذلک فقال وعلیهم السلام وبقی المنذر
ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناک فابی واتی
مصرع حرام فقاتلهم حتی قتل فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اعتق لیموت یعنی انه
تقدم علی الموت وکان معهم عمرو بن امیة
الضمری فقتلوا جمیعا غیره فقال عامر بن
الطفیل قد کان علی امی نسمة فانت حر عنها
وجز ناصیته عبد الله بن قدامة یکنی
ابا محمد - قال ابن الاثیر - اخرجه
الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله
ابن مندة وابو نعیم سلمیا وسمی ابن
مندة ابو قدامة بدل قدامة وذکره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی
عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو وہ وہاں اترے وہیں قیام کر لیا
اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل
کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اسے۔ اور برانگیخت
کیا اوپر بنی عامر کو اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا
ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور
ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہو گئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔
اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو مسلمان اوس کے
پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور
قتل کیے گئے اصحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان
اور حکم بن کیسان ستر مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ
اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول
کو پہونچاوے بس تو ہی اون تک ہمارا اسلام پہونچ۔ پس خبر دی
حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و
علیہم السلام اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو سے کہا کہ اگر
تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتل
ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیے گئے تو
فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موقعہ میں گیا اور
تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیہ ضمری پس مار ڈالے گئے
سب سوا اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ تیری
ماں کے ذمہ پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی
پیشانی کے بال کاٹ لیے۔

عبد اللہ بن قدامہ شکی کنیت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنے ابو نعیم بن مندہ
اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی
عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلمی کہا ہے اور نام
بتایا ہے انکا ابن مندہ نے ابو قدامہ ابو قدامہ کے عوض اور ابی ذکر

عبد اللہ بن قدامہ

الآن فی موضعه فهما واحد والله اعلم۔
عبد الله بن قمامة السلمی۔ اخرجه ابن
منده وتقدم تفصیله فی عبد الله بن
قدامة۔ عبد بن عمرو۔ اختلف فی
اسمه فهو الاصح عبد الرحمن کتب له
کتابا بمائة الذی اسلم علیه۔ التخریج۔
رواه ابن سعد ذکره صاحب سیرة الشامیة
عریب بن عبد کلال۔ کتب الیه والی اخیه
حارث وکان الیهما امر حمیر۔ التخریج۔ ذکر
ابن الاثیر قاله ابن الکلبی۔ عدی بن
شراحیل من بنی عامر۔ وفد الیه صلے الله علیه
وسلم باسلامه واسلام اهل بیته وسأله
الامان من مخافة خافها فکتب له رسول الله
صلے الله علیه وسلم۔ التخریج۔ قال الحافظ
روی ابن شاهین من طریق ابراهیم بن یوسف
عن زیاد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماک
ابن حرب قال کان رجل من بنی عامر یقال له
عدی فمر بالنبی صلے الله علیه وسلم الحدیث
وفی اسنادہ من لا یعرف وقال ابن الاثیر
اخرجه ابو موسی۔ العداء بن خالد بن
هوذة۔ اخرج محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابو سلمة القشیری قال حدثنا عبد المجید
ابن ابی یزید قال لما کان زمن یزید بن
المهلب خرجت انا وحجر بن ابی النصر الی مکة
فمررنا بماء یقال له الرزم فقالوا لنا ها هنا
رجل قد أتی رسول الله صلے الله علیه وسلم

نسخہ عبد اللہ بن قدامہ السلمی عبد بن عمرو
بدلہ عریب بن عبد کلال بدلہ عدی بن شراحیل
بدلہ العداء بن خالد بن ہوذہ

کریں گے ہم ابو قدامہ کو اسکے موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں واللہ اعلم
عبد اللہ بن قدامہ السلمی۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں
عبد بن عمرو اختلاف ہے اِن کے نام میں پس وہ اصح
عبد الرحمن ہیں اور کہا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر
وغیرہ) کی بابتہ جسپر اسلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو
ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے۔
عریب بن عبد کلال۔ فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بھائی حارث کو جو دونو حاکم تھے حمیر کے۔ تخریج۔ ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل
قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن سیف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے بروایت سماک
بن حرب کہا کہ تھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ۔ محمد بن
سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے
پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام رضم تھا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

فاتينا الشيخ كبيرا قلنا ارايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم وكتب لي هذا الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال العداء بن خالد - عمير بن اقصى الاسلمي روى انه قدم عير في عصابة من اسلمة فقالوا قد آمنا بالله ورسوله واتبعنا ما جاء فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصح في الشدة والرخاء فقال صلى الله عليه وسلم سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا للاسلمي ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض في الهوامش وكتب الصحيفة ثابت بن قيس ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة في السيرة الشامية برواية ابن سعد وقال ابن الاثير اخرجه ابو موسى وقال تركنا ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة وبدلوها وصحفوها - عبد الرحمن ابن عوف - بعثه صلى الله عليه وسلم الى دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبي فكتب عبد الرحمن الى النبي صلى الله عليه وسلم يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطني في الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے کہا کہ ہاں اور کہا آپنے میرے واسطے یہ چمڑہ کہا عبد المجید نے پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عداء بن خالد عمیر بن اقصی سلمی روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپ کے پاس ہمارا مرتبہ بڑھائیے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم بھائی ہیں انصار کے اور ضرور رہی آپکو ہماری مدد سختی اور آرام میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکھے اوسکو اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکھا ایک فرمان قبیلہ اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی زکوۃ کا اور لکھا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے تخریج ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس فسانہ کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو عبد الرحمن بن عوف بھیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکھا عبد الرحمن نے نامہ رسول اللہ کی خدمت میں خبر دیتے ہوئے آپ کو اس امر کی جواب لکھا رسول اللہ نے - شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے

تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

۴۵ عمیر بن اقصی اسلمی

۴۶ عبد الرحمن بن عوف

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن فاتك
عن عطاء عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی الله
علیه وسلم۔ الحدیث قال الحافظ قال قرأت
بتمامه علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم
قال اخبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال اخبرنا ابو منصور
القرار قال اخبرنا ابو الحسین بن البعوی قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی ابن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة رح
فذکره مطولا۔ قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد به محمد ابن الحسن عن سعید ولم یروه
عنه غیر ابی سلیمان قلت روایة الواقدی
له عن سعید تدل علی هذا الاطلاق۔ ذکره
الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو۔ عبد الله
ابن الحارث ابو ظبیان الانجرح الغامدی۔
کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی
صلی الله علیه وسلم اسمه عبد الله وکتب له
کتابا۔ التخریج۔ قال ابن الاثیر والحافظ
انه اخرجه ابن الکلبی۔ عبد رضی
الخولانی یکنی ابا مکنف۔ وفد وکتب له کتابا۔
التخریج۔ قال الحافظ فی الاصابة اخرجه
ابن مندة۔ عبد العزیز بن سیف بن
ذی یزن الحمیری۔ ذکره ابن مندة فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن فاتک سے وہ عطاء سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے۔ الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمام احمد بن حسن زینی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قرار نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن یعور نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے۔ کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسی
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولا۔
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو۔ ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں۔
عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان انجرح غامدی۔ ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیے فرمان
تخریج۔ کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن کلبی نے عبد رضی الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیے فرمان۔
تخریج۔ کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن مندہ نے۔
عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری۔ ذکر کیا ہے
اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

عبد اللہ بن الحارث الغامدی
عبد رضی الخولانی
عبد العزیز بن سیف ذی یزن

کتب صلے اللہ علیہ وسلم الیہ وقال ابو موسیٰ
فی الذیل ذکر علیہ ابو نعیم وقال ان الذی
کتب الیہ ھو اخوہ ذرعہ - اوردہ الحافظ -
عمرو بن الخفاجی وعمرو بن المحجوب -
صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکتب لہ
کتابا - التخریج - قال الرشاطی صحب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم - الخ واورد ذلک
الطبری وقال لسیف ان الرسول الیہ
بذلک کان زیاد بن حنظلۃ ذکرہ ابن
حجر فی الاصابۃ - عیینۃ بن حصن سأل
فاملوہ بما سئل وامر معویۃ فکتب لہ بما سئل
التخریج - اخرجہ ابو داؤد فی باب من
روی نصف صاع من قمح عن سھل بن
الحنظلیۃ - عبد اللہ بن جحش - بعث
عبد اللہ بن جحش وکتب لہ کتابا وامرہ ان
لا یقرأہ حتی یبلغ مکان کذا وقال لا تکرھن
احدا من اخوانک علی المسیر معک فلما
قرأہ استرجع وقال سمعا وطاعۃ لرسول
اللہ فخبرھم الخبر وقرأ علیھم الکتاب فرجع
رجلان ومضی بقیتھم فلقوا ابن الحضرمی
وقتلوہ ولم یدروا ان ذلک الیوم من رجب
او جمادی فقال المشرکون للمومنین قتلتم
فی الشھر الحرام فانزل اللہ ویسئلونک عن
الشھر الحرام الآیہ - التخریج - اخرج ھذہ
القصۃ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم
والطبرانی والبیھقی فی سننہ بسند صحیح
عن جندب بن عبد اللہ - کذا فی السیرۃ

انکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسے نے ذیل میں
انکا ذکر کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان بھیجا
ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بھائی ذرعہ ہیں - بیان کیا
اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن محجوب صحبت
پائی ہے رسول اللہ کی اور لکھا ان کے لیے فرمان - تخریج
کہا رشاطی نے صحبت پائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد
اون کا طرف اس کے زیاد بن حنظلہ تھے ذکر کیا اسکو
ابن حجر نے اصابہ میں عیینہ بن حصن - آپ سے کچھ مانگا
پس حکم دیا اوس چیز کے لیے جس کا سوال کیا تھا اور حکم دیا
معویہ کو پس لکھا اون کی شے مسئولہ کی باتہ تخریج - تخریج
کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف
صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ عبد اللہ
بن جحش - بھیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکھا اون کے لیے فرمان اور
اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑھیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ
جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنے بھائیوں سے اپنے ہمراہ جانے
پر پس جب اوسکو پڑھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا ہم نے
حکم رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور
پڑھا اوپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن
حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تھے کہ یہ دن رجب کا
ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا تمنے
نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک
عن الشھر الحرام الآیہ تخریج - تخریج کی ہے اس
قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی
اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت
جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

المحمدية واخرجه محمد بن سعد فى الطبقات قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنى خارجة ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن جحش فى رجب على راس سبعة عشر شهرا سرية الى نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس فيهم انصارى وامره عليهم وكتب له كتابا وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه ثم امض لامرى الذى امرتك به۔ عون ابن فلان۔ روى ان طلحة خرج فى عهد النبى صلى الله عليه وسلم فنزل بسميراء ودعى الناس الى امره وارسل الى النبى صلى الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول الله حزار بن الازور فقدم على سنان بن ابى سنان وعلى قضاعة ثم اتى بنى فرقاء من بنى صيداء بكتاب النبى صلى الله عليه وسلم الى عون بن فلان فاجابه۔ التخريج اخرجه ابن عساكر عن سيف باسناده عن عثمان بن قطبة عن نفر من اسد اتوه احدهم ان طلحة خرج۔ ذكره صاحب السيرة الحلبية

غالب بن عبد الله الليثى۔ ذكره ابن سعد فى الطبقات فى ذكر السرايا فقال اخبرنا عبد الله بن عمر وابو معمر قال حدثنا عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد ابن اسحٰق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم ابن عبد الله الجهنى عن جندب بن مكيث

عون بن فلان

غالب بن عبد الله الليثى

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے خارجہ بن عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین عن نافع ابن جبیر کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تھا اور لکھا آپ نے اون کے لیے ایک فرمان۔ اور فرمایا کہ جب دو روز چل چکو تب اسے کھولنا اور دیکھنا اور جس امر کا میں نے حکم دیا ہے وہ کرنا۔ **عون بن فلاں**۔ روایت ہے کہ طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بھیجا آدمی رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تھا آپ سے۔ پس بھیجا رسول اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پھر آئے بنی فرقاء کے پاس جو بنی صیداء میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کا۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک کہ طلحہ نے خروج کیا۔ ذکر کیا اسکو صاحب سیرۂ محمدیہ نے۔

غالب بن عبد اللہ لیثی۔ ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ بن عمر و ابو معمر نے کہا کہ ——— حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحٰق نے یعقوب بن عتبہ سے روایت کی کہ وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بھیجا

الجهني قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم غالب بن عبد الله الليثي في سرية فكتب فيهم وامرهم ان يشنوا الغارة على بني الملوح بالكديد وهم من بني ليث فذكر القصة مطولا۔ فیروز الدیلمی روی عنه ان اول ردة كانت في الاسلام كانت باليمن على عهده صلى الله عليه وسلم على يدي ذو الخمار وعهيلة بن كعب وهو الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاء تنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا فيها ببعث الرجال لمجادلته۔ **التخریج**۔ اخرجه ابن عساكر والسيف عن الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه ان اول ردة الحديث كذا في السيرة المحمدية۔ قیس بن کعب النخعی۔ وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا **التخریج**۔ قال ابن عابس حدثني ابي عن زارة عن قيس بن عمرو انه وفد فاسلم فكتب له كتابا ذكر ابو موسى فيما فات ابن منده ونسبه ابن حبيب عن ابن الكلبي۔ قال ابن الاثير في الاسد في ترجمة الارقم النخعي۔ قتادة ابن الاعور التميمي صحب النبي صلى الله عليه وسلم وكتب له كتابا بالشبكة وهو موضع بالدهناء۔ **التخریج**۔ قال ابن الاثير ذكره البغوي في الوحدان وقال قال محمد بن سعد صحب النبي صلى الله عليه وسلم۔ واخرجه ابو موسى وهكذا ذكره محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة قتادة۔ قیس بن سلمة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث میں سے ہیں۔ پس ذکر کیا پورا قصہ مطول۔ فیروز دیلمی سے روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں ہوا۔ رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں ذو الخمار عہیلہ بن کعب کے ہاتھوں اور وہ اسود ہے خروج کیا بعد حج وداع کے پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں۔ قیس بن کعب نخعی۔ حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لیے فرمان **تخریج**۔ کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپنے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسے نے اون لوگوں میں جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے ابن کلبی سے۔ بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ ترجمہ ارقم نخعی میں قتادہ بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول اللہ کی اور لکھا آپنے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت جو ایک موضع ہے دہناء میں **تخریج**۔ کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی۔ اور **تخریج** کی ہے اسکی ابو موسے نے۔ اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں

قیس بن سلمہ

ابن شراحیل - وفد سلمة بن یزید واخوه لامه قیس بن سلمة بن شراحیل فاسلما واستعمل النبی صلی الله علیه وسلم قیسا علی بنی مروان وکتب له کتابا۔ **التخریج** - قال الحافظ فی الاصابة اخرج هذه القصة المرزبانی وذکره صاحب السیرة الشامیة فی وفود الجعفی بروایة ابن سعد - قیس بن نمط قیل ان قیس بن نمطا وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم وصفه بانه فارس مطاع فکتب الیه النبی صلی الله علیه وسلم **التخریج** قال الحافظ ذکره الرشاطی والهمدانی فی الاکلیل - **قیس بن یزید** - روی انه قال وفدت الی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلمت وبایعت وکتب لی کتابا واعطانی عصا - فجاء الی قومه ودعاهم الی الاسلام فاجتمعوا الیه الجبل یقال له سلمان - (اصابه) **التخریج** - قال الحافظ ذکره المستملی فی طبقات اهل بلخ واورد من طریق العباس ابن زنباع عن ابیه عن ابیه ضحاك عن ابیه عن جده فاتك بن قیس عن ابیه قیس بن یزید انه قال وفدت - الحدیث **قیس** بن حصین المازنی - لما وفد قیس علی النبی صلی الله علیه وسلم کتب له کتابا الی قومه - **التخریج** - قال الحافظ اخرج ابن شاهین من طریق المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان وسلمة بن علقمة عن خالد الحذاء عن ابی قلابة وعن ابی ریحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونوں اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا ان کے لیے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرہ شامی نے وفود جعفی میں بروایت ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن نمط جب کہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپ نے اونکی ان لفظوں میں کہ انہ فارس مطاع یعنی وہ شہسوار ہے جس کی اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اونکی طرف فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو شاطبی نے اور ہمدانی نے الاکلیل میں **قیس بن یزید** - روایت کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپ نے میرے لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوب دستی) پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جسکا نام سلمان تھا (اصابہ) **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی باپ سے وہ اپنی باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس بن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث - **قیس** بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کیجانب متعین تو لکھا آپ نے اون کے لیے فرمان اونکی قوم کیجانب **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریق سے روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

۳۱ قیس بن نمط

۳۲ قیس بن یزید

۳۳ قیس بن حصین المازنی

وغیرھم قالوا۔ وقالہ ابن الکلبی ایضا۔

کبیس بن ہوذۃ السدوسی۔ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبایعہ۔ فکتب لہ کتابا۔

التخریج۔ قال الحافظ اخرجہ ابن شاھین وابن مندۃ من طریق سیف بن عمر عن عبداللہ بن شبرمۃ عن ایاد بن لقیط بن کبیس بن ہوذۃ احد بنی الحارث بن سدوس انہ۔ الحدیث وقال ابن مندۃ غریب من حدیث ابن شبرمۃ لم یثبتہ الا من ھذا الوجہ وقال الحافظ وجدتہ فی نسخۃ من معجم ابن شاھین قدیمۃ بنون بدل الموحدۃ وقال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم وابن عبدالبر۔

ماعز بن مالک الاسلمی۔ کتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا باسلام قومہ وھو الذی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فرجمہ۔

التخریج۔ قال ابن الاثیر اخرجہ ابن عبدالبر

مسعود بن وائل ویقال ابن مسروق۔ قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم وحسن اسلامہ قال یارسول اللہ انی احب ان تبعث الی قومی لعلی ادعوھم الی الاسلام عسی اللہ ان یھدیھم بک فقال لمعویۃ اکتب قال یارسول اللہ کیف اکتب لہ قال اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

التخریج اخرجہ ابو نعیم واخرج ابن مندۃ من عتبۃ بن ابی عتبۃ عن سلیمان بن عمرو عن الضحاک بن النعمان بن سعد ان

کہا اور بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔

کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور بیعت کی اونے پس لکھا ان کے لیے فرمان۔

تخریج کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے نہیں ثابت ہے مگر اسی طریقہ سے اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ بعوض باء موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبدالبر نے۔

ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اون کے قوم کے اسلام کی بابت۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔

تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن عبدالبر نے

مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔ آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہوگیا اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجے جو اونکو دعوت اسلام کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے پس فرمایا معویہ سے کہ لکھو پوچھا کہ کس طرح لکھوں یارسول اللہ فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

تخریج تخریج کی ہے اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

مسعود بن وائل قدم الحديث (اصابہ و اسد الغابہ) مسلم بن حارث التميمي ويقال حارث بن مسلم التميمي - كتب له كتابا بالوصاة الى من يعرفه من ولاة الامر

التخریج وما اختلف فی اسمه - قال البخاري وابو حاتم وابو زرعة الرازي ان له صحبة وزاد البخاري هو والد الحارث وصحح البخاري والترمذي وغيرهما ان اسم الصحابي مسلم واسم التابعي ولده الحارث و الاختلاف فيه على الوليد بن مسلم فقال جماعة عنه عن عبد الرحمن بن حسان عن الحارث بن مسلم عن ابيه وقال هشام ابن عمار وغيره عنه عن عبد الرحمن عن مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد ابن شعيب بن سابور رواه عن عبد الرحمن كذلك وكذا قال صدقة بن خالد عن عبد الرحمن في حديث آخر اخرجه البخاري في التاريخ عن الحكم بن موسى عن صدقة ونقطة عن الحارث بن مسلم التميمي عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الحديث - هكذا قال الحافظ في الاصابه واما عند ابن الاثير فهذا هو الحارث فقال في ترجمة الحارث ويقال مسلم بن الحارث والاول اصح يكنى ابا مسلم روى حديثه هشام بن عمار عن الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن حسان الكناني عن مسلم ابن الحارث بن مسلم التميمي ان اباه حدثه

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ واسد الغابہ) مسلم بن حارث تمیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم تمیمی بکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔

تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان۔ بخاری ابو حاتم اور ابو زرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ کے ساتھ ثابت ہے اور زایدکیا بخاری نے کہ وہ والد ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس میں ولید بن مسلم پر ہے (جو راوی ہیں) پس کہا ایک جماعت نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے۔ اور راجح قول اول ہے کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے بروایت عبد الرحمن اسیطرح۔ اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ اور نقطہ سے وہ حارث بن تمیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلهم - فذکر الحدیث وفیه - قال لی صلے اللہ علیہ وسلم سأکتب لك کتابا واوصی بك من یکون بعدی من ائمة المسلمین ففعل وختم علیه ودفع الی - مشمرج بن خالد - وفد علیه صلے اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القیس فاقطعه صلے اللہ علیہ وسلم ارکی ماء بالبادیة وکتب له بها کتابا - **التخریج** - اخرج ابن السکن عن الحسین بن اسمعیل الفارسی عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدة عن علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج قال حدثنی ابی عن ابیه ایاس عن جده مشمرج قال قدمت علے رسول اللہ فی وفد عبد القیس الحدیث کذا ذکره الحافظ ابن حجر فی الاصابه -

معویة بن ثور العامری البکائی - کتب له صلے اللہ علیہ وسلم کتابا ووهب له من صدقة عامة معونة له - **التخریج** - قال الحافظ اخرج هذه القصة ابن مندة بسند صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثنی ابی عن ابیه عن بشر بن معویة عن ابیه معویة الحدیث (اصابه) واخرجه البخاری فی تاریخه والبغوی وابن مندة وابو نعیم عن بشر بن معویة بن ثور - فذکر الحدیث - کذا ذکره فی السیرة المحمدیة - **مسلم** - ذکره ابو عبید القاسم بن سلام وقال کتب صلے اللہ علیہ وسلم الیه مع جریر بن عبد اللہ البجلی کذا قاله الحافظ - **ملك بصری** - ذکره

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو پس ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت کروں گا تیری بابتہ اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد (خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپنے اور مہر کی اوسپر اور دیدیا وہ فرمان مجھے - **مشمرج بن خالد** - رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا اس کی بابتہ اونکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے ابن سکن نے حسین بن اسمعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپنے اپنے باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث - اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو حافظ ابن حجر نے اصابہ میں - **معویہ بن ثور عامری بکائی** - لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیے اونکو بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن علاء ابن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپنے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت بشر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو اسیطرح ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں - **مسلم** - ذکر کیا ہے اوسکو ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف رسول اللہ نے فرمان ہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی - اسی طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے - **ملک بصری** - ذکر کیا اوسکو

ذکر مشمرج بن خالد

ذکر معویہ بن ثور العامری

صاحب السيرة المحمدية فى ذكر السرايا بغير تخريج - قال ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحارث بن العمير الازدى بكتابه الى ملك بصرى (بصرہ) فلما نزل موتة قتله شرحبيل بن عمرو الغسانى ولم يقتل سواه من رسله صلى الله عليه وسلم واخرجه محمد بن سعد فى الطبقات فى ذكر السرايا بسرية موتة وايضا فى ترجمة الحارث قال اخبرنا محمد بن عمر قال ثنى ربيعة بن عثمان عن عمر ابن الحكم قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الحارث بن عمير الازدى احد بنى لهب الى ملك بصرى بكتاب فلما نزل موتة عرض له شرحبيل بن عمرو الغسانى فقتله ولم يقتل لرسول الله صلى الله عليه وسلم رسول غيره - **نجاشى** ملك الحبشة - كتب اليه ان يزوجه ام حبيبة رض **وايضا** - كتب اليه ان يبعث اليه صلى الله عليه وسلم من بقى من اصحابه عندہ - **التخريج** ذكرهما فى السيرة المحمدية ولم يذكر سندا ولا تخريجا - واخرجهما محمد بن سعد فى الطبقات فى ترجمة عمرو بن امية فقال اخبرنا عبد الله ابن نمير قال حدثنا الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى قلابة فى حديث رواه عن النبى صلى الله عليه وسلم فذكر القصة وقال فيه وبعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى النجاشى بكتابين فى احدهما ان يزوجه ام حبيبة وفى الآخر يسأله ان يحمل اليه من بقى عنده من اصحابه فزوجه

صاحب سیرۃ محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو لے لیا اونے شرحبیل بن عمرو غسانی اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔ **نجاشی بادشاہ حبشہ** لکھا اون کی طرف یہ کہ۔ نکاح کردیں آپ سے ام حبیبہؓ کا (بطور وکالت) اور بھی لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپکے وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے اوس حدیث میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تھا کہ بیاہ دیں آپ اپنے ام حبیبہ کو اور اور دوسرے میں آپنے خواہش کی تھی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں اونکو آپکے پاس

نجاشی بادشاہ حبشہ

النجاشی امر حبیبة وحمل الیه اصحابه فی سفینتین
ولید بن جابر بن ظالم الطائی البحتری۔
وقد کتب له کتابا۔ **التخریج**۔ ذکره الحافظ
وابن الاثیر وقالا اخرجه ابو عمرو۔ **وفود**
ثمالة۔ قدم عبد الله بن عیسی الثمال ومسیلمة
ابن حزان الحرانی علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی رهط من قومهما فبایعا واسلما وبایعا
قومهما فکتب رسول الله کتابا بما فرض علیهم من
الصدقة فی اموالهم۔ کتبه ثابت بن قیس
وشهد علیه عبادة ومحمد بن مسلمة۔ کذا
ذکره۔ فی السیرة الشامیة فی بیان الوفود
وفود جرم۔ روی انه وفد لجلان منهم
یقال لاحدهما اسقع بن شریح بن حریم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
یزید بن رباح فاسلما وکتب لهما رسول الله
کتابا۔ **اورده** فی السیرة الشامیة بروایة
ابن سعد۔ **وفد تخیب**۔ قدم علیه وفد تخیب
وهم ثلثة عشر رجلا قد اسلموا معهم صدقات
اموالهم التی فرض الله علیهم فسر رسول الله
بهم واکرم منزلهم وقالوا یا رسول سقنا الیك
حق الله فی اموالنا فقال صلی الله علیه وسلم
ردوها فاقسموها علی فقرائکم قالوا یا رسول
الله ما قدمنا علیك الا لما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بکر یا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحی من تخیب فقال رسول
الله ان الهدی بید الله عز وجل فمن اراد به
خیرا شرح صدره للایمان وسألوا رسول الله

بھیجدیں پس بیا دیا نجاشی نے اپنے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا۔ **ولید بن جابر بن ظالم طائی**
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمال
اور مسیلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اوسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **اسطرح ذکر کیا اسکو** سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تھا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تھا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکھا اون دونو کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان کیا اسکو** سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد **وفد تخیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تخیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروضہ
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونہوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اسد
کا حق تھا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقرا پر تقسیم کرو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقرا سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تخیب تو فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

اشياء فكتب لهم بها وجعلوا يسالونه عن
القران والسنن فازداد رسول الله صلى الله
عليه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان يحسن
ضيافتهم فاقاموا اياما ولم يطيلوا اللبث
فقيل لهم ما يعجبكم فقالوا نرجع الى من وراءنا
فنخبرهم برويتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكلامنا اياه وقد رد علينا ثم جاؤا الى رسول
الله يودعونه فارسل اليهم بلالا فاجازهم
بارفع ما كان يجيز به الوفود قال هل بقي منكم
احد قالوا نعم غلام خلفناه على رحالنا وهو
احدثنا سنا قال السلوه الينا فلما رجعوا الى رحالهم
قالوا للغلام انطلق الى رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضينا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتى اتى رسول الله فقال يا رسول الله
اني امرؤ من بني ابذى يقول من الوهط الذى
اتوك انفا ففضيت حوائجهم فاقض حاجتي يا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتي ليست كحاجة
اصحابي وان كانوا قد موا راغبين في الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم واني والله ما احملني
من بلادي الا ان تسأل الله عز وجل ان يغفر لي
ويرحمني وان يجعل غناي في قلبي فقال رسول
الله واقبل الى الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه في قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا راجعين الى
اهلهم ثم وافوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمنى سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذى فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھہرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپ سے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپ کے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہم نے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تھا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جا رقیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپ سے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی ہوں ایک شخص مرا وادی
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونہوں نے اپنی
اپنی حاجتیں پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ میری مساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگر چہ اسلام میں رغبت کرنے والے ہوکر اور اپنے [illegible]
ہوں میں اور قسم اللہ کی نہیں [illegible] کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر کہ
سوال کیجیے آپ سے [illegible] پس دعا کی رسول اللہ نے [illegible]
پس فرمایا رسول اللہ نے اور آپ نے متوجہ ہوئے لڑکے کی طرف کہ اللھم اغفر لہ وارحمہ اور
اور رحم کر اوسپر [illegible] اوسکے دل پر اور حکم دیا اوسکیلئے بھی اُسی عطیہ کا جو اوس کے
ساتھیوں کو دیا تھا پس [illegible] اپنے اہل کی جانب پھر آئے وفود بنی
[illegible] ہم ہیں بنی ابذی ہم آئے ہیں پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول اللہ ما رأینا
مثلہ قط وما حدثنا بأقنع منہ بما رزقہ اللہ
لوان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر الی ما
ولا التفت الیہا فقال رسول اللہ الحمد للہ انی
لارجوا ان یموت جمیعا فقال اجل منہم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ تشعب اہواءہ وہمومہ
فی اودیۃ الدنیا فلعل اجلہ ان یدرکہ
فی بعض تلک الاودیۃ فلا یبالی اللہ عزوجل
فی ایہا اہلک قالوا فعاش ذلک الغلام فینا
علی افضل حال وازہدہ فی الدنیا واقنعہ
بما رزق۔ فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ورجع من رجع من اہل الیمن عن الاسلام
قام فی قومہ فذکرہم اللہ والاسلام فلم یرجع
منہم احد فجعل ابوبکر الصدیق یذکرہ
ویسأل عنہ حتی بلغہ حالہ وما قام بہ فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیہ بہ خیرا۔ ذکرہ
فی السیرۃ الشامیۃ عن ابی الحویرث ولکن ا
بلفظہ ذکرنی زاد المعاد۔ **وفد الرہاویین**
روی انہ قدم خمسۃ عشر رجلا من الرہاویین
وہم حی من مذحج علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنزلوا دار رملۃ بنت الحارث فاتاہم
رسول اللہ فتحدث عندہم طویلا واہدوا
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایا من
الفرس یقال لہ المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض والہا رہم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادہم ثم قدم منہم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تہا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرے گا
جمعیت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتہہ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پالے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پرواکرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہو جائے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تہا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب فات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہو گئے تو کہڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچہتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا حفظ کے
لئے کہڑا ہونا پس لکہا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بہلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں بروایت
ابو حویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں۔ **وفد الرہاویین**۔ روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گہوڑا
تھا جسکا نام مراوح تہا پس اسلام لائے اور سیکہا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپنے انکو جسکا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پہر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پہر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

وفد الرہاویین

تفرنجي امع رسول الله من المدينة واقاموا
حتى توفى رسول الله صلعم فاوصى بجداد مائة
وسق بخيبر فى الكثيبة تجازية عليهم وكتب لهم
كتابا فباعوا ذلك فى زمن معوية - **اورده**
صاحب السيرة الشامية برواية ابن سعد
فى وفادات العرب عن ابى طلحة التيمى **يهودي**
من اهل يثرب - عن يوسف بن عبدالله بن
سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل **بيهودي**
من اهل يثرب فانزله واكرمه فقال الشامى انى
لا ادرى فاجازيك بما صنعت الى لان الا انى
اكرمك بحديث احدثكه فاحفظه منى انه
خارج بارض العرب نبى فان ادركته فاتبعه فان
انت لم تفعل فليكن بينك وبينه عهد قال فلما
خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء **اليهودي**
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انك
رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال
اليهودي لا ادع ديني ولكن لى الف نخلة فلك منها
مائة وسق اودّيه كل عام اليك وانا آمن على
اهلى ومالى فاكتب لى بذلك فكتب له رسول
الله صلى الله عليه وسلم - **اورده** - فى الكنز
العمال وقال اخرجه ابن عساكر فى تاريخه -

الى يهودي اسمه فنحاص - عن عكرمة ان
النبى صلى الله عليه وسلم بعث ابا بكر الى فنحاص **بيهودي اسمه فنحاص**
اليهودى يستمده وكتب اليه وقال لابى بكر
لا تفتئت على بشئ حتى ترجع الىّ فلما قرأ فنحاص
الكتاب قال قد احتاج ربكم قال ابو بكر فعرفت
ان اقذه بالسيف ثم ذكرت قوله صلى الله عليه

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے
لیے سو وسق کھٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں
ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں **بیانگیا** اسکو
صاحب سیرۂ شامی نے بروایت ابن سعد وفادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کرکے **یہودی** اہل مدینہ سے - روایت
ہے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پائے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہو جائے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا
کرونگا اور میں (اور اوسکا عوض) امن میں ہو جاؤں اپنے مال اور
اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے
لیے **بیانگیا** اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں **فرمان** ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تھا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا ابو بکر صدیق کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ اوس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابو بکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میرے طرف پس جب پڑھا فنحاص نے
فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہو گیا تمہارا رب کہا ابو بکر نے میں ارادہ کیا تھا کہ کاٹ ڈالوں

لا تفتت علیّ بشیء ثم نزلت - لقد سمع الله قول الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیه

اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجه ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر وزاد ایضاً ابن جریر عن السدی نحوه - قوله لا تفتت یقال افتات فلان علی فلان اذا انفرد برایه فی التصرف والمراد ان لا یفعل برایه شیئاً - قوله ان اذنه بأسیف - فذای قطع وشق -

میں اوسکو تلوار سے پہر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی خوشی نکرنا پہر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیہ

تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے سدی سے بھی ایسطرح - قوله لا تفتت - بولا جاتا ہے افتات فلاں جبکہ منفرد ہوجائے اپنی رائے کیساتھ تصرف کرنیمیں اور مراد یہ ہے کہ اپنی رائے سے کچھ کام مت کر - قوله ان اذنه بأسیف - فذای قطع وشق کردیا کاٹ ڈالا

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند ابي بكر رضي الله عنه

كتاب الصدقات كوفي بكر رضي الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم - هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله بها رسوله - فمن سُئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سُئل فوقها فلا يعط - في اربعة وعشرين من الابل فما دونها من الغنم في كل خمس شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدى وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة - فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوٰۃ کے ہیں جنکو مقرر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی صواب طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کرے (بحواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیئے - چوبیس یا اوس سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ہوجاویں تو پینتیس تک بنت مخاض یعنی دو برس کی اونٹنی (کچھ مادہ مشتری جو عمر کا اول سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہوجائے - اور اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون (وہ بوتہ جو تیسرے سال میں داخل ہوجائے) اور جب چھتیس ہوجاویں تو پینتالیس تک بنت لبون - اور چھیالیس سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھے سال میں داخل ہوجائے اور حاملہ ہونیکی قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہوجاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہوجائے - اور جب چھتر ہوجائیں تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہوجاویں تو ایکسو بیس

الی عشرین ومائة ففیها حقتان طروقتا الجمل - فان زادت عن عشرین ومائة ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقة - ومن لم یکن معه الا اربع من الابل فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها - فاذا بلغت خمسا من الابل ففیها شاة - ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة ولیست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ویجعل معها شاتین ان استیسرتا له او عشرین درهما - ومن بلغت عنده صدقة الحقة ولیست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ویعطیه المصدق عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت عنده صدقة الحقة ولیست عنده الا ابنة لبون فانها تقبل منه بنت لبون ویعطی المصدق شاتین او عشرین درهما - ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه الحقة ویعطیه المصدق عشرین درهما او شاتین ومن بلغت صدقته بنت لبون ولیست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت المخاض ویعطی معها عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت صدقته بنت مخاض ولیست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ویعطیه المصدق عشرین درهما او شاتین - فان لم یکن عنده بنت مخاض علی وجهها وعنده ابن لبون فانه یقبل منه ولیس معه شئی - وفی صدقة الغنم

دو حقہ قابل حمل - اور اگر اکسو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور تفضل) اور جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو اوس میں ایک بکری ہے اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے لیلیا جاوے اور اوسی کے ہمراہ (کمی پوری کرنے کو) دو بکریاں اگر اوسکو آسانی سے میسا ہو سکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی نہ لیلی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا بیس درہم - اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب ہوا اور اوس کے پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون دینا ہو اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی جاوے اور اوس سے بنت مخاض لیکن دو وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہو اور اوس کے پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت مخاض بشرط مفروضہ نہیں ہے اور اوس کے پاس ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری میں نہیں ہے اوس کے ساتھ کچھ زیادتی - اور اون بکریوں میں جو چراگاہ میں چرتی چالیس سے اکسو ایک بکری

فی سائمتها اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائة شاة شاة - فاذا زادت علی عشرین ومائة الی مائتین شاتان فاذا زادت علی مائتین الی ثلثمائة ففیها ثلث شیاہ - فاذا زادت علی ثلثمائة ففی کل مائة شاة شاة واحدة - فاذا کانت سائمة الرجل ناقصة عن اربعین شاة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها - ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة وما کان من خلیطین فانهما یتراجعان بینهما بالسویة ولا یؤخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق - وفی الرقة ربع العشر فان لم یکن الا تسعین ومائة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها - اخرجه البخاری بهذا اللفظ واعله فی عدة ابواب من الزکوة وغیرها مقطعا ورواه ایضا ابن ماجة والنسائی وابو داؤد وامام احمد فی مسندہ باختلاف یسیر - وزاد ابو داؤد فی روایته - انه کان علیه خاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم -

زکوۃ کی ایک بکری ہے - اور جب ایکسو بیس سے زائد ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں - اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری - اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اونہیں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور تفضل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ کے لینے کے خیال سے متفرق (تاکہ خیر قصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لینے کے خیال سے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جائے زکوۃ میں بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بوک (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود حاصل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ درہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر کہ خود مالک اپنی خوشی سے دے (یعنی اگر دو سو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو نناوے بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہے پوری تحریر کیوں زکوۃ کو ابواب غیر زکوۃ کے چند ابواب میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابو داؤد اور ذہبی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کیساتھ اور زائد کیا ہے ابو داؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض - بفتح المیم والخاء والضاد المعجمتین فصیل لناقة التی دخلت فی سنة الثانیة - بنت او ابن لبون - بفتح اللام وهو من الابل ما اتی علیه سنتان ودخل فی الثالثة الحقة - بکسر الحاء المهملة وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم غار معجمہ ضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حا مہملہ اور تشدید قاف -

وهو من الابل ما اتى عليه ثلث سنين ودخل في الرابعة۔ **طروقة الجمل**۔ بفتح الطاء المهملة صفة حقة وهي ناقة دخلت في سن يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين۔ **جذعة** بالكسر وهي من الابل ما تم له اربع سنين۔ **سائمة** هي من الماشية ما يرسل في مراعيها۔ **هرمة**۔ بفتح الهاء وكسر الراء المهملة وهي كبيرة السن التي سقطت اسنانها۔ **ذات عوار**۔ قال في مجمع البحار عور بالفتح العيب وقد يضم وكذا في العيني وفي القاموس هو ذهاب حس احد العينين۔ **التيس**۔ بفتح التاء المثناة قال في مجمع البحار اراد به فحل الغنم يعني اذا كان ماشيتها كلها او بعضها اما اذا لم يوخذ الذكر الا قيما ورد فيه السنة التبيع من ثلثين بقرا وابن لبون ممكان بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك يقصد به الفحولة وقال العيني قوله والتيس هو فحل الغنم وقيل هو ابن التين انه من المعز۔ **قوله لا يجمع بين متفرق الخ**۔ بتقديم الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموي والمستملي صفا ترق بتاخيرها ولا يفرق بين مجتمع بكسر الميم الثاني كذا في الفسطلاني قال العيني وغيره اختلف العلماء في تاويل هذا الحديث قال مالك في الموطا تفسيره۔ لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل واحد اربعون شاة واذا ظلهم المصدق جمعوها لئلا يوخذ منهم اشاة۔ ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہو جائے اور چوتھے سال میں شروع ہو۔ **طروقۃ الجمل** بفتح طا مہملہ۔ یہ ترکیب میں صفت واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو اسی عمر کو پہونچ جائے کہ حامل ہونیکے قابل ہو اور پورے ہو جاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو۔ **سائمہ** وہ چوپایہ جو چراگاہوں میں چرائی جاوین ہرمہ۔ بفتح ہا رہوز۔ وکسر راء مہملہ۔ وہ اونٹنی جو اس قدر بوڑھی ہو جاوے جس کے دانت بڑھاپے کیوجہ سے گر جاویں **قولہ ذات عوار**۔ کہا مجمع البحار میں عور بفتح عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسطرح عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک آنکھ کی حس کا۔ **التیس** بفتح تا رفوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد اوس سے نہیڑ و نکالنے والا ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض مادہ تو نہ لے اوس سے زیادہ کہ جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس گائے کے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عیوض لیا گیا ہے کہ تیسرے نر اسوجہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے اور کہا عینی نے قولہ والتیس یا وہ نہیڑ و نکالنے والا ہے اور مقید کیا ہے ابن التین نے معز یعنی بکری کیساتھ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ** تا رفوقانیہ بیچ فا پھر راء مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے مفترق جسمیں تا رفوقانیہ موخر ہے فا سے۔ ولا یفرق بین مجتمع میم ثانی کے کسرہ کے ساتھ قسطلانی نے یونہی لکھا ہے یعنی وغیرہ نے کہا کہ علما نے اختلاف کیا ہے۔ اس حدیث کی تاویل میں امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ لا یجمع بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس چالیس بکریاں ہوں جب کہ یہ تین کا عامل زکوۃ آنے کو ہے تو سب کو یکجا کر لیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو۔ ولا یفرق بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دو سو دو بکریاں ہوں پس اگر ان دونو پر تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان یکون للخلیطین مائتا شاۃ وشاۃ ان فیکون علیہما فیہما ثلث شیاہ فیفرقونہا حتی لا یکون علی کل واحد الا شاۃ واحدۃ فنہوا عن ذلک وہو قول الثوری والاوزاعی وقال الشافعی وتفسیرہ ان یفرق الساعی الاول لیاخذ من کل واحد شاۃ وفی الثانی لیاخذ ثلثا۔ فالمعنی واحد لکن صرف الخطاب الشافعی الی الساعی کما حکاہ عنہ الداؤدی وصرفہ مالک الی المالک قال الخطابی عن الشافعی انہ صرفہ الیہما۔ انتہی ملتقط کلام العینی والقسطلانی۔ قال ابن ہمام اذا کان النصاب بین شرکاء وصحت الخلطۃ بینہم باتحاد المسرح والمرعی والمراح والفحل والمحلب یجب الزکوۃ فیہ عندنا ای عند الشافعی لقولہ علیہ السلام لا یجمع بین متفرق الحدیث وعندنا لا یجب والا لوجبت علی کل واحد فیما دون النصاب۔ لنا ہذا الحدیث ففی وجوب الجمع بین الاملاک المتفرقۃ اذا المراد الجمع والتفریق فی الامکنۃ الا تری ان النصاب المتفرق فی امکنۃ مع وحدۃ الملک یجب فیہ۔ فمعنی لا یفرق بین مجتمع انہ لا یفرق الساعی بین الثمانین مثلا او المائۃ عشرین لیجعلہا نصابین او ثلثۃ ولا یجمع بین متفرق انہ لا یجمع مثلا بین الاربعین المتفرقۃ بالملک بان یکون مشترکۃ لیجعلہا نصابا والحال انہ لکل عشرون۔ انتہی قول ابن الہمام۔ وقولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب

پس زکوۃ کے وقت ان کو علیحدہ علیحدہ کر لیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک بکری کی زکوۃ آئے۔ پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے۔ امام شافعی نے اس تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری۔ اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے تین بکریاں پس معنی بہر حال ایک ہیں لیکن (فرق اتنا ہے کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کی طرف متوجہ کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اس سے نقل کیا ہے اور امام مالک نے مالک کی طرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے کہ خطاب دونوں کی طرف متوجہ ہے تمت ملخصا کلام عینی اور قسطلانی کا۔ ابن ہمام نے کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکاء میں۔ اور شرکت صحیح ہو اس طور پر کہ شریک ہیں وہ چراگاہ اور بٹیرا اور نر سے بچے لینے اور دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نا جمع بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنیفہ) نہیں واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ آجائے۔ ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق مکانی ہے۔ دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے۔ پس معنی لا یفرق بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اتنی بکریوں کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس سے دو نصاب یا تین۔ اور معنی لا یجمع بین متفرق کے یہ نہیں کہ مثلاً ان چالیس کو جو متفرق ہا الملک ہوں جمع نہ کرے جو شریک ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام کا۔ قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اسوجہ سے کہ

علی انه مفعول له وقد تنازع فیه الفعلان یجمع ویفرق والخشیة خشیتان خشیة الساعی ان یقل الصدقة وخشیة رب المال ان یکثر الصدقة فامر کلا واحد منهما ان لایحدث شیئا من الجمع والتفریق کذا فی العینی والقسطلانی - الرقة - بکسر الراء المهملة وتخفیف القاف هو الدرهم المضروب ویقال له ورق ایضا -

کہ یہ مفعول لہ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے تجمیع اور تفریق کا تنازع ہے۔ اور مراد خشیتہ سے خوف ہے دونو جانب کا پس خوف عامل زکوٰۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوٰۃ کم ملی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوٰۃ میں زائد چلا جاوے۔ پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کمی شے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں۔ اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف۔ درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فليعطها - فيه دلالة على دفع زكوة اموال الظاهرة الى الامام - قوله فلا يعط فيه دليل على ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حكمه قوله من المسلمين - فيه دلالة على ان الكافر لا يخاطب بذلك - قوله من الغنم قال الكرماني قال الفقهاء فيه تفسير من وجه واجمال من وجه فالتفسير انه لا يجب في اربع وعشرين الا الغنم والاجمال انه لا يدري قدر الواجب في من ثم قال بعد ذلك مفسر الهذا في كل خمس شاة فصار هذا بيانا لقدر الواجب وابتداء النصاب فالاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ بزكوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة اليها - قوله الى خمس وثلثين - الى خمس واربعين - الى ستين - فيه دليل على ان الاوقاص ليست بعفو وان الفرض يتعلق بالجميع وهو احد قولي

قولہ فلیعطہا - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے۔ قولہ فلا یعط اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہو جاوے تو اس کا حکم باطل ہو جاتا ہے قولہ من المسلمین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوٰۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے ان سے زکوٰۃ)۔ قولہ من الغنم ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے ..... کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر ایک بکری۔ اور اجمال یہ ہے کہ قدر واجب زکوٰۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسوجہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل خمس شاۃ پھر پانچ میں ایک بکری ہوئی پس بیان ہو گیا قدر واجب اور ابتداء نصاب کا پس اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی۔ قولہ الی خمس وثلثین الی خمس واربعین الی ستین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوٰۃ متعلق ہے سب کے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہ

الشافعي قال صاحبا التوضيح والاصح خلافه
والوقص محركة ما بين الفريضتين كذا في
مجمع البحار۔ قوله (في بيان صدقة الابل) فان
زادت الى قوله في كل خمسين حقة
وبه اخذ الشافعي واحمد وقال ابو حنيفة
اذا زاد على عشرين ومائة استقبل به الفريضة
وعن مالك روايتان واستدل لابي حنيفة رح
بما رواه ابن ابي شيبة عن سفيان عن ابي اسحق
عن علي قال اذا زادت الابل على عشرين ومائة
استقبل به الفريضة۔ وعورض بان شريكا
رواه عن ابي اسحق عن علي اذا زادت الابل
على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي
كل اربعين بنت لبون۔ الا ان سفيان احفظ
من شريك واستدل له من المرفوع ايضا ما في
الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعمرو بن حزم وسياتي بيانه انشاء الله في
موضعه۔ قوله في صدقة الغنم
اذا بلغت اربعين۔ قد اجمع العلماء
على ان لا شيء في اقل من الاربعين من الغنم فان
في الاربعين شاة وفي مائة وعشرين شاتين وفي
ثلثمائة ثلث شياه واذا زادت واحدة فليس
فيها شيء الى اربعمائة ففيها اربع شياه ثم في
كل مائة شاة وهذا قول ابي حنيفة ومالك
والشافعي واحمد في الصحيح عنه والثوري واسحق
والاوزاعي وجماعة اهل الاثر وهو قول علي
وابن مسعود رضي الله عنهما۔ وقال الشعبي
والنخعي والحسن اذا زادت على ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہ صاحبان توضیح نے کہا کہ قول اصح شافعی کا اس کے خلاف ہے
اور وقص بالتحریک دو فرضوں کے درمیانی اعداد ہیں جیسا کہ مجمع البحار سے نقل کیا
اونٹوں کی زکوۃ کے بیان میں فان زادت الی قولہ فی کل خمسین حقۃ
اسی پر عمل کیا ہے امام شافعی اور امام احمد نے اور کہا امام ابو حنیفہ نے
کہ جب زائد ہو جاویں ایک سو بیس پر تو از سر نو زکوۃ کا حساب کیا جائے
اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں اور امام ابو حنیفہ کے قول کا استدلال
بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان
سے۔ سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں
علی سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایک سو بیس پر تو از سر نو
زکوۃ کا حساب کیا جائے۔ اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے اس طور
پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحق سے اور وہ روایت کرتے
ہیں علی سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون۔ مگر اسکی
جواب دیا گیا ہے اوس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا ہے
بہ نسبت شریک کے۔ اور اوس کا استدلال بیان کیا گیا ہے اوس حدیث
مرفوع سے بھی جو اوس خط میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے
عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور آگے اوس کا ذکر آئیگا اوس کے موقع پر انشاء اللہ
قولہ (غنم کی زکوۃ کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے
علماء نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے اور بات یہ ہے
چالیس پر ایک بکری ہے۔ اور ایکسو میں بیس بکریاں۔ اور تین سو
تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاویں تین سو پر ایک بھی تو چار سو تک
کچھ شے نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں۔ پھر ہر سو پیچھے ایک کی زیادتی
پر ایک بکری اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا اور امام احمد
کا بھی بقول صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحق اور اوزاعی کا اور
جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہما کا۔ اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد
ہو جاویں تین سو پر ایک تو اوس میں زکوۃ نہ ملے

ففيها اربع شياه الى ربعمائة فاذا زادت
واحدة يجب فيها خمس شياه - وهي رواية
عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت
على مأتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين
ومأتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار
على خلافه - قوله في صدقة الغنم
في سائمتها - فيه دليل على ان شرط وجوب
الزكوة السوم - كذا عند ابي حنيفة والشافعي
وهي الراعية في كلأ مباح وقال ابن حزم قال
مالك والليث وبعض اصحابنا تزكى السوائم
والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير
ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا
اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة
الا في سائمتها وهو قول ابي الحسن بن المفلس
وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكى سائمتها
وغير سائمتها واما البقر فلا يزكى الا سائمتها وهو
قول ابي بكر بن داؤد ولم يختلف احد من
اصحابنا في ان سائمة الابل وغير سائمة الابل
منها تزكى سواء وقال بعضهم تزكى غير السائمة
عن كل واحد في الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد
الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس في
العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا
قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعي
وابن جبير والثوري والليث والشافعي واحمد
واسحق وابي ثور وابي عبيد وابن المنذر
ويروى عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة
ومكحول ومالك يجب الزكوة في المعلوفة

اوس میں زکوٰۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو
ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوٰۃ میں پانچ بکریاں اور
یہ ایک روایت ہے احمد سے اور مخالف ہے آثار کے اور بعض نے
کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پھر زکوٰۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو
چالیس تک۔ بیان کیا ہے اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف
ہیں **قولہ فی صدقۃ الغنم فی سائمتہا** (بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل
ہے اس بات پر کہ زکوٰۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ
کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چرین
مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض
ہمارے علماء نے کہ زکوٰۃ دیجائے ان اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ
میں چریں اور ان کی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور ان کی جنکو سواری یا
کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہمارے بعض علماء
نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ
دیجاوے لیکن بقر اور غنم اوعین سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی
میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المفلس کا اور بعض نے
اسطور سے تفصیل کی ہے کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی
زکوٰۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہے ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے
اصحاب میں سے کسی نے ان بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے
اونٹ اور چراگاہ میں چرنیوالے اونٹ زکوٰۃ دیے جانیمیں برابر ہیں
اور بعض علماء کا قول ہے کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوٰۃ عمر بھر میں ایکبار دیدی
جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اوپر زکوٰۃ کبھی اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول
ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوٰۃ
نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم کا ہے جیسے عطاء اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر
اور ثوری اور لیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحٰق اور ابو ثور اور ابو عبید اور
ابن منذر۔ اور یہی روایت ہے عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور
مکحول اور مالکؒ نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کوہیں
پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اس لیے

والتواضع بالعمومات وهو مذهب معاذ وجابر بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري روي عن علي و معاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - قوله في الرقة فان لم يكن - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا - اسطرح لکھا ہے عینی میں - قولہ فی الرقۃ فان لم یکن اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دو سو درہم ایک سو نوے ہوں تو انمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہ ہونے نصاب یعنی اگرچہ نصاب پورا نہیں ایک قلیل رقم کا فرق ہو جب بھی زکوٰۃ نہیں ہے - مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي وقيل ضميرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بامه ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فاتباعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا بالنسخة - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ رو رہی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے جواب دیا یا رسول اللہ مجھے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید کیا اوسکو ایک اونٹ کے عوض پھر اوسکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لئے - کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں - نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق کیواسطے میں (حق اللہ ہو یا حق العباد) اور جو

من المسلمين فليستوص بهم خيرا - وكتب
ابى بن كعب (رضى الله عنه) قال ابن سعد
البلاذرى فدا حسين بن عبد الله بن ضميرة
على المهدى بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه
ثلثمائة دينار - وكان خرج فى سفر معه قوم
ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص
فاخذوا ما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم
بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذوا
منهم ولم يتعرضوا لهم - ذكره فى جامع وعزاه
للبزار وقال فيه حسين بن عبد الله متروك
كذاب - قال ابن حجر رويناه بعلو من حديث
المخلص - قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن
وهب عن ابن ابى ذئب قلت ذكر ابن منده
ان زيد بن حباب تابع ابن ابى ذئب فى الحديث
شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع - وقد
تابع ابن ابى ذئب ايضا اسمعيل بن ابى اويس -
وضميرة هذا هو الذى انكحه رسول الله صلى
الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقر زعم
عبد الغنى المقدسى فى العمدة ان ضميرة هذا
هو اليتيم الذى صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم
فى بيتهم - قال فقمت انا واليتيم وراءه وفى
رواية واليتيم وراءنا - اقول - وهذا الحديث
هو حديث انس رض مشهور فى كتب الحديث -

مسلمان اونکو لے چاہیے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے
لکھا اسکو ابی بن کعب نے - کہا ابن سعد اور بلاذری نے
کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس
گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے
اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور اونکے ساتھہ اونکی
قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اونکو چوروں نے آلیا
اور جو کچھہ اونکے پاس تھا لوٹ لیا اُنہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی
چوروں کو اُسکے مضمون سے - اور سنایا وہ اونکو پس اُس پر یہ چوروں
نے وہ مال جو اونسے لوٹا تھا اور پھر اُنسے کچھہ تعرض نہیں کیا یہ ذکر
کیا اس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا
کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں کہا
ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اس حدیث کو اس سے عالی سند کے ساتھہ
مخلص کی حدیث سے - اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا
ہے اسکے ساتھہ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہتا ہوں میں
کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہے ابن ابی ذئب
کے اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کے ساتھہ
اور متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن ابی اویس نے اور ضمیرہ وہی
جسکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورۂ بقر
پر یعنی مہر تعلیم سورۂ بقر مقرر کیا تھا اور گمان کیا عبد الغنی مقدسی نے عمدہ
میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑھی اور اُنہوں نے
رسول اللہ کے ساتھہ نماز پڑھی کہا راوی حدیث کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ
کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تھا کہتا ہوں میں کہ حدیث
وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين الوالدة -

قولہ صلعم لا یفرق بین والدۃ - اس میں دلیل ہے

فیه دلیل علی ان لا یفرق بین اثنین کالوالد والوالدة وولدها او کالاخوین واحدهما صغیر وکالزوجین وامثالهما لما فیه من الضرار وقد قال صلے اللہ علیہ وسلم لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ قوله ان احبوا۔ فیه دلیل علی تخییر المعتق بین ان یلحق بقومه وبین ان یمکث عنده معتقا وکان ضمیرة هذا اختارا لله ورسوله لمکث عند رسول الله صلے اللہ علیہ وسلم۔ قوله بکرة۔ فیه دلیل علی جواز بیع الحیوان بالحیوان وهذه مسئلة اختلفوا فیها وفصلوها فی کتب الفقه والحدیث۔ قوله انهم اهل بیت۔ یستفاد منه ان جنس العرب من لهم عز فی الاسلام ولذلك اظهر رسول الله صلے اللہ علیہ وسلم عربیتهم۔

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح۔ اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہو اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جائز ہے اسلام میں کسیکو ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جائز ہے ضرر کا بدلینا **قولہ** ان احبوا اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولیٰ کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیر نے اختیار کیا تھا اسد اور اُسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمت میں بعد آزاد ہونیکے بھی **قولہ** بکرۃ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوان کی دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علما کا اختلاف ہے تفصیل اسکی کتب فقہ وحدیث میں مذکور ہے **قولہ** انہم اہل بیت من العرب کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز کرکے اون کی عربیت ظاہر کی۔

ے قولہ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ الضرر ضد النفع یقال ضره ضرا وضرارا وضر به اضرارا ان فالثلاثی متعد والرباعی متعد بالباء نحو ای لا یضر الرجل اخاه فینقصه شیئا من حقه والضرار فعال من الضرای لا یجازیه علی اضراره بادخال الضرر علیه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل الاثنین والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء علیه وقیل الضرر ما تضر به صاحبك وتنتفع انت به والضرار ان تضره من غیر تنفع به وکرارهما للتاکید وهما بمعنی واحد زیادة بدال علی ان لفظه لا ضرر ولا ضرار وکذا فی الغریبین لکنه فی ما رأیت من النسخ الا ضرار والله اعلم کذا فی مجمع البحار۔

ے قولہ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ الضرر ضد ہے نفع کے بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا وضر بہ اضرارا ان پس ثلاثی اسکا متعدی بنفسہ ہے اور رباعی متعدی باء کے ساتھ۔ یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب مفاعلہ ہے الضرر سے یعنی نہ بدلے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچا کر پس ضرر فعل ہو ایک کا اور ضرار فعل ہے دو کا۔ اور ضرر ابتدا فعل ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا۔ اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور ضرار یہ ہے کہ ضرر دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو۔ اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے ہے اور دونو ایک معنی میں ہیں۔ اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ لفظ اس حدیث کے لا ضرر ولا ضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے لیکن وہ نسخہ جس میں میں نے دیکھا ہے اون میں الا ضرار ہے واللہ اعلم اسی طرح ہے۔ مجمع البحار میں۔

قوله الاحق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهما في كليهما۔

قولہ الاحق۔ یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابتہ۔

هذا ما كتبه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بأمر لابي شاه وهو خطبة صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابو شاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانما احلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر - فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يا رسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا جبکہ فتح کر دیا اللہ نے رسول اللہ کے لیے مکہ کھڑے ہوئے آپ حمد کی اللہ کی اور ثنا کی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا ہے مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحاب فیل کی طرف) اور مسلط و قابض کر دیا اسپر اپنے رسول اور مومنین کو پس وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اڑنا) اور حلال اور جائز کیا گیا میرے واسطے بھی ایک گھڑی کیلئے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کسی کو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہاں کے شکار اور نہ توڑا جائے وہاں کا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہاں کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی رشتہ دار ہارا ڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امروں میں یا فدیہ لیلے یا قصاص پس فرمایا حضرت عباس نے یا رسول اللہ الا الاذخر (یعنی وسکو مستثنی کر دیجے اور اسکے کاٹنے کا حکم دیجے کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اوسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنی ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابو شاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے خطبہ مجھکو یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو خطبہ ابو شاہ کیواسطے۔ روایت کیا ہے بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہے اسکو امام احمد اور مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابو شاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یا رسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ لکھوانیکی خواہش کی تھی جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبة سماه شاهٍ واخطأه المحدثون وهو رجلٌ عدوه فی الصحابة وذکروه فی کتبهم۔

کہ اون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ ھو الزجر ای لایجعله نافرًا۔ لایختلی۔ ای لایقطع۔ الساقطة۔ ماسقط بغفلة مالکها۔ المنشد۔ یقال منشد الضالة ای المعرف ومُعلنها۔ بخیر النظرین من الخیرة یعنی الخیار بین الامرین۔ یقید من القود محرکة وھو قتل لقاتل بدل المقتول۔ الاذخر۔ بکسر الهمزة وسکون الذال المعجمة حشیشة طیب الرائحة عریض الاوراق۔

التنفیر جھڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لایختلی یعنی نہ کاٹا جاوے الساقطة وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیر سے یعنی مختار ہے وہ دو امروں میں یقید ماخوذ ہے قود محرکہ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون ذال معجمہ۔ ایک قسم کا گھاس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله لاتنفر صیدها۔ قال الحافظ فی الفتح نبه عکرمة بذلك علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیها بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمة عطاءٌ ومجاهدٌ فقالا لابأس بطرده مالم یفض الی قتله اخرجه ابن ابی شیبة وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اهل مکة ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیده فطار فوقع علی بعض بیوت مکة فجاءت حیة فاکلته فحکم عمر علی نفسه بشاة

قولہ لاتنفر صیدہا۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیے ادنیٰ ایذا جائز نہیں ہے یعنے چمکانا تو پھر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطاء اور مجاہد نے پس کہا اونہوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے ہنکانیمیں جبتک کہ مودی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چھت پر تہا پس بیٹ کردی اُسنے حضرت عمر کے ہاتھ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے پس اُڑگیا اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اُسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ۔
قولہ لا یختلی شوکھا۔ وجاء فی روایۃ
بدلھا۔ لا یعضد بھا شجرۃ۔ قال ابن حجر
قال القرطبی خص الفقہاء الشجر المنھی عن
قطعہ بما نبتہ اللہ من غیر صنع آدمی فاما ما
ینبت بمعالجۃ آدمی فاختلف فیہ والجمھور
علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء
ورجحہ ابن قدامۃ واختلفوا فی جزاء ما قطع
من نوع الاول فقال مالک لا جزاء فیہ بل
یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفۃ
یوخذ بقیمتہ ھدیٔ وقال الشافعی فی
العظیمۃ بقرۃ وفیما دونھا شاۃ واحتج
الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبہ
ابن القصار بانہ کان یلزمہ ان یجعل الجزاء
علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل
بہ وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع
شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک
من فروع الشجرۃ کذا نقلہ ابو ثور عنہ
واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان
لا یضرھا ولا یھلکھا وبھذا قال عطاء
ومجاھد وغیرھما واجاز واقطع الشوک
لکونہ یوذی بطبعہ فاشبہ الفواسق
ومنعہ الجمھور واجابوا بان القیاس
المذکور بمقابلۃ النص فلا یعتبر بہ۔ قال
ابن قدامۃ ولا باس بالانتفاع بما انکسر
من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر
صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کہا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت
کیگئی ہے دوسرے طریقہ سے حضرت عثمانؓ سے مثل اسکے **قولہ** لا یختلی شوکھا
اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہے لا یعضد بھا شجرۃ کہا ابن
حجر نے کہ ذکر کیا ہے قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت
ہے فقہاء نے اُسکو اون پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہے جنکے لگانے میں
آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خود رو ہوں اور جو ایسے نہوں تو آدمیوں
اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہے اور کہا امام شافعی نے کہ سب میں
جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہے نوع اول
(یعنی جو آدمی کی کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک
تو کچھ جزا نہیں ہے صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطاء نے استغفار چاہیے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجاوے۔ اور کہا
شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری
اور حجت لایا ہے طبری قیاس کرکے جزا صید پر۔ اعتراض کیا ہے اسپر
ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت
کاٹ لے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور کہا ابن
العربی نے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر
شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہے درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔
ایسا ہی نقل کیا ہے اوسنے ابو ثور نے اور یہی اجازت دی ہے پتوں اور پھلوں
کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو اور نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہے
عطاء اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہے اونہوں نے کانٹے کو کاٹ
ڈالنے کی سوا جبکہ کہ وہ بالطبع موذی ہے پس مشابہ ہوگیا وہ فاسقوں کے اور
منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہے بانیطور کہ قیاس نص کے
مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ
اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنیمیں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے
توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور
یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور
نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف۔ **قولہ** لا یحل

علیه احمد ولا نعلم فیه خلافا۔ قوله لا یحل ساقطتها۔ فیه دلیل علی ان لقطة مکة لا تلتقط للتملیك بل للتعریف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامکان ایصالها الی ربها لانها انکانت للمکی فظاهر وانکانت للآفاقی فلا یخلو افق غالبا من وارد الیها وقال اکثر المالکیة وبعض الشافعیة هی کغیرها من البلاد وانما تختص مکة بالمبالغة فی التعریف لان الحاج یرجع الی بلده وقد لا یعود فاحتاج الملتقط بها الی المبالغة فی التعریف۔

ساقطتہا۔ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اٹھاوے اور یہی قول ہی جمہور کا۔ اور اس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہی کیونکہ اگر وہ مالک مکہ کا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہاں وہ مالک نہ آوے اس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہی کہ مالک کا پتہ چلجاوے) اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہی جو اور شہروں کا اور خصوصیت سے مکہ کا اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی (بعد فراغ حج کے) اپنے اپنے شہر و ملکو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسوجہ سے اوس چیز کے پہونچانے میں مبالغہ کی ضرورت ہے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی رهیمة وابی نخیلة اللهبی

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیے

قال ابن حجر فی الاصابة اخرج ابن مندة من طریق سلیمان بن داؤد المکی قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفی الثقفی قال حدثنی عبد الله بن عقیل عن ابیه قال خرجنا الی المسلم بن حذیفة العامری فاخبرنا ان ابا رهیمة السمعی وابا نخیلة اللهبی قالا اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم بتبر من العقیق فکتب لنا کتابا وقال فیه من وجد شیئا فهو له والخمس من الرکاز والزکوة من کل اربعین دینارا دینار۔

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہی کہ تخریج کی ہی اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوسکا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار۔

یہ کتاب کا فی رہیمة

رُهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف مصغرا - نخيلة - بالنون والخاء المعجمة والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقيل بوبجيلة بالباء الموحدة والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية المدفونة في الارض وعند اهل العراق المعادن -

رُهیمۃ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا مثنا تحتانیہ پھر میم پھر ہا وقف بوزن تصغیر نخیلۃ - نون اور خا معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابوبجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر اللہبی بکسر لام وسکون ہا ہوز وکسر با موحدہ - رکاز بکسر را مہملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانے ہیں جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله من وجدا - قال العيني في شرح البخاري ان وجد المسلم او الذمي في داره معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة واحمد الا اذا حال عليه الحول وهو نصاب ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد الخمس في الحال وعند مالك والشافعي الزكوة في الحال والحانوت والمنزل كالدار

قولہ من وجد ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اوس سے اوسوقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوسپر ایکسال اور وہ مقدار نصاب کا بھی ہو تو اب اوسمیں زکوۃ ہے - اور صاحبینؒ کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوۃ ہو فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

ے الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء فان كان للسكنى فاريد عليه الحدود ار وما يبات فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل فيه الثاني وما فوق السكنى كمكان المطبخ وبيت الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے تجزید و فروخت کے لیے اور مکان اگر رہنے کے لیے ہو تو جسپر احاطہ ہو چاردیواری ہو تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ پیخانہ آبدارخانہ ذخیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوسمیں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی.

(از مولوی محمد محسن صاحب)

وان وجده فی الفلاة والجبال والموات ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة قوله فی الرکاز۔ اختلفوا فی الرکاز هل هو معدن او غیره فقال مالک وغیره الرکاز دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیره الخمس ولیس المعدن برکاز واختلفت الروایة فیه عن الشافعی۔ والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پائے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پرٹ زمین میں تو اوسمیں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیدی ہو تو اوسمیں خمس ہے اور چار خمس صاحب خانی کے واسطے ہیں قولہ فی الرکاز۔ اختلاف کیا فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالکؒ وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوسکے تھوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں۔ امام شافعیؒ سے۔ اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں ✣

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی اشد الازدی وابی جمیع الازد

ذکره فی کنز العمال۔ حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة من سروات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی جمیع الازد۔ نسخته من محمد رسول الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وکتب هذا الکتاب لعباس بن عبد المطلب وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر ابن سلمة کذاب یضع الحدیث۔

ذکر کیا ہے کنز العمال میں۔ حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ۔ کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم پس لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوسکا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑھے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے۔

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور وضع الحدیث ہے ✣

ف ۱ ذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی اشد الازدی

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لاحمر بن معویۃ وابنہ شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور ان کے بیٹے شعبل کے لیے

فی الاصابۃ واسد الغابۃ انہ اخرج ابونعیم وابن مندۃ من طریق محمد بن عمرو بن حفص بن السکن بن سواء بن شعبل بن احمر بن معویہ عن ابیہ عن جداہ ان احمر وفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان وافد بنی تمیم فکتب صلے اللہ علیہ وسلم لہ ولابنہ شعبل کتابا ویکنی بابی شعبل۔ ونسخۃ الکتاب ھکذا۔ ھذا کتاب لاحمر بن معویۃ وشعبل بن احمر فی رحالھم واموالھم فمن آذاھم فذمۃ اللہ منہ خلیۃ انکانوا صادقین وکتب علی بن ابی طالب وختم الکتاب بخاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضبط ابن الاثیر شعبل عن ابن نقطہ بکسر الشین وافاد الکتاب۔ ان الامام ان آمنھم علی شرط صحۃ الامن کما یدل علیہ قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انکانوا صادقین۔

اصابہ اور اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سواء بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں۔ اور یہ بھی نکلتا ہے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اوکی ابو شعبل ہے۔ اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہے احمر بن معویہ وشعبل بن احمر کے لیے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور زمینوں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہے اگر ہیں سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے۔ اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کر کے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے۔ **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے تو جائز و صحیح ہوگا وہ امن۔ جیسے کہ دلالت کرتا ہے۔ اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ان کانوا صادقین۔

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لاسیخت (اسیخب) مرزبان البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال فی الاصابۃ ذکرہ احمد بن یحیی البلاذری وقال کتب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین کتب الی المنذر بن ساوی واھل البحرین یدعوھم الی اللہ تعم فاسلم اسیخت والمنذر۔ وکان

کہا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور کہا کہ لکھا اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپنے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف پس اسلام لایا سیخت اور منذر۔ نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخة كتابه - بسم الله الرحمن الرحيم
انه قد جاء نى الاقرع بكتابك وشفاعتك
لقومك وانى قد شفعتك وصدقت رسولك
الاقرع فى قومك فابشر فيما سألتنى وطلبتنى
بالذى تحب ولكن نظرت ان اعلمه او تلقانى
فان جئتنا اكرمك وان تفقدنا اكرمتك
اما بعد فانى لا استهدى احدا وان
تهدلى اقبل هديتك وقد حمل عمالى
مكانك واوصيك باحسن الذى انت عليه
من الصلوة والزكوة وقرابة المومنين
وانى قد سميت قومك بنى عبد الله فسرهم
بالصلوة واحسن العمل وابشر والسلام
عليك وعلى قومك المومنين -

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے میں نے تمہاری سفارش قبول کرلی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی بابت (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابت کہا اور کہ سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کرو اس چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھ سے اور اس چیز کی جسکو تم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیموں میں تمہارے قاصد کو یا تو مجھے ملو پس اگر آؤ گے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر جیتے آؤ گے (تب بھی) اکرام کرونگا (بوجہ نسبت آپکے اسلام کے) بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر تم ہدیہ بھیجو گے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کرونگا اور بڑھا دیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا مرتبہ (یعنی چونکہ تمہارے حکم سے تم نے انکو جگہ دی اور انکی اطاعت کی ہے تمہارے سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زیادہ ہوگیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجھکو اوس چیز کی جو اچھا کرنیکی چیز ہے یعنی نماز اور زکوٰۃ اور قرابت مومنین کی - اور حکم کرتا ہوں میں تیری قوم کو بنی عبد اللہ پس حکم کر تو اوسکو نماز کا اور نیکی کا اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجھ پر اور تیری قوم کے مسلمانو پر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى اسقف اهل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے -

بسم الله الله ابراهيم واسحق ويعقوب -
اما بعد فانى ادعوكم الى عبادة الله
من عبادة العباد وادعوكم الى ولاية الله
الله من ولاية العباد فان ابيتم فالجزية
فان ابيتم فقد اذنتكم بحرب والسلام -
اخرجه البيهقى فى كتاب الدلائل والحاكم
من طريق يونس بن بكير عن سلمة بن
عبد يسوع عن ابيه عن جده كذا ذكره
فى زاد المعاد والمصباح وقال ورواه صاحب
الهدى ايضا بهذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے معبود کے نام سے بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تجھکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کیطرف اور بلاتا ہوں میں تجھکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام

تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اوس کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدے نے بھی اسی سند سے -

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم - قال فى زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم وهكذا كان سنته فى كتبه ولكن وقع فى هذه الرواية هذا او قيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك - قوله فان ابتيم فالجزية - علم من هذا ما يعامل به الكفار قاول ما يبداء به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد -

قولہ باسم - ابراہیم - ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم - اور یہی سنت ہے آپ کا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسطرح آیا ہے - اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورۂ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ ثابت پر تو کہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے **قولہ** فان تیم فالجزیۃ معلوم ہو گئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاتا ہے کہ اول شروع کرے دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى ساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبى صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) فعقدوا مجلسا شاوروا فيه فاستقر ايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمدانى وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثى فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم بھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں - پس یہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے [illegible] اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

ملا کتب الی ساقفۃ نجران

وبسطوا حللا لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدوا الكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن
ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب الينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراي منكما أنعود - فقالا لعلي بن ابي
طالب وكان في القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضي الله عنك فقال اري ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا في عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغد قد نزل اليه
عز وجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم -
الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا ما كتب محمد النبي رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه في كل ثمرة وفي كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا - آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا - وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچھ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے - پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمہارے
نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اُسکے جواب کے لیئے آتے ہیں ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمہاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابو الحسن - راضی ہو اللہ آپسے
جواب دیا کہ میری خیال میں اُنکو چاہیئے اپنی یہ حلے اور انگوٹھیاں اتار ڈالیں
اور سفری کپڑے پہنیں یہ حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پھر آکے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے
جواب دیا - پس یہ اُن سے سوال کرتے رہے یہانتک کہ سوال کیا اُنہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں - آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہاں تک کہ تم
میں اُسکی بابت خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے
الی قولہ تعـ - پس چاہیئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اُس سے کفار اور
صلح کرلی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پھلوں اور سونا چاندی - تانبہ - اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اوپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دی
یہ سب دو ہزار حلہ کے عوض میں - ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور صفر میں ایک ہزار حلہ - اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچھ کہ زائد ہو جاوے تیج پر یا کم ہو جاوے اوقی کی قیمت سے

وتترك ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - فما زادت على الحزاج او نقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من دروع او خيل
او ركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومنعتهم ما عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر على هم
عارية ثلثين درعا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعنة وما هلك
مما اعاروا رسولي من دروع او خيل او ركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يودبه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته - ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقيهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ديته ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيشا ومن سأل منهم حقا فبيننا فيهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يوخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى يأتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایلچی) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں رہ سکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب میں لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور سو تیک راونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جائے یا ضائع ہو جائے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری میں ہو میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مال پر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبائل اور اون کے توابع پر - اور اس شرط پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جس پر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ واقہ اپنے اپنے عہدوں سے - اور ذمہ میں
آگئے اللہ کے) ہر اون کی تھوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اون پر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہو گیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاوے گا -
اون کے ملک میں لشکر - اگر اون پر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کھائے سود مشک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا انمیں سے کسی سے
دوسرے کے ظلم کے عوض اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوس پر ذمہ
اللہ کا ہے اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو یا دیتی کر کے

شهدا بوسفیان بن حرب وغیلان بن عمرو ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلی والمغیرة بن شعبة وكتب - ذكر فی زاد المعاد فقال اخرجه ابو عبدالله الحاكم عن الاصم عن احمد بن عبدالجبار عن یونس ابن بكیر عن سلمة بن عبدیسوع عن ابیه عن جده - قال یونس وكان نصرانیا فاسلم -

گواہی دی اس پر ابوسفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو اور مالک بن عوف اور اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ نے اور لکھا اس کو مغیرہ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ تخریج کی اس کی ابو عبداللہ حاکم نے۔ وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ احمد بن عبدالجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس سلمہ بن عبدیسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے۔ کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر اسلام لے آئے ۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بیضاء سوداء - یعنی الذهب والفضة والنحاس - حلة - فی مجمع البحار الحلة بردان یمانیان منسوجان بخطوط حمر مع سود وقیل كل ما یتزین به وقیل قمیصا بصل كمیه بكمین آخرین یلبس انه لابس قمیصین - اوقیة - بضم همزة وشدة یاء تحتانیة وقد یجئ وقیة بالواو وبلا همزة كانت قدیما اربعین درهما - ركاب - وهی الرواحل من الابل - مثواة رسلی - ای مسكنهم ومقامهم ونزلهم والمثوی المنزل من ثوی بالمكان اذا اقام فیه - اسقف - هو عالم رئیس من علماء النصاری ورؤسائهم وهو سریانی ولعله سمی به لخضوعه وانحنائه فی عبادته لان السقف محركة طول فی انحنائه - راهب كان النصاری یترهبون بالتخلی عن الشهوات

قولہ صفراء بیضاء سوداء یعنی سونا۔ چاندی۔ اور تانبہ۔ حلۃ مجمع البحار میں ہے کہ حلہ یعنی دو چادریں جو بنی ہوئی ہوتی ہیں سرخ و سیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش کیجاوے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین لگا دی جاویں تا کہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ بضم ہمزہ و تشدید یاء تحتانیہ۔ اور کبھی آتا ہے۔ وقیہ۔ واو کیساتھ بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا۔ رکاب۔ سواریاں اونٹوں کی پینے اونٹ۔ مثواۃ رسلی یعنی اون کے ٹھہرنیکی جگہ جبتک کہ وہ رہیں۔ اور مثوی کو معنی منزل کے ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اسوقت جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں اسقف۔ وہ عالم رئیس ہے علماء نصاریٰ سے۔ اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس وجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں نہایت عاجزی کرنے والا اور زہد جھکنے والا ہوتا ہے۔ اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زیادہ جھکنا راہب نصاریٰ سے دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دینے والے کو راہب کہا جاتا تھا۔

الدنیا وترک ملاذہ والعزلة عن اهلها وغیر ذلك یقال له الراهب - واقه - فیه لغتان بالقاف والفاء فقال فی القاموس الواقه ای قیم البیعة وهی بیت صلیب النصاری ثم قال الواقه بالقاف هو الواقه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ **واقہ**۔ اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الواقہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ متولی اور کنیسہ گھر جسمیں نصاریٰ کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے بعد میں لکھا ہے واقہ بنا اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

یستنبط منه - جواز اهانة رسل الکفار وترك کلامهم اذا ظهر منهم التعاظم والتکبر فانه صلی الله علیه وسلم لم یکلم الرسل ولم یرد علیهم السلام حتی لبسوا ثیاب سفرهم والقوا حللهم - **ویستنبط منه** - ان السنة فی مجادلة اهل الباطل اذا قامت علیهم حجة فلم یرجعوا بل اصروا علی العناد ان یدعوهم الی المباهلة وقد امر الله بذلك رسوله فلم یقل ان ذلك لیست لامتك بعدك ودعا الیه ابن عمه عبد الله بن عباس رض من انکر علیه بعض المسائل ولم ینکر علیه الصحابة - **قوله الفی حلة** - افاد جواز صلح اهل الکتاب علی ما یریده الامام من الاموال والثیاب والثمر وغیرها وتجری ذلك مجری ضرب الجزیة فلا یحتاج الی ان یقدر کل واحد منهم بجزیة بل یکون ذلك المال جزیة علیهم یقسمونها کما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا جواز اور اونکے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور **مستنبط** ہوتا ہے اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اُسپر دلیل قائم ہوجائے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلاوے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابت اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس رض نے اون لوگوں کو جو مسائل میں مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کی طرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے **قولہ الفی حلة** - افادہ اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائم مقام ہوجاتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ اونمیں سے ہر فرد پر جزیہ لگایا جائے بلکہ یہ مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جس کی وصولی وہ جسطرح چاہیں اپنے میں ایک دوسرے پر تقسیم کرکے کرلیں

قولہ مثواہ رسلی - علم منہ ان یجوز للامام ان یشترط علی الکفار ان یؤ وا رسلہ ویضیفہم ویکرمہم - قولہ علیہم عاریۃ افاد جواز اشتراط الامام علیہم عاریۃ ما یحتاج المسلمون الیہ من سلاح او متاع او حیوان - قولہ من اکل ربوا - علم منہ ان الامام لا یقرّ اہل الکتاب علی الربوا لانہا حرام فی دینہم وکذلک السکر واللواطۃ والزنا بل یحدہم فی کل ذلک - قولہ ما نصحوا - افاد ان العہد والذمۃ مشروط بنصح اہل العہد فاذا غشوا المسلمین وافسدوا فی دینہم فلا عہد لہم ولا ذمۃ -

قولہ مثواہ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہراویں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ وعلیہم عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے اکفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانوں کو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور۔ قولہ من اکل ربوا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ کرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا فشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں۔ قولہ ما نصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا ۱۲

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم للاسقف ابی الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابو الحارث کیلئے

کتاب للاسقف ابی الحارث

رُوی ان الاسقف ابا الحرث اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ السید العاقب ووجوہ قومہ واقاموا عندہ یستمعون ما انزل اللہ تعالیٰ علیہ فکتب للاسقف الکتاب نسختہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - من محمد النبی الی الاسقف ابی الحارث واساقفۃ نجران وکہنتہم ورہبانہم واہل بیعہم ورقیقہم وملتہم وشوطتہم[عہ] علی کل ما تحت ایدیہم من قلیل وکثیر جوار اللہ ورسولہ لا یغیر اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابو الحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقب اور اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے ہے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابو الحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسہ اور غلاموں اور اہل ملت اور انکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

عہ شوط کے معنی پھیر کر لیجانے کے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط یعنی پھیرے کرنے والا۔

عہ الشوط الطواف ویقال للخادم الشواط یعنی الطواف -

اسقفیته ولا راهب من رهبانیته ولا کاهن من کهانته ولا یغیر حق من حقوقهم ولا سلطانهم ولا مما کانوا علیه علی ذلك جوار الله ورسوله ابدًا ما نصحوا غیر متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتبه مغیرة ابن شعبة - ذکره صاحب زاد المعاد بسند المذکور قبله فی الکتاب -

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ حالت جسپر وہ ہیں۔ اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں۔ لکھا اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابة ان ابن منده اخرج من طریق عتبة بن ابی عتبة عن سلیمان بن عمر عن الضحاك بن نعمان ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلم وحسن اسلامه فقال یا رسول الله انی احب ان تبعث الی قومی یدعوهم الی الاسلام عسی الله ان یهدیهم بك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لمعویة اکتب له قال کیف اکتب له یا رسول الله قال اکتب له - بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی الاقیال من حضرموت باقام الصلوة وایتاء الزکوة والصدقة علی المبیعة وفی السواق الخمس وفی البعل العشر - لاخلاط ولا وراط ولا شغار ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد ادی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا یعنی خالص ہوگیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کرے شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے۔ آپ نے حضرت معویہ سے فرمایا لکھدے اس کے لیے فرمان۔ معویہ نے پوچھا یا رسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے کا اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور بیچے کی زمین پر عشر ہے۔ مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے اور نہ پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور نہ نکاح شغار آئندہ سے نہ کیجاوے اور شرط لگانا مال میں کرکے گھوڑ دوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑ دوڑ میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور گھوڑے پر اسلیے چلانا کہ وہ زائد دوڑے جائز نہیں ہے۔ اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

وكل مسكر حرامٌ - ذكره صاحب مصباح المضي وقال اخرجه ابن سعد في الطبقات نحوه الا ان فيه بدل الصدقة على البيعة الصدقة على تبيعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين لكني لم اجده في الطبقات - اخرجه ابن السكن من طريق بقية (بقيته) عن سليمان ابن عمرو الانصاري عن الضحاك بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثل قصة مسعود بن وائل - واخرجه ايضا ابن ابي عاصم من طريق عتبة بن ابي حكيم عن سليمان بن عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق فذكر الحديث - وزاد وبعث النبي صلى الله عليه وسلم زياد بن لبيد يعني الى قبال حضرموت - قال في جامع الازهر اخرجه الطبراني في الكبير عن الضحاك بن النعمان وفيه بقية ثقة مدلس -

جس نے کھجور کو پکنے سے پہلے بیچا تو گویا اُس نے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں بسیط مگر اوس میں الصدقة على البيعة کے عوض الصدقة على تبيعة السائمة ہے اور زائد کیا ہے قولہ لاجلب کے بعد وعليهم یعنی اوپر لازم ہے مدد کرنا مسلمانوں کے لشکروں کے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیة بالوحدة (بقیته) ای بالنون اسکے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث - اور زائد کی اوس نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو بعد سرداران حضرموت کی طرف ذکر کیا ہے جامع الازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے -

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقيال - جمع قيل بفتح قاف وسكون تحتانية ملكٌ دون الملك الاعظم - سواق جمع ساقية وهي عاثور التي تجري فيه الماء يقال له العاثور لان الماشي يتعثر فيه كذا قاله الشوكاني في النيل والمراد بالساقية هو الدالو الكبير الذي يسقى به الزرع -

اقیال صیغہ ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی - بادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) سواق جمع ہے ساقیہ کی اور وہ ڈھرا ہے جو میں پانی بہتا ہے - اور اوسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوس میں گر پڑتا ہے یہی بیان کیا ہے شوکانی نے نیل میں یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول ہے جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو واسطے

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة هو ما نبت من النخيل فی ارض یقرب ماءها فرسخت عروقها فی الماء فاستغنت عن ماء السماء وغیرها - خلاط - هو مصدر خالط والمراد به ان یخالط رجل ابله بابل غیره او بقره او غنمه لیمنع حق الله منها - وراط - هو ان یجعل الغنم فی وهدة من الارض لیخفی علی المصداق اخذ من الورطة وهی الهوة العمیقة فی الارض ثم استعیر للناس اذا وقعوا فی فی بلیة یعتسر المخرج منها وقیل الوراط هو ان یغیب ابله او غنمه فی ابل غیره او غنمه وقیل هو ان یقول للمصداق عندنا فلان صدقة ولیست عنده صدقة فهو وراط - شغار - بالشین والغین المعجمة نهی عن نکاح الشغار وهو نکاح فی الجاهلیة کان الرجل یقول شاغرنی ای زوجنی اختک او ابنتک او من تلی امرها حتی ازوجک من التی امرها بلا مهر ویکون بضع کل واحدة بمقابلة بضع الاخری من شغر الکلب اذا رفع احدی رجلیه لیبول لارتفاع المهر بینهما - سباق - ما جعل من المال رهنا علی المسابقة - جنب - بالجیم والنون ثلثة هو فی المسابقة ان یجنب فرسا الی فرسه الذی یرکب علیه فاذا فتر المرکوب تحول الی المجنوب وفی الزکوة ان ینزل العامل

بعل بار موحدہ اور عین مہملہ وہ کھجوریں جو ایسی زمین میں اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ سیجہ پس پہونچ جاویں اوسکی جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی **خلاط** مصدر ہے خالط کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملا دے کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی بقر۔ غنم وغیرہ تاکہ روک لے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپا دے تاکہ بچ جاویں وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے ہیں کہ ملا دے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ یا بکری سے (اس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہو بیاہ دے اور میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہو سکے (گویا یہی مہر ہے) ماخوذ ہے یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہے جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ اٹھالے اس معنی اور مجازی معنی میں بہ شبہ اٹھانا مہر کا دونو کے درمیان سے **سباق** وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگا کر رہن رکھدیا جائے **جنب** جیم پھر نون۔ بالتحریک (یعنی دو جگہ استعمال ہوتا ہے) اپنی ٹاپ مسابقت میں تو یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص ایک گھوڑا اس گھوڑے کیساتھ جسپر وہ دوڑ رہا ہے تاکہ جب تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

باقصی مواضع من اصحاب الصدقة ثم یامر بالاموال ان تجنب الیه ای تحضر - وقیل ان یجنب رب المال بماله ای یبعده عن مواضعه حتی یحتاج العامل الی الابعاد فی اتباعه وطلبه - **جلب** - بالجیم ثم اللام محرکة هو فی الزکوة ان یقدم المصدق علی اهل الزکوة فینزل موضعا ثم یرسل من یجنب الیه الاموال من اماکنها لیوخذ الصدقة ومعناه فی المسابقة ان تبع رجل فرسه فیزجره ویجلب علیه ویصیح حثا له علی الجری - **الاجباء** - بالجیم والباء الموحدة بیع الزرع قبل ان یبدو صلاحه وقیل ان یغیب ابله من المصدق وقیل ان یبیع من رجل سلعة بمعلوم الی معلوم ثم یشتریها منه باقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجاوے دراصل زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جلب** جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے اوپر باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوۃ پس مقیم رہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیے مال اپنے پاس منگوائے دوسرے یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقت میں اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگالے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلائے دوڑ پر تیز کرنیکے لیے۔ **اجباء** جیم اور باء موحدہ۔ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کردے اپنے اونٹ عامل زکوۃ سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خریدنیوالا اسی مدت کے اندر اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خرید لے۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وایتاء الزکوة - هذا دلیل علی ان الکفار مخاطبون باعمال الاسلام لما روینا فی سبب الکتابة منهم ما کانوا اسلموا قبل ذلك الکتاب فکان الکتاب کتاب دعوة الاسلام ویویده ما روی فی الصحیحین عن ابن عمر رفعه اُمرتُ ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلوة ویوتوا الزکوة فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماءهم الحدیث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ - یہ دلیل ہے اس بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمانے اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہوا اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن عمرؓ سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ گواہی دیں اس باتکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اس باتکی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچالیں گے

وکذا قوله عز وجل حکایة عن جواب اهل النار وهم الکفار قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین - الآیة - وغیر ذلک من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم یخاطبوا بالاعمال حتی یشهدوا بالتوحید لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاری ومسلم ومن بعدهما من حدیث ابن عباسؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لمعاذ (حین بعثه الی الیمن) انک ستاتی قوما اهل کتاب فاذا جئتهم فادعهم الی ان یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لک بذلک فاخبرهم ان الله قد فرض علیهم خمس صلوة فی کل یوم ولیلة - الحدیث وتفصیل المسئلة فی کتب اصول الفقه والعقائد - **قوله الصدقة علی البیعة** - یدل علی ان اموال التجارة یجب فیها الزکوة وذلک نحو قوله صلی الله علیه وسلم کما رواه ابوداؤد مرفوعا کان یامرنا ان نخرج الصدقة من الذی نعدّ للبیع - **قوله وفی السواق الخمس وفی البعل العشر** - اعلم ان الاصل فی زکوة الزرع ان الزرع الذی فیه مؤنة کثیرة فقدار الزکوة فیه قلیل ومالیس فیه مؤنة کثیرة فقدار الزکوة فیه کثیر وعلی هذا ماروی عن النبی صلی الله علیه وسلم فیما سقت الانهار والغیم والمطر العشر وفیما سقی

بجے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا مویدہے قول اللہ عزوجل کا۔ نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا انہوں نے نہیں نماز پڑھتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ دیعنے اعتراض کی نیت سے) اور اس کے سوا دلیلیں اور بھی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علمانے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے تمایہاں تک کہ گواہی دیں اثبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے انہوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد اوس نے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذؓ سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو بجانب یمن) کہ تم جاؤ گے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اس بات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اثبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب جزو تم اونکو اس نے فرض کی ہیں اونپر پنج نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قوله الصدقة علی البیعة** - دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوة۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابوداؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوة اون اشیاء میں سے جنکو ہم بیچنے کے واسطے **قوله وفی السواق الخمس الخ** - جان تو کہ قاعدہ کلیہ کیمیتی کی زکوة میں یہ ہے کہ وہ کیمتی جس میں مشقت زائد ہو تو مقدار زکوة کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہ ہو اوسمیں مقدار زکوة کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے وہ حدیث جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون زمینوں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عشر ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسانية نصف العشر وعليه العمل عند عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي فعليه الضعف والتغلبي هو نصاري العرب الا ان لفظ الحديث ساكت عنه وفصول الحديث يابى عنه - **قوله لا خلاط** - هذا الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخالط الرجل شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل واحد منهم شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون عليهم شاة واحدة وهو معنى ما ورد في الحديث الثاني لا يجمع بين متفرق ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على مذاهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصورة المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط** يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله لا شغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو قول الزهري والثوري ومكحول والليث ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے اور اسی پر عمل ہے عام علماء کا۔ اور یہ حدیث (یعنی فرمان مذکور) انہیں صحیح رہتا اوپر میں یہ قاعدہ اور ان معانی کے ساتھ جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اوپر دونا حاصل تھا اور مراد تغلبی سے نصاریٰ عرب ہیں مگر لفظ حدیث کے (فرمان) ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے مخالف ہیں **قولہ لا خلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ غلط کردے کوئی شخص اپنی بکریوں کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں۔ زکوۃ کے خوف سے بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں اپنی میں اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اوپر میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی معنی ہیں اوس قول رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری حدیث میں کہ اثر نہیں (یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں۔ لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا غلط کرنے سے زکوۃ کی کمی و بیشی میں۔ پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں (یعنی غلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لا وراط** حرام ہے وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لا شغار**۔ کہا ابن عبد البر نے کہ علماء کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن اگر واقع ہو جاوے تو اوسکی صحت میں اختلاف ہے جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی کہا ہے ابو حنیفہ اور امام مالک سے ایک روایت ہو کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جاوے اوسکے بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے اور مذہب احناف کا یہ ہے کہ صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا ابن قدامہ نے یہی

الحافظ وهو قوی علی مذهب الشافعی۔
قوله لا سباق یدل علی انه لا یجوز اخذ المال بالمسابقة ولکن ورد فیه الاستثناء فیما روی عن امام احمد وغیره عن ابی هریرة رفعه لا سبق الا فی خفٍ او حافرٍ او نصلٍ والمراد به الابل والخیل والسهم هذا مما اتفق علیه الفقهاء وقد الحقوا بها ما کان بمعناه کالبغال والحمیر والفیل لانها عدة للقتال۔ **قوله لا جنب ولا جلب**۔ علم انه لا یجوز الجنب ولا الجلب بکل معانیهما فی ما بین الزکوة والمسابقة۔ **ولما کان مسئلة السباق والجنب والجلب** فی هذا الکتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الکلام فیه من احکامه وصوره وکان الشیخ الامام ابن القیم قد استوفی هذا البحث فی کتابه المسمی۔ **بالسبق والرمی**۔ جلبنا منه الفصل الذی فیه المرام وهو هذا۔

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قولہ لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی ہے اس باب میں استثنا اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمدؒ نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط یا مال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں۔ یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہائے اور لاحق کر دیا ہے انکے ساتھ اون چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدھا اور اونٹ اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونوں باب۔ یعنے زکوۃ اور مسابقہ میں اپنی کسی معنی کی رُو سے جائز نہیں ہے۔ **چونکہ** اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تھا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اس کی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی**۔ میں۔ نقل کر لی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفق علیها والمختلف فیها۔

فصل سبق اور رہن کے حکم بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء علی جواز الرهان فی المسابقة علی الخیل والسهام فی الجملة واختلفوا فی فصلین احدهما فی البادل للرهن من هو والثانی فی حکم عوده الرهن الی من یعود فذهب الشافعی واحمد وابو حنیفة الی

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکم ہیں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کسکی طرف لوٹتا ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احدا
المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما
وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما
غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا
بمحل وهو ثالث يدخلانه بينهما لا يخرج
شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه
معا احرز اسبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق
المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور
جائز ہے کہ دونوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا
اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونوں کی جانب سے ہو تو
بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں
اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو
دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوپر سبقت لیگئے مثلاً بیک تیر
دونوں سے کیکو ایکدوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو
مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل دونمیں کسی ایک کے

سے قولہ والسابق فی سبقہ الخ وتفصیل هذا المقام علی
ما فی المحیط والذخیرة وغیرهما ان المسابقة ان کانت بغیر
شرط وعوض فهو جائز وان کان بعوض وشرط فان کان
من الجانبین بان یقول الرجل للآخران سبق فرسک
او بلک او سهمک اعطیتک کذا وان سبق فرسی
او غیره فلک اخذت منک کذا ویضع کل منهما
مالا بشروط ان السابق ایهما کان یاخذهما فهو غیر
جائز انه من صور القمار والمیسر المنهی عنه وفیه
تعلیق التملیک بالخطر فاما اذا کان المال من
احدهما بان یقول ان سبقتنی فلک کذا وان
سبقناک فلا شئ لنا او کان المال من اثنین لثالث
بان یقولا ان سبقتنا فالمال لک وان سبقناک
فلا شئ علیک فهو جائز واما جازت المسابقة
فی غیر صورة القمار لاشتماله علی التحریض
لاسیما فی الآت الحرب کالفرس والسهم وغیر
ذلک والمراد بالجواز فی صورة الجواز حل
اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا یستحق
بالشروط شئ لعدم العقد والقبض وصرح
به فی فتاوی البزازیة -

جائز ہے اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو
دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوپر سبقت لیگئے مثلاً بیک تیر
دونوں سے کیکو ایکدوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو
مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل دونمیں کسی ایک کے

سے قولہ والسابق فی سبقہ الخ وتفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ
میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو
تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں
بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے بایںطور کہ کہے ایک شخص دوسرے
سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھجاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا
اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھجاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا
رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھجاوے
وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتوں سے
ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہوا اور نیز اسمیں معلق کرنا ہو ملک کا مرتدد کے ساتھ
جو ناجائز ہے لیکن اگر مہ مال ایک کیجانب سے اسطور سے کہ کہے ایک دوسرے کا
دوسرے سے کہ اگر بڑھگیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہوا اور اگر میں بڑھگیا
تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا یہ مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے بایںطور
کہ کہیں دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھگیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ
گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو انمیں
مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اُس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا
خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اس کیطرح اور چیزیں استحقاق سبب جواز
کی صورتوں میں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہوجاتا ہو نہ یہ کہ استحقاق ہوجاتا ہے
کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد و قبض نہ
ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں۔ ..

فی سبقه - ثم اختلفوا فی امر آخر - فی المحلل وهو انه هل یجوز ان یکون المحلل اکثر من واحد او لا یجوز الا واحد فظاهر کلامهم ان المحلل یکون کاحد الجزئین اما واحدا واما عددا و قال ابو الحسن الآمدی من اصحاب احمد لا یجوز اکثر من واحد ولو کانوا مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و العقد بدون المحلل اذا اخر جاز معا تمار ومذهب مالك انه انما یجوز ان یخرج السبق ثالث لیس المتسابقین اما الامام او غیره ولا یجری معهم فمن سبق منهما اخذ ذلك السبق فان جری معهما الذی اخرج السبق فلا یخلوا - اما ان یکون خیل السابق فرسین او اکثر فانکانتا فرسین فسبق مخرج السبق فالسبق طعمة لمن حضر ولا یاخذه - السابق وانکانت خیلا کثیرا و قد سبق مخرج السبق اعطی سبقه الذی یلیه وهو المصلی[1] ولم یاخذه فقه ذلك ان سبقه لا یعود الیه سواء سبق اوسُبق - ولا یجوز عنده ان یخرجا معا لا بمحلل ولا بغیر محلل ولا ان یخرج احد المتسابقین وقد روی عن مالك روایة ثانیة جواز اخراج السبق منهما بمحلل کقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

[1] قوله المصلی وهو من صلا وهو من یکون عن یمین وشمال کذا فی مجمع البحار والحاصل ان یلیه -

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل رہا یعنی اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے حکم ہوگا یعنی وہ مالک ہوجاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہے علماء نے ایک امر آخر یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ محلل چند آدمی ہوں یا ایک سے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں۔ ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہے کہ ایک سے زائد محلل کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہوجاتی ہے۔ اور یہی علمائے کہا ہے کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونوں نے معاً شرط لگائی ہو قمار ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہ ہے جو فریقین کیلئے علیحدہ شرط لگائے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا۔ اور اونکے ساتھ دوڑ میں شرکت نکرے۔ اون دونوں میں سے جو سبقت لیجائے وہی اوس شرط کا مالک ہو اور اگر محلل بھی دوڑ میں شریک ہوا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط الفقہ ہے حاضرین کیلئے اونمیں سے نہیں سکتا اور سابق (یعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے) اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط اُس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور خود نہ لے۔ اور جس حکم کی یہ ہے کہ کسی حالیں بھی مال شرط۔ شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجائے۔ اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ شرط لگانیوالے وہ دونو فریق معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے دونو جائز ہے کہ شرط لگائے اور ان دونو فریقین کا ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے کہ جائز ہے شرط لگانا فریقین کا اُسمیں جبکہ محلل ہو جیسکہ قول ہے آئمہ ثلاثہ کا

[1] قولہ المصلی وہ شخص ہے سلاے۔ وہ شخص جو سیدھی اور اولٹی جانب ہو اسی طرح ہے مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص جو اوس کے متصل ہو ۱۲

اجود قولیه وهو اختیار ابن المواز۔ قلت ولکن اصحابه علی خلافه والمشهور عندهم فحکیناه عنه اولا والقول بالمحلل مذهب تلقاه الناس عن سعید بن المسیب واما الصحابة فلا یحفظ عن احد منهم قط انه شرط المحلل ولا راهن به مع کثرة نضالهم ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه کما ذکر عن ابی عبیدة الجراح وقال الجوزجانی الامام فی کتابه المترجم۔ حدثنا ابو صالح هو محبوب بن موسی الفراء قال حدثنا ابو اسحق هو الفزاری عن ابن عیینة عن عمرو بن دینار قال قال رجل عند جابر بن زید ان اصحاب محمد کانوا لایرون بالدخیل باسا فقال هم کانوا اعف من ذلك والدخیل عندهم هو المحلل فنهایته ما نقل عنهم انهم لایکونوا یرون به باسا وفرق بین ان لایروا به باسا وبین ان یکون شرطا فی صحة العقد وحله فهذا لایعرف عن احد منهم البتة وقوله کانوا اعف من ذلك ای کانوا اعف من ان یدخلوا بینهم فی الرهان وخیلا کالمستعار ولهذا قال جابر بن زید راوی هذه القصة انه لایحتاج المتراهنان الی المحلل۔ هکذا احکاه الجوزجانی وغیره عنه۔ انتهی قول ابن القیم۔

ابن عبد اللہ نے کہا امام مالک کے دونو قولوں میں سے یہی بہتر ہے اور اسکو اختیار کیا ہے ابن المواز نے کہتا ہوں میں کہ علماء مالکیہ خلاف ہیں اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول بیان کیا۔ اور محلل والا قول علماء نے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہے کہ اونہوں نے محلل کی شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہے ابو عبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوزجانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو صالح محبوب بن موسیٰ فراء نے کہا ابو صالح نے کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو اسحق فزاری نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت اس اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیمیں کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہے اس امر میں کہ حرج نہیں جانتے تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہے بالکل اور قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلك یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں۔ اسی طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

عہ وهذا یستعمل بدل لفظ المسمی واما الکتاب فاسمه کتاب السبق والرمی ۱۲

عہ یہ لفظ (یعنی المترجم) مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ۱۲

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا في مسائل - ايضًا - المسئلة الاولى اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و الحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك والشافعي في احد قوليه والزهري لا يجوز ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول الآخر يجوز - المسئلة الثانية - اختلفوا في المسابقة على الحمام والنبل والسقر بعوض فمنعه احمد و مالك واكثر الشافعية واجازه اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار - المسئلة الثالثة - هل يجوز العوض في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد والشافعي في المنصوص عنه صريحا واجازه الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام - واتفقوا في جوازه بلا عوض بما رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد في سننه من حديث عائشة قال سابقني النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے جواز اکل مال شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ اور تیر کی گھوڑ دوڑ میں فی الجملہ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے **اول مسئلہ** یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔ **مسئلہ ثانی** یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیتر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض فقہاء امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے **تیسرا مسئلہ** یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقہ بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہے امام شافعی کی نص کے اور علماء نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث عائشہ رضی سے روایت کیا ہے کہا عائشہ رضی نے میں اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اوسے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بین یدیہ صلے اللہ علیہ وسلم بغیر رھان
وفی صحیح مسلم عن سلمۃ بن الاکوع
قال بینما نحن نسیر وکان رجل من الانصار
لا یسبق ابدا فجعل یقول لا مسابق
المدینۃ ھل من مسابق فقلت اما تکرم
کریما وتھاب شریفا قال لا الا ان یکون
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال قلت
یارسول اللہ بابی انت وامی ذرنی لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقتہ الی المدینۃ
المسئلۃ الرابعۃ - ھل یجوز العوض
فی المسابقۃ بالسباحۃ فمنعہ الاکثرون
وجوزہ بعض الشافعیۃ والحنفیۃ۔
المسئلۃ الخامسۃ - الصراع منع احمد
ومالک وبعض اصحاب الشافعی العوض
فیہ وھو مقتضی نص الشافعی فی منعہ
العوض فی المسابقۃ بالاقدام وجوزہ
بعض اصحابہ واصحاب ابی حنیفۃ۔
المسئلۃ السادسۃ - المشاکۃ
بالایدی لا یجوز بعوض عند الجمھور وفیھا
وجہ للشافعیۃ للجواز ومقتضی مذھب
اصحاب ابی حنیفۃ جوازہ فانھم
جوزوہ فی الصراع والمسابقۃ بالاقدام
والمغالبۃ فی مسائل العلم۔ **المسئلۃ**
السابعۃ - المسابقۃ بالسیف والرمح
والعمود منعھا بعوض مالک واحمد وجوزھا
اصحاب ابی حنیفۃ وللشافعیۃ فیہ
وجھان۔ **المسئلۃ الثامنۃ** - المسابقۃ

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تہا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑہا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے کیا کوئی مسابق ہے۔ میں نے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے مطلب کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے اجابد یا نہیں مگر رسول اللہ کا
میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپ نے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑہ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہے اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہے کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے داخل ہوگیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی انہیں جائز ہے اوسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا۔ کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے۔ امام مالک اور امام احمد نے
اس میں بدل لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو وجہیں ہیں **آٹھواں**
مسئلہ گوپھن مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ۔ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقابيع على العوض منعها الجمهور والشافعية فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب ابی حنیفة الجواز۔ **المسئلة التاسعة** المغالبة بثقيل الاثقال كالحجارة والعلاجة فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن جوزه على المشابكة والسباحة والصراع والاقدام فيقتضي قوله الجواز ههنا اذ لا فرق۔ **المسئلة العاشرة** المشاقفة لا تجوز بعوض عند الجمهور وابا حها بعض الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب ابی حنیفة۔ **المسئلة الحادية عشر** المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه وغيره من العلوم النافعة والاصابة في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب ابی حنیفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر عن الشافعي وهو اولى من الشبابة والصراع والسباحة فمن جوز المسابقة عليها بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز وهي صورة مراهنة الصديق لكفار قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم بعد تحريم القمار وان الدين قيامه بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على آلات الجهاد ففي العلم اولى بالجواز وهذا القول هو الراجح۔

نزدیک بھی یہ ایک روایت میں ہے اور مقتضی مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بہاری چیز وں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنہ پس جمہور نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ** ٹھیکری پھینکنے کا۔ نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی ہے مذہب علماء حنفیہ کا۔ **گیارھواں مسئلہ** مسابقت حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے۔ کیا جائز ہے اوس میں عوض لینا۔ منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور امام احمد اور شافعی رحمہ نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب امام ابوحنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور نقل کیا ہے اسکو ابن عبدالبر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونہیں عوض کے ساتھ تو مسابقت فی العلم میں تو بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہیے۔ اور یہ وہی صورت ہے جس طرح کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر دی تھی (یعنی خبر دربارۂ روم جسکا قصہ مشہور ہے) اور پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجت اور جہاد سے ہے پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں بطریق اولیٰ ہے اور یہی قول راجح ہے۔

المسئلة الثانية عشر- المسابقة بالسهام علی بعد الرمی لاعلی الاصابة فایهما کان ابعد مدی کان هو الغالب منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعی ویلزم من جوازها فی المسابقة بالاقدام والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هی اولی بالجواز فان المقصود بالرمی امران البعد والاصابة فالبعد احد مقصودیه والسبق به من جنس السبق بالخیل وبالابل وبکل حال فهو اولی من سائر الصور التی قاسوها علی مورد النص بالجواز وظاهر الحدیث یقتضیه فانه اثبت السبق فی النصل کما اثبته فی الخف والحافر هذا یقتضی ان یکون السبق به کالسبق بهما فاما ان یقال یقتضی الاصابة دون السبق فی الغایة فکلا وهو فی اقتضائهما معا اظهر من الاقتصار علی الاصابة فقط والله اعلم- انتهی قول ابن القیم- قوله من اجیا- یدل علی ان الاجیاء لا یحل بکل معانیه اما الاول فهو ما یدل علیه حدیث ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحها وتفصیل ما اختلف فیه السلف من انه یکفی فیه بدو الصلاح فی جنس الثمار او فی کل بستان وزرع او فی کل شجرة علیحدة علی الاقوال وموضعه الفقه واما المعنی الثانی فقد سبق حکمه فی قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اجگہ ہی بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیراندازی سے دو ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں میں سے ایک ہے۔ اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور اونٹوں کے ہے۔ اور بہرحال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت تیراندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیراندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ دوڑ کی مسابقت کے چاہیئے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم ختم ہوا قول ابن قیم کا۔ **قولہ من اجیا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اجیا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پک جاویں۔ اور تفصیل اُس امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے کہنا جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔ لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا وراثیں پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولا وراط وهذا يقتضي ان لا يراد هنا
لئلا يتكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى
الثالث - قوله كل مسكر حرام
هذا دليل لمن عمم معنى الخبر وقال ان كل
مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد
وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة
ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب
والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك
والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي
واحمد واسحق وغيره واستدلوا بحديث
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية
كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص
بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه
قطعي وتحريم ما عداه ظني وروي عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة
وهذا دليل التخصيص - القول - هكذا
قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر
بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه
جواب عن عموم الخبر فكانه اجاب بنقض
التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث
ان الخمر من احدى هاتين الشجرتين
فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو
مقتضى حديث ابن عباس حرمة لخمر
لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه
الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہ ہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ
مراد ہو سکتی ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام**۔ یہ دلیل ہے اوس
شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا
ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی
اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہ
اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں
سے عروہ اور سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے
امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی
اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث
ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر
ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ
والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی
ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم
خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور
مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ
دلیل ہے تخصیص کی کہتا ہوں میں کہ اسیطرح کہا گیا ہے
اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعوی کہ خمر خاص ہے عنب کے
ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہا جائے کہ یہ جواب ہے
اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب
دیا اوسکی تعمیم توڑکر اور ممکن ہے کہ توجیہ کی جاوے باینطور کہ
معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں
ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے
حدیث ابن عباس کی کہ حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے
والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو
طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ
سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ المطبوخ لا باس من اى شئ كان وعن ابى يوسف لا باس بالنقيع من كل شئ وان غلى الا الزبيب والتمر قال كذا احكاه محمد عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثورى اكره نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع العسل لا باس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی چیز کا ہو اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔ کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانی ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر جس کے امیر خالد بن ولید تھے۔ بس قید کیا آپنے

ه قوله النبيذ - مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے کھجور یا انگور شتاپانی میں تاکہ میٹھی ہوجاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا ہے اسسے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ کا ہے۔ مجمع البحار۔

ه قوله بالنقيع - جاء فى حديث آخر الكرم يتخذ ونه زبيبا ينقعونه الى الليل يخلطونه بالماء ليصيروا با وكلما القى نقدا نفع والنقوع بالفتح ما نقع فى الليل يشربونه نهارا وبالعكس والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع فى الماء من غير طبخ ۱۲ مجمع البحار

ه قولہ بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بناتے ہیں انگور کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہوجائے شراب اور جب پی جاوے پانی میں تو ہوجاتا ہے نقیع۔ اور نقوع نقع وہ چیز جو بھگو دیجاوے رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا برعکس اور نقیع وہ شراب جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے۔ مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه علی الجزیة وخلی سبیله وکتب له کتابا نسختہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاکیدر حین اجاب الاسلام وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن الولید سیف اللہ فی دومة الجندل و اکنافہا۔ ان لنا الضاحیة من الضحل والبور والمعامی واغفال الارض والحلقة السلاح والحافر والحصن ولکم الضامنة من النخل والمعین من المعین ولا تعدل سارحتکم ولا تعد فارد تکم ولا یحظر علیکم النبات تقیمون الصلوة لوقتہا وتؤتون الزکوة بحقہا علیکم بذلک عہد اللہ والمیثاق ولکم الصدق والوفاء شہد اللہ ومن حضر من المسلمین۔ ذکرہ فی المواہب وقال الزرقانی اخرجہ الواقدی فی المغازی بحذف قولہ حین اجاب الی قولہ واکنافہا قال حدثنی شیخ من دومة ان رسول اللہ کتب لاکیدر کتابا قال صاحب المصباح اورده محمد بن سعد فی الطبقات وقال قال عمرو بن محمد الاسلمی حدثنی رجل من اھل دومة۔ ونقله السہیلی ھکذا فی روض الانف عن ابی عبید قال اتانی به شیخ فقرأته فاذا فیه۔ فذکر الکتاب۔ وھذا الکتاب صریح فی اسلام اکیدر وبھذا وبنحوہ اغتر ابن مندة وابو نعیم

اوسکو اور لے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو اور بتوں کو دومۃ الجندل میں (اس بابتہ) کہ ہمارے واسطے ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین بے زراعت اور بے عمارت اور پرت زمین اور زرہیں اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کرکے زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور نہیں شمار کیے جاوینگے اور نزو کا جائیگا کوئی تم میں سے بنی کرنیسے جہاں وہ چاہے پڑھوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیساتھ اور تمکو لازم ہے اس سچے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور اوان مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہی اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہی اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہی اوسنے اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے دومۃ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضیء نے کہ بیان کیا ہی اسکو محمد بن سعد نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ایک مرد نے اہل دومۃ سے اور نقل کیا ہی اسکو سہیلی نے اسطرح روض الانف میں ابو عبید سے روایت کرکے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی میں نے اوسکو پڑھا تو اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ

فذكراه في الصحابة وشنّع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا مما لا خلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان نصرانيا وقتله خالد بن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا۔

پس ذکر کیا فران۔ یہ فران صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے اور اس کے مثل روایات سے دہوکہ کہا ہے ابن سندہ اور ابو نعیم نے پس ذکر کیا ہی اون دونوں نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بھیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات (یعنی اوسکا عدم اسلام) بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آیا تھا اوسنے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابو بکر کی خلافت میں کفر پر جیسا ہی ذکر کیا ہی اوسکی بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لے آیا ہو اوسکے بعد جیسا کہا ہی واقدی نے اور جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس فران سے پھر مرتد ہو گیا بعد رسول اللہ کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے جیسا کہ کہا ہی بلاذری نے اور مر گیا ہو اوسی طرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض - ضحل بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان - بور الارض التي لم تزرع - والمعامي والاغفال الارض - في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغايرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وما صدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع اعمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیۃ ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض ضحل بفتح ضاد معجمہ وسکون حا مہملہ اور لام تھوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو پستی سے قریب ہو بور وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو المعامی و اغفال الارض۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمینیں اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جنمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی اون دونوں کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہی اور ما صدق اس کا واحد ہے بایں طور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء یعنی جہال جمع ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندھا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ماكان داخلا فى العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فى فترات ضمان **معين** - الظاهر من ماء الدائم - **لاتعدل سارحتكم** - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اى لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريده كذا قاله الواقدى وقال فى الروض معناه ان لاتحشم الى المصدق - **لاتعد فارضكم** يعنى الزيادة على الفريضة اى لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - **لايحظر عليكم النبات** - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من الرعى حيث شئتم كذا قاله السهيلى وقال فى مجمع البحار اى لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذى ضرب عروقه فى الارض وثبت انتهى - وفى رواية - **لاتحصر بمهملة البيات** - بباء الموحدة والياء التحتانية اى لاتضيق عليكم فى البيات بارض تزرعون بها -

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون، وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں **معین** ظاہر پانی ہمیشگی والا مراد چشمہ **لاتعدل سارحتکم** - السرح، سارح، سارحہ، سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکیے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے **لاتعد فارضکم** یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں **لایحظر علیکم النبات** - حاء مہملہ ظاء معجمہ خطر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاوگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاوگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ہے ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہوجاویں - انتہی اور ایک روایت میں بجائے اسکے **لاتحصر بمہملتین البیات** بار موحدہ اور یا تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو -

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الى اغفال الارض - افاد ان الارض التى ليست فى يد احد من الرعية تنزل عليه حكم بيت المال وليست بمنتقلة عنه

قولہ بور الی اغفال الارض - اس قول نے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا (یعنی وہ زمین نزولی ہوجاتی ہے) اور منتقل ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهو ايضا لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس

قوله والحلقة الى الحصن - يستفاد منه ان الامام يجوز له ان ياخذ من رعيته ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن فيعدها فى قتال المشركين وكم ياخذ منه وكم يترك عندهم فهو على راى الامام واما الحصن فالظاهر انه لا يترك فى ايديهم ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان يهود خيبر لما الجوا الى حصن نزلوا على الصلح الذى بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه ترك لهم - **قوله تقيمون الصلوة لوقتها** - فيه دليل على رد من قال بالجمع وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها - الحديث رواه ابو داؤد واحمد وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا فى احاديث المرقوعة وليس مقام لبسط الكلام فى ذلك - **قوله تؤتون الزكوة بحقها** - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قوله** والحلقة الى الحصن. فائدہ دیا اس سے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے کہ زرہ ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھی اپنی رعیت سے لیلے۔ اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے لڑنیکی۔ اور کسقدر اوسنے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑے یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے۔ لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جائز ہے امام کو قلعہ بھی اونکے قبضہ میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے بانیطور کہ واسطے رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور ہتھیار اونکے لیے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ جلاوطن ہو جاویں۔ اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا پس ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قوله تقيمون الصلوة لوقتها**۔ آمین دے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور اوسی معنی میں قول اللہ عزوجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع رفرمایا آپنے کہ ہونگے میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا کرنیسے روکینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس حدیث کو روایت کیا ہے ابوداؤد احمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر مثلاً بھول جانے یا نیند کے وقت سونا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہو جائے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوعہ بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قوله** تؤتون الزكوة بحقها اوسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ۔

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله فی اجناس الحيوانات والنقدين والزرع وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلے الله عليه وسلم لا جلب ولا جنب وغير ذلك من المنهيات والمامورات فان هذه هی حق الزكوة - قوله شهد الله ومن حضر - هذا كقوله تعالى شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل فی حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوی وعلى الكل يستقيم ان الحديث يدل على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق به سواء كان الكتاب من الامام او المامور وانه حجة ويرد به قول من قال ان الكتاب لا يقوم به الحجة سواء كان الشهادة مكتوبة عليه املاء

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لا جلب ولا جنب میں اور اس کے سوا جو اور اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں حق زکوۃ کے قولہ شہد اللہ ومن حضر یہ مثل قول اللہ عزوجل کے ہے کہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو۔ الآیۃ۔ اور ذکر کیا ہے مفسرین نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ میں دو نوجگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو علم کے ساتھ ہو اور شہادت یہاں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل جمیع شہادات میں۔ اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی اور مراد شہادت ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں پیش کریں اوسکی۔ اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت حجۃ ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی خواہ اوپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو۔

هذا ما کتبه النبی صلے اللہ علیہ وسلم لاکتم بن صیفی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکتم بن صیفی کے لیے

ذکر الحافظ فی الاصابة انه قال ابو حاتم فی المعمرین لما سمع اکتم بن صیفی بخروج النبی صلے اللہ علیه وسلم بعث الیه ابنه حبیشًا لیاتیه بخبره قال یا بنی انی اعطك بکلمات فخذ بهن من حین تخرج من عندی الی ان ترجع - فذکر قصة طویلة فیها - فکتب الیه النبی صلے اللہ علیه وسلم - انی احمد الیك اللہ الذی لا اله هو - ان اللہ امرنی ان اقول لا اله الا اللہ - فقال اکتم لابنه ماذا رأیت قال رأیته یامر بمکارم الاخلاق وینهی عن ملا ثمها فجمع اکتم قومه ودعاهم الی اتباعه وقال ان اسقف نجران کان یخبر بامره وبعثه فکونوا اولًا فی امره فقال لهم مالك بن نوبرة ان شیخکم خرف فقال اکتم ویل للشجی من الخلی واللہ ما علیك آسی ولکن علی العامة ثم نادی فی قومه فتبعه منهم مائة رجل فسار واحتی کانوا دون المدینة باربع لیال کره ابنه جیش مسیره فادبج علی ابل اصحاب ابیه فنحرها وشق قربهم ومزادا تهم فاصبحوا لیس معهم ماء فجهدهم العطش وایقن اکتم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابو حاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکتم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنی بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس آوے پس ذکر کیا ابو حاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر ہے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکتم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں نہیں لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکتم نے اپنے بیٹے سے (یعنی اوسکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جواب دیا کہ دیکھا میں نے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بُری عادتوں سے پس جمع کیا اکتم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف۔ اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہو جاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نوبرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے جو امید یا تم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر طیار ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کری اوسکی اونیس سے سوا آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو کردہ جانا اوسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پہلی راتے اٹھا دیں اپنے باپ کے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کر ڈالا اور انکی مشکیں اور پکھالیں

ے الشجی الحزین والخلی من لا زوج له فانه یزید فی الوحشة - ۱۲

ے شجی یعنی غمگین۔ اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو پس زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار۔

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل فاعلموه بانى اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله واتبعوه فقدموا عليه واسلموا ولما بلغ حاجيا ووكيعا خروج اكتم خرجا فى اثره فلما مر ابقبره نحر اعليه جزورا وقالا لاصحابه ماذا امركم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابو حاتم عاش اكتم ثلثمائة وثلثين سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کر لیا اکتم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس اور رسول اللہ اور خبر دو اسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اوسکی پس حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس تینوں اور اسلام لے آئے وجیکہ جانے لگے وکیع کو خبر پہونچی اکتم کے سفر کی تو وہ دونوں اُسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کی اور اسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ اکتم نے کیا حکم دیا جو ابدیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونوں بھی اون کے ساتھ

هذا ما كتبه النبى صلى الله عليه وسلم لاهل قبيلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیے

قال الواقدى اتوا الى النبى صلى الله عليه وسلم مع صاحب ايلة بجزية هم فاخذها وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبى لرسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم وان عليهم مائة دينار فى كل رجب وافية طيبة والله كفيل عليهم بالنصح والاحسان الى المسلمين ومن لجاء اليهم من المسلمين من الخافة والتعزير - اذا خشوا على المسلمين فهم آمنون حتى يحدث اليهم محمد صلى الله عليه وسلم شيئا من قتل وخروج - ورواه البخارى عن ابى حميد الساعدى فى قصة قدوم ملك ايلة - ذكره المواهب وقال من قوله اذا خشوا الى آخر الكتاب - هذا بقية الكتاب عند الواقدى كما ذكره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ کے ساتھ جزیہ لیکر رگویا مطیع ہوکر پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابتہ کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے ضمن کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی اور بھلائی کرنیکا اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں اپنا گزیں ہوجاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابتہ رسول اللہ صلعم جواز قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا خشوا سے آخر فرمان تک کی بابتہ کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے شامی نے قصہ میں جسکو ما بین ہم نے

الشامی فی بتوك - جریاً - بالجیم والراء المهملة والباء الموحدة - اذرح - بفتح همزة وسكون الذال المعجمة والراء والحاء المهملتین -

ہملہ اور بار موحدہ **اذرح** بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور راء اور حاء دونوں ہملہ۔

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومۃ الجندل والوں کے لیے ہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روى ابن شاهين من طريق هشام بن الكلبي باسناد له قال وفد حصين وحارثة ابنا قطن على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلما وكتب لهما كتابا وقال صلى الله عليه وسلم فيه - هذا كتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما يليها من طوائف كلب مع حارثة بن قطن - لنا الصاخبة من البغل ولكم الصامت من النخل على الحارثة العشر وعلى العامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الكلبي باسناد آخر فقال حدثني هشام بن محمد قال حدثني ابن ابي صالح رجل من بني كنانة عن ربيعة بن ابراهيم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعدانة الى رسول الله فكتب النبي صلى الله عليه وسلم لحارثة كتابا - فذكر الكتاب - **الصاخبة** - القبجة واضطراب الاصوات ومنه في نعته صلى الله عليه وسلم ولا صخب بكسر الخاء المعجمة صفة مشبهة اي لا يرفع صوته على الناس لسوء خلقه - **والصامت** - ضد

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اوسکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصین اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومۃ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لئے جو اون کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخبہ ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نوتوڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو **الصاخبۃ** شور اور چیخ پکار اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خاء معجمہ صفۃ مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے **والصامت** اوسکا ضد ہے۔ مُعَیَّد اور خاص کر دیا اول کو بغل کے

قید وخصص الاول هنا فی الهغل و الثانی فی الفخل بقوله من۔

ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرجه العسکری من طریق عتبة بن سعد (عتبة بن سعید) عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم فکتب الی اهل الطائف۔ آن نبیذ الغبیراء حرام و الغبیراء۔ هو ضرب من الشراب یتخذه الحبش من الذرة ویسمی لسکرکة و قیل تعمل من الغبیراء وهو التمر المعروف وقد جاء فی تحریمه حدیث آخر فقال صلے الله علیه وسلم ایاکم والغبیراء فانها خمر العالم ای هی مثل الخمر التی یتعارفها جمیع الناس لا فصل ولا فرق بینهما فی التحریم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عتبہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیراء حرام ہے۔ غبیراء وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیراء سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیراء سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے اون دونوں کے حرام ہونے میں۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم ایضاً لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرج الدارقطنی فی غرائب مالك فی آخر ترجمة نافع مولی ابن عمر من طریق عبد الرحمن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالك قال قدم علی مالك قوم من اهل عمان وکان فیهم رجل یقال له صدقة بن عطیة بن حماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی۔ دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجیحہ بن حمار بن نیاق تھا مالک دنکی

ابن نجبة بن حمار بن نياق وكان مالك يكرهه فقيل لمالك ان عنده عدة احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه هذا الحديث فاملى علي قال حدثني ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن حمار يحدث عن جده نياق قال كنت ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزية -

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سُنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حمار سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان کہ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو ادا کرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیے

ذكر البخاري وابن ابي خيثمة وسمويه في فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي قال حدثني ابو شداد رجل من بني ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال جاءنا كتاب لنبي صلى الله عليه وسلم في قطعة من ادم من محمد رسول الله الى اهل عمان - سلامٌ اما بعد فاقروا شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وادّوا الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا والاغزوتكم - ابو شداد - الذماري - بالمعجمة والميم والمهملة العماني - قاله ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعا لا من عمان وقال الرشاطي عمان بضمها اول والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خیثمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا (اور وہ ذمار) ایک گاؤں ہے عمار کے دیہات میں سے کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تھا ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کی طرف سلام - بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوۃ اور جاؤ مسجدوں میں پہلے اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے - ابو شداد - ذماری ذال معجمہ اور میم اور مہملہ عمانی کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہے اسپر اسطرح سے کہ ضمار صنعاء کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہے اور ذمار

فرمان کا کتابت

منها ویحتمل ان کان ابو عمر حفظہ ان یکون اصلہ من ذمار وسکن عمان والذی یقول من اھل العلم الدمائی - بالمہملۃ نسبۃ الی دماء وھی من عمان وقالہ ابن مندۃ وابو نعیم العمانی - **قولہ خطوا المساجد** - من الخطوۃ وھو بعد مابین القدمین فی المشی ومنہ الحدیث کثرۃ الخطا الی المساجد - **قولہ والاغر وتکم** ولم یذکر فیہ الجزیۃ لانھم کانوا من العرب ولیس علی العرب الجزیۃ بل فیھم الاسلام او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یا دہو کہ اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو نسبت کی ہے اوسکی دماء - دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اوسکو عمانی کہا ہے - **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے خطوۃ سے جس کے معنی ہیں فاصلہ دو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے ہے حدیث کثرۃ الخطا الی المساجد یعنے بہت جاؤ مسجدوں میں **قولہ** والاغر وتکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام ہے یا جہاد -

ھذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی باذان ملک الیمن - کان عاملا علیہ من ملک فارس کسری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیطرف سے

فی الخمیس قال کتب الی باذان وھو علی الیمن من قبل کسری - یبلغنی ان فی ارضک جلادا تنبئ فارتبطہ والبعث الی - فبعث باذان قھرمانہ وھو بابویہ وکان کاتبا حاسبا وبعث معہ رجلا من الفرس یقال لہ خرخرہ فکتب معھما الی رسول اللہ یامرہ ان یتصرف معھما الی کسری فقال لبابویہ انظر الرجل وما ھو وکلمہ واتنی بخبرہ فرجعا قافلا بلغا الطائف وکان جینئذ جمع من قریش مثل ابی سفیان وصفوان وغیرھما فسألا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا انہ بیثرب ولما سمع ابو سفیان وصفوان مضمون کتاب باذان فرحا وقالا مثل کسری وقد مر بابویہ وخرخرۃ المدینۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسریٰ کی طرف سے باذان حاکم یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین میں سے ایک شخص جسکا نام بابویہ تھا اور منشی تھا اور حسابی اور بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس پہنچا باذان نے بابویہ سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا - پس کوچ کیا اون دونو نے جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سردار ان قریش مثل ابو سفیان اور صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا انہوں نے رسول اللہ کی بابت لوگوں سے تھا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قدما علیہ انزلھما وامرھما بالمقام یاھا
ثم ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذات غداۃ لھما فلما دخلا علیہ قال لھما
اجلسا فجرکا علی رکبھما وکلمہ بابونۃ وقال
ان شاھنشاہ ملک کسری کتب الی الملک
باذان یامرہ ان یبعثہ الیک من یأتیہ
بک وقد بعثنی الیک لتنطلق معی فان
فعلت کتبت الی ملک الملوک بکتاب یکفیک
بہ وان ابیت فھو ممن قد علمت فھو مھلکک
ومھلک قومک ومخرب بلادک واعطاہ
کتاب باذان ولما اطلع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مضمون الکتاب وسمع
حکایتھم المزخرفۃ تبسم ودعاھما الی
الاسلام فلم یسلما فاتی جبرئیل رسول
اللہ واخبرہ ان اللہ عزوجل سلط علی
کسری ابنہ شیرویۃ فقتلہ فلما اتیاہ
من الغد قال ان ربی قد قتل اللیلۃ
ربکما (یعنی کسری) کذا وکذا فکتب
صلی اللہ علیہ وسلم لباذان - ان اللہ
وعدنی ان یقتل کسری فی یوم کذا -
وبعث بہ معھما وقال قولا لہ ان اسلمت
اعطیتک ما تحت یدیک فقدما علی
باذان واخبراہ فقال واللہ ما ھذا کلام
ملک لننظرن ما قال فلم یلبث ان قدم
علیہ کتاب شیرویہ - اما بعد فانی قتلت
کسری ولم اقتلہ الا غضبا لفارس بما کان
یستحل من قتل اشرافھا -

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ مثل کسری مدبر عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ
کسری جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا (بابونہ اور خرخرہ
رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے دن
کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے دو تین آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے
اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا
ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس
وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے
مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو
ملک الملوک کی خدمت میں ایسی تحریر تم کو لکھدوں گا جس سے تم کو
نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو
تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا
تمہارے ملک کو - اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے
رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو
آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام
نہیں لائے - اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور
خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ
کو جسنے اوسکو مار ڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے
تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو
مار ڈالا اس طرح پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ
نے وعدہ کیا ہے مجھے کہ مار ڈالیگا کسری کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ
اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اوس سے کہدینا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو
کچھ میرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور
خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں (یعنی
اوس جیسا) ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرنے
تھے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ میں نے کسری کو

کان ھرمز اعلمت فارس باذان

وتجمير بعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا فخذ الي الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذي كتب اليك الكسري فيه فلا تهيجه حتى يأتيك امري - فلما قرأه قال هذا الرجل لنبي مرسل فاسلم - وكذا رواه ابو سعد النيسابوري في كتاب شرف المصطفى من طريق ابن اسحق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهري ايضا - هكذا في بهجة المحافل وذكره صاحب سيرة الشامي في ذكر المكتوب الى كسري باختلاف من هذا فقال قال ابو الربيع يقال ان الخبر اتى باذان بموت كسري وهو مريض فاجتمعت له اساورته فقالوا امن نومر علينا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا في دينه واسلموا وكان باذان اسلم في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم - واخرجه ابو نعيم الاصبهاني في الدلائل وذكره الحافظ في الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا مینے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس کے فائدہ کے لئے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا شرفائے فارس کا قتل اور رد کے کہتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابت تجھے کسریٰ نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑھا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہی اسکو ابو سعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفےٰ میں ابن اسحٰق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بھی زہری سے اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہی اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی کسریٰ میں اس سے تھوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسری کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اپنے پر امیر کسکو بنادیں تو جواب دیا کہ اتباعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہوجاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تھا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابو نعیم کے حوالہ سے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبديل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہی جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء کو

اخرج ابن حجر وابن الاثير باسنادهما الى ابي بكر بن ابي عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشير بن عبد الله ابن سلمة بن بديل بن ورقاء قال حدثني ابي محمد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سند سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابو بکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمٰن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابیه بشیر عن ابیه عبدالله عن ابیه سلمة قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء کتابا فقال یا بنی هذا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستوصوا به فلن تزالوا بخیر ما دام فیکم نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی بدیل بن ورقاء وسوءات بنی عمرو فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو اما بعد فانی لم اتهم بالکم ولم اضع فی جنبکم وان اکرم اهل تهامة علی انتم واقربهم لی رحما ومن معکم من المطیبین وانی قد اخذت لمن هاجر منکم مثل ما اخذت لنفسی ولو هاجر بارضه غیر ساکن مکة الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین وان الکتاب بید علی بن ابی طالب۔ و اخرجه الحافظ فی ترجمة بسر بالموحدة والمهملة ایضا بطریق ابن ابی شیبة قال حدثنا عبدالرحیم بن سلیمان عن زکریا ابن ابی زائدة قال کنت مع ابی اسحق السبیع فیما بین مکة والمدینة فسایره رجل من خزاعه فاخرج الینا رسالة رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خزاعة وکتبها یومئذ کان فیها۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی بدیل بن ورقاء وسوءات بنی عمرو۔ فذکره ورواه الطبرانی

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبد سے اونہوں نے اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا ہمکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حمد کے بعد معلوم ہو کہ میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سردار ونکی۔ اور تم تمام اہل تہامہ میں سے مجھے عزیز ہو اور دن سب سے زائد رشتہ میں قریب ہو اور اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے اور جو کچھ کہ میں نے اپنے نفس کے لیے مقرر کیا ہے وہی مقرر کیا ہے اوس شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں نہ رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالب کے ہاتھ کی ہے اور تخریج کی ہے اسکی حافظ نے بسر باموحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے بھی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے زکریا بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیانیں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ اوس کے اوس دن یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی جانب سے پس ذکر کیا فرمان اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولا عبدالرحمن

مطولا من روایۃ عبد الرحمن ان محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمۃ بن بدیل بن ورقاء عن ابیہ عن ابائہ عن ابیہ الی بدیل فذکرہ واخرجہ الفاکہی فی کتاب مکۃ عن عبد الرحمن بہ وذکر انہ املاہ علیہم من کتابہ واخرجہ عمر بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ بدیل قال کتب الیہ النبی صلعم والی بسر بن سفیان یدعوھما الی الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء کی روایت سے۔ ہر ایک اون میں کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقاء تک پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہو فاکہی نے کتاب مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تھا اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہو اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم من الی ثم وھو الکسر والدق ومعناہ یتم من اعاۃ شانکم **لم اضع** من وضع یضع بمعنے حطہ واخذلہ او من وُضِع فی البیع ای خسر فی راس المال **جنب**۔ وھو من الجانب ای لم اخذل جانبکم یعنی انفسکم وایضا الجنب الامراء ومنہ قطع جنبا من المشرکین **تھامۃ**۔ بلاد تھامۃ بحاز من ذات عرق الی البحر وجدۃ **مطیبین** اجتمع بنو ھاشم وبنو زھرۃ وتیم فی دار ابن جدعان فی الجاھلیۃ وجعلوا طیبا فی جفنتہ وغمسوا ایدھم فیہ کعادتھم فی العھود وتحالفوا علی التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم فسموا المطیبین وشھدہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی صغرہ مع عمومتہ

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ معنے ہوئے کہ پوری کیجاوینگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان کا خیال رکھا جاویگا **لم اضع** مشتق ہو وضع یضع سے جسکے معنے ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا۔ یا مشتق ہے۔ وُضع فی البیع سے بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجاوے راس المال میں **جنب** مشتق ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری (یعنی خود تمکو) اور جنب کے معنی امراء کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے **تھامہ** بلاد تہامہ کی حد حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہے **مطیبین** جمع ہوئے بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم۔ زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے گھر میں۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور قسمیں کھائیں ہمیشہ مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن ۔ اخذ له ای نصره اذا سلمت ۔ هو من السلامة اومن المسلم وهو الصلح ۔	اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين يدل على ان من صالح قوما وعاهد فيه لحلفائهم فقد تم العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان لم يشاركهم الحلفاء في هذا العهد مشافهة ۔ قوله قد اخذت اعلم ان الهجرة في عرف الشرع الخروج من ارض الى ارض لوجه الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقعت الهجرة في الاسلام على وجهين الاول الانتقال عن دار الخوف الى دار الامن كما في هجرة الحبشة التي وقعت في ابتداء الاسلام هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة من مكة الى المدينة من بعض الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله عليه وسلم اليها واستقرار امر الاسلام والثاني الانتقال من دار الكفر الى دار الاسلام وذلك بعد استقرار امره صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين	قولہ من معکم من المطیبین ۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ ہی تو پورا ہو جاتا ہے عہد حلفاء کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا ۔ اگرچہ نہ شریک ہوں حلفاء اونکے ساتھ اس عہد میں ، ودر ، و قولہ قد اخذت ۔ جان تو کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع ہوئی ابتداء اسلام میں ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے اور جیسکہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرے چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہے بعد استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت شائع اور مخصوص ہو گئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص ۔ اور حدیث لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ ، یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ سے کیونکہ اب ہو گیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونيته المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع في شيء
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها وقال
اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها والهجرة معنى
اخر روى الامام احمد في مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش فاظهر
ومابطن وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر
واسناده حسن - فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضا الهجرة
هجرتان احدهما ان يهجر السيئات
والاخرى ان يهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اى بمعنى ان يهجر السيات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہو اور سپرد
یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ
حتی ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ
نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی
اہل و مال کو اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا
ہو نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جائے اپنی جان
لے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی
سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ
ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری
موت مکہ میں، مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے
دار الاسلام ہو جائے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔
اور تہجر کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے۔
امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے
تو بری باتیں ظاہر و باطن اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی
تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا اگرچہ ہے
تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے
پس ہوئی ہجرت دو قسم کی۔ امام احمد نے روایت
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی
جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے
اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع
ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت یہاں معنی کہ چھوڑ دے جاویں
گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح
ہے قول رسول اللہ۔ لا ینقطع الہجرۃ ہیں۔ یعنے وہ
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری
تاویل ہے دو توحیدیوں کے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس
بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا، ونیز ہم

ہجرت کی حقیقت اور اسکی قسمیں

ماکانت التوبة مقبولة وحکمه مصرح
فی قوله لا تنقطع الهجرة یعنی انه فرض
علی کل مسلم فی کل حال وهذا توجیه
اٰخر لدفع التعارض بین الحدیثین
قوله ولو هلجس بارضه افاد
ان النبی صلی الله علیه وسلم لم
یفترض علیهم الخروج من ارضهم
الی المدینة بل افترض علیهم هجران
ما نهی الله کما یدل علیه قوله بارضه
وقوله غیر ساکن مکة ویحتمل ان
یراد بالارض ارض بلده فالمعنی ان
یترک بلده ویذهب الی غیره
من البلد یأمن فیه اذ الکفر کالجنة یفید
مثلا فیستقیم الهجرة بکلا معنیه
فکان صلی الله علیه وسلم افترض علیهم
الهجرتان **قوله اذا سلمت** - یفید
ان المعاهد اذا عاهد عهدا یجب علیه
ان یراعی حلفاؤه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر
قول رسول اللہ کا بارضہ اور قول رسول اللہ کا
غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجا وے
ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس
معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا
جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر
سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی
ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض
کیں اوپر رسول اللہ نے دو ہجرتیں۔ قولہ اذا سلمت
فائدہ دیا اِس بات کا کہ عہد
کرنے والا جب معاہدہ کرے
کسی سے تو واجب ہے
اوس پر کہ خیال
رکھے اپنے
حلفاء کا
بھی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی بکر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

کتاب الی بکر بن وائل

اخرج البغوی والامام احمد قال حدثنا
عبد الله قال حدثنی ابی قال حدثنا
یونس وحسین قالا حدثنا شیبان
عن قتادة قال حدث مرثد بن طیبان
قال جاءنا کتاب من محمد رسول الله فما
وجدنا له کاتبا یقرأه علینا حتی قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا دونو
نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت
کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن طیبان نے کہا آیا ہمارے پاس
فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی نہیں ملا

رجل من ضبيعة نسخته من محمد رسول الله - الى بكر بن وائل اسلموا تسلموا۔
قال الحافظ واخرجه ابن منده وابو نعيم من طريق محمد بن هشام عن عمير بن حاجب بن يزيد بن شهاب عن ابيه عن جده قال وفدت انا وخمسة الحديث وقال ايضا اخرج ابن السكن من طريق عمرو بن حيمة قال حدثني عمير بن حاجب بن يونس من شهاب ابن زبير بن مذعور بن ظبيان بن سلمة قال حدثني ابي عن ابيه عن جده ان مرثد بن ظبيان هاجر فذكر فيها الكتاب - واخرج ابوبكر الشيرازي في الالقاب من طريق احمد بن يعقوب بسنده الى شهاب ابن زبير قال واخرجه خليفة بن خياط في تاريخه۔

جد وہ ہم کو سُنا تا یہاں تک کہ پڑھا اوسکو قبیلہ ضبیعہ کے ایک شخص نے۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے بکر بن وائل کیطرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ شخص۔ الحدیث اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن نے بھی عمرو بن حیمہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن مذعور بن ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں کی روایت کی اپنے دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی۔ پس ذکر کیا اس قصہ میں فرمان کا۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبلال بن حارث المزني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابوداؤد من كتاب القطائع باسانيد عن عواف المزني ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع بلال بن الحارث المزني معادن القبلية جلسيها وغوريها وقال غيره جلسيها

تخریج کی ہے ابوداؤد نے کتاب القطائع میں مختلف سندوں کے ساتھ عواف مزنی سے روایت کرکے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہا میں نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت جیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزراع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب له فى ذلك كتابا۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کرکے) اور لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اعطى محمد صلى الله عليه وسلم بلال بن الحارث المزنى اعطاه معادن القبلية حلبيتها وغورها حيسها وغورها و حيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم و كتب ابى بن كعب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپنے اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کی زمین کی بہی اور بلند زمین کی بہی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپنے اوسکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن کعب نے۔

کتاب الی بنی زہیر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بنى زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد والنسائى من طريق الجريرى عن ابى العلاء وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير قال كنا فى سوق الابل فجاء اعرابى اشعث الراس معه قطعة ديم احمر قال افيكم من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا فيه۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے جریری کے طریقہ سے ۔۔ روایت کرتے ہیں ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو اوس میں لکھا تھا کہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بنى زهير بن اقيش حتى من عكل انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک قبیلہ ہے عکل کا (یا یہ مضمون کہ) اگر وہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہو جائیں مشرکین سے

المشركين و اقاموا الصلوة و اتوا الزكوة واقر و ابالخمس من غنائمهم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وصفيه فانهم امنون بامان الله و امان رسوله۔

اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسندیدہ چیز دینے کا تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ کے ساتھ۔

قال الزرقانی واخرجه ابن قاطع والطبرانی وفيه فسألنا عنه فقيل هذا نمر بن تولب واخرجه ابن الاثير بسنده الى ابى العلاء المذكور وذكره ابن عبد البر فى الاستيعاب۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قاطع اور طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے اوس شخص کی بابت تو بیان کیا گیا کہ یہ نمر بن تولب ہیں اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو العلاء مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن عبد البر فی استیعاب میں۔

واخرجه محمد بن سعد فى الطبقات فى ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا عمر وبن عاصم الكلابى فى بعض الحديث الذى رواه لنا اسمعيل بن علية من حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل من عكل ومعه كتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى قطعة جراب كتبه لهم۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے ہمارے لئے اسمٰعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تہا رسول اللہ صلعم کا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے لکھا تھا۔

من محمد رسول الله الى بنى زهير ابن اقيش والرجل هو النمر بن تولب الشاعر وبنو زهير بن اقيش بطن من عكل۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی جانب۔ اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل کی۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف وسكون تحتانية وشين معجمة قبيلة من عكل وهو اوكاد عوف بن

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد الطحلی کی۔ پرورش کیا اون کو عوف کی مان نے پس نسبت

عبد مناف بن ادم الکل خصنتم امهم فنسبوا الیها۔ صفی - هو مایاخذ رئیس الجیش لنفسه من الغنیمة قبل القسمة والصفیة مثله و جمعه الصفایا ومنه الصفیة کانت من الصفی ای صفیة بنت حیی کانت مما اصطفاه النبی صلے الله علیه وسلم من غنیمة خیبر۔

ویستنبط منه - ان للامام ان یختص من الغنیمة بشئ لا یشارکه فیه غیره وهو الذی یقال له الصفی ومن الدلیل علیه ایضا ما روی عن ابن عباس ان النبی صلے الله علیه وسلم تنفل سیفه ذوالفقار یوم بدر اخرجه احمد والترمذی وقال بعضهم لا یجوز للامام ان یاخذ من الغنیمة الا الخمس ودلیلهم قوله عز وجل - واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله خمسه وللرسول - الآیة - وما رواه الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن عباس کان رسول الله صلے الله علیه وسلم اذا بعث سریة قسم خمس الغنیمة فضرب ذلک الخمس فی خمسه ثم قرأ - واعلموا - انما غنمتم الآیة - وکذا ما روی عن عمرو بن عنبسة فی حدیثه المرفوع لا یحل لی من غنائمکم مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حکم

کی گئی اوسی کی طرف

صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح ہے اس کی جمع صفایا اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کا مخرج من الصفی - یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں سے۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز پسند کرنے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی دلیل قول اللہ عزوجل کا واعلموا الخ ہی یعنی جان لو اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے الآیۃ۔ اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ واعلموا انما غنمتم الآیۃ اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو بن عنبسہ سے مرفوع عو فرمایا آپنے کہ نہیں جائز ہے تمہارے مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفی کان قبل نزول الآیۃ واجاب الاولون
بان الآیۃ ساکتۃ عن حکم الصفی وثبت
حکمہ بما روی فلا ضیر واما حدیث
عمرو یعنی لا یحل لی فمعناہ علی طریق
الغلول کما وقع فی سبب ورود ھذا
الحدیث ویدل علیہ قولہ صلے اللہ علیہ
وسلم مثل ھذا۔ فی حدیث المذکور۔

صفی کا حکم آیت اُترنے سے پہلے تھا اور جواب یا اول کہنے
والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے بلکہ
ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ مرج
نہیں ہے یعنی اس کے ثبوت میں اور حدیث عمرو بن عنبسہ
کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور
اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصہ اوسپر دلالت کرتا ہے اور دلالت
کرتا ہے اس تاویل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی بنی نھد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصین قال قدم وفد بنی
نھد بن زید علے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فقال طھفۃ بن ھم
النھدی یشکوا الجدب الیہ فقال یا رسول
اللہ اتیناک من غوری تھامۃ باکوار
البیس ترتمی بنا العیس نستحلب الصبیر و
نستخلب الخبیر ونستعضد البریر ونستحیل
الرھام ونستجیل الجھام من ارض غائلۃ
النطاء غلیظۃ الوطأۃ قد نشف المدھن
ویبس الجعثن وسقط الابلوح وفات العساوج
وھلک الھدی وفات الودی برئنا الیک
یا رسول اللہ من الوثن والعنن وما یحدث
الزمن لنا دعوۃ الاسلام وشرائع الاسلام
ماطما البحار وقام تعار ولنا نعم ھمل اغفال
حامل لبلال ووقی کثیب الرمل قلیل
الرسل اصابتھا السنیۃ الحمراء سوء نزلۃ
لیس لھا منزل ولا نھل۔

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن ہم
نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے
ہیں درخت بیس کی کاٹھیوں پر بھگا لائے ہمکو اونٹ چاہتے
ہیں ہم بارش اور کانٹے میں ہم جانوروں کے اون اور پیلو
کے پھل توڑتے ہیں یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے اکثر
برسے ہی بارش کی اُمید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا
ہوا خیال کرتے ہیں ہم اوس ملک کے ہیں جسکی اسافت مسافر
کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہوگئے
پہاڑوں کے گڈھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں
اور ٹہنیاں خشک ہوگئیں قربانی کے جانور ہلاک ہوگئے کھجور سوکھ
گئی ہم آپکے پاس شکر اوسکا ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہوکر آگئے
ہیں یا رسول اللہ قبول کیجئے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو
جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تہار پہاڑ قائم ہے یعنی قیامت تک
اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ میں جنمیں دودھ نہیں دیتی کا نام نہیں
اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے وہ جاتے ہیں اور دودھ کم دیتی ہیں اکثر

فقال صلے اللہ علیہ وسلم فی الدعاء
لہم - اللھم بارک لہم فی محضھا و مخضھا
وقفھا وابعث راعیھا فی الدثر بیانعم الثمر
واجزل الثمن وبارک لہ فی المال والولد
من اقام الصلوۃ کان مسلما ومن اتی الزکوۃ
کان محسنا ومن اشھد ان لا الہ الا اللہ کان
مخلصا لکم یابنی نھد ودائم الشرک وضائع
الملک لا تلطط فی الزکوۃ ولا تعد فی الحیقۃ
ولا تثاقل عن الصلوۃ - ثم کتب معہ کتابا
الی بنی نھد -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - من محمد رسول
اللہ الی بنی نھد بن زید السلام علی من
آمن باللہ عزوجل ورسولہ - حکم یابنی نھد
فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش
وذو العنان الرکوب الفلو الضبیس لا یمنع
سرحکم ولا یعضد ظلحکم ولا یحبس درسکم
عالم تضمروا الاماق وتاکلوا الریاق من اقر
بما فی ھذا الکتاب فلہ من رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم الوفاء بالعھد والذمۃ و
من ابی فعلیہ الربوۃ -

قال الحافظ اخرجہ ابن عساکر فی کتاب الامثال
والدیلمی وابن الاعرابی فی معجمہ وابو نعیم
کلھم من طریق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ورواہ
ایضا زبید بن معویۃ عن لیث بن ابی سلیم
عن حبۃ العرنی عن حذیفۃ الیمان مثلہ
باختلاف یسیر قال ابن الاثیر وذکر صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا کر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودھ میں اور گھی نکلے
ہوئے دودھ میں اور لسی میں اور اونکے چرواہے کو بہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کر دے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جو جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں اتہارے لیے اے بنی نہد امانت عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پہرنا اور غنیمت سستی نہ کرنا پہر اونکو بنی نہد
کیلئے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف بسلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ اور
اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑہے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم
رکھنا (یعنی زکوۃ میں مت دینا) اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ - نہ روکا جاوے
گا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودھ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کی جانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے (یعنی دوہری زکوۃ - گویا جرمانہ)
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب الامثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبید بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبۃ عرنی
سے وہ حذیفہ الیمان سے - اس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سیرۃ المحمدیۃ عن علی رضی اللہ عنہ فی روایتہ الطویلۃ وفیہا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لہم فی محضہا ومخضہا ومذقہا واحبس الزمن بیانع الثمر وابعث راعیہا فی الدثر واجعل لہم الثمد وبارک فی الولد ثم کتب معہم کتابا نسختہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی بنی ضمد۔ السلام علیکم۔ من اقام الصلوۃ کان مومنا ومن اتی الزکوۃ کان مسلما ومن شہد ان لا الہ الا اللہ لم یکتب غافلا لکم فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش وذو العنان الرکوب والفلوا الفصیل لا یمنع سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم ولا تضم والرماث ولو تاکلوا الاباق من اقر فلہ الوفاء بالعہد والذمۃ ومن ابی فعلیہ الربوۃ۔

واما طہفۃ بن زبیر فہکذا سماہ ابن عبد البر فی الاستیعاب بالفاء واما ابن مندۃ وابو نعیم فحکیا عنہما ابن الاثیر فی الاسد الغابۃ انہما سمیاہ طہیہ بالیاء التحتانیۃ واما طخفہ بالخاء المعجمۃ والفاء وتغنہ بالغین المعجمۃ والنون وطقفہ بالقاف والفاء فذکرہا الشہاب الخفاجی فی شرح الشفا۔

اسکو ابن اثیر نے۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اپنی طویل روایت میں اور اس روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ برکت دے اونکے خالص دودھ میں اور اونکے گہی نکالے ہوئے دودھ میں اور اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پھلوں کے ساتھ (یعنی پختہ پھل پیدا کر اور بھیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت رہے اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پھر لکھا اونکے لیے ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کیجانب بنی ضمد کیجانب۔ السلام علیکم جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مومن ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل نہیں لکھا جاویگا۔ تمہارے واسطے ہیں بوڑھے اونٹ اور بیمار مریض جانور۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور چھیرا نہایت بچہ۔ نہ منع کیا جاوے گا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے جاوینگے دودھ کے جانور جب تک کہ جس شخص کے قبضہ میں ہے اقرار کیا اسکا پس اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے طلحہ بن زبیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ ہیں کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ۔ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ اونہوں نے اونکا نام طہیہ یا تحتانیہ لکھا ہے لیکن طخفہ معجمہ اور فا اور تغنہ تا مرفوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فا سپس ذکر کیا ان تینوں ناموں کو شہاب خفاجی نے شرح شفا میں۔

غرائب الالفاظ اللتی وردت فی القصۃ والکتاب

اون لغات کے شرح جو اس مضمون اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری۔ بفتح المعجمۃ والمہملۃ من الارض	غوری بفتح غین معجمہ۔ پست زمین۔ اضافت کی گئی اسکی

فاضیف الی تھامۃ یعنی ما انحدر من ارض
تھامۃ۔ **اکوار**۔ جمع کور وھو رحل البعیر
المیس۔ بفتح المیم شجر یعمل منہ الرحال
ترتمی۔ من الارتماء وھو القصد۔ **العیس**
بکسر المھملۃ الابل البیض الی صفرۃ والمراد
ھنا الابل مطلقا۔ **نستخلب** بالمھملۃ ای
نطلب المطر۔ **الصبیر**۔ وھو سحاب
ابیض متراکب متکاثف۔ **نستخلب**
بالمعجمۃ ای نقطع۔ **الخبیر**۔ وھو الوبر
نستعضد۔ ای نقطع۔ **البریں**۔
ثمر العرفج ای کانوا یاکلونہ فی الجدب
لقلۃ الزاد۔ **نستخیل** بالخاء المعجمۃ
والفوقانیۃ ای نتخیل۔ **الرھام**۔ بکسر
الراء المھملۃ وھی الامطار الضعیفۃ واحدتھا
رھمۃ بضم المھملۃ ای نتخیل الماء فی
سحاب قلیل۔ **نستجیل** بالجیم والتحتانیۃ
ای جائلا یذھب بہ الریح ھٰھنا وھٰھنا
الجھام۔ بفتح الجیم السحاب الذی فرغ
ماءہ۔ **غائلۃ**۔ التی تھلک سالکھا
النطاء۔ بکسر النون والمھملۃ البعید
یقال بلد نطی ای بعید۔ **غلیظۃ الوطاء**۔
ای یعسر فیہ الوطأ وھو المشی۔ **نشف**۔
ای یبس۔ **مداھن**۔ بفتح المیم
والھاء ھو الخفرۃ الجبل یجتمع فیھا الماء۔
جعثن۔ بکسر الجیم وسکون المھملۃ
وکسر المثلثۃ اصل النبات۔ **ابلوح** بفتح
الھمزۃ واللام والحیم ورق شجر یشبہ الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب کی طرف۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ **میس** بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں **ترتمی** مشتق ہے
ارتماء سے جس کے معنی قصد کرنے کے **عیس** بکسر عین مہملہ
سفید مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں **نستخلب**
خاء معجمہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش **الصبیر** سپید ابر
دودھیا بادل خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا **نستخلب** خاء معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم **الخبیر** اون پشم **نستعضد** یعنے
کاٹتے ہیں ہم **البریر** بیلو کا پھل یعنے کھاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے **نستخیل** خاء معجمہ
یاء تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم **الرھام** بکسر راء مہملہ ہم
بارش (پھوار) اسکا واحد رھمۃ ہے بضم راء مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم۔ یاء تحتانیہ۔ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں **الجھام** بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو **غائلۃ** وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہو جائے۔ **النطاء** بکسر نون وطاء مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور **غلیظۃ الوطاء**
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا **نشف** یعنی خشک ہو گیا
مدھن بضم میم اور ہاء ہوز پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
جمع ہو جائے **جعثن** بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثاء مثلثہ۔ گھاس کی جڑ **ابلوح** بضم ہمزہ اور
لام اور حیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جھاؤ سے **بعسلوج** بضم عین مہملہ و بضم لام و جیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ **الودی** بفتح واؤ و کسر دال مہملہ و تشدید یاء تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج - بضم المهملة واللام والجيم وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته **الودی** - بفتح الواو وكسر المهملة وشد التحتانية النخل يريد انه يبست النخل **عنن** - محركة يقال عن لی الشئ اذا اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف والباطل - **طمأ** - ای ارتفع بامواجه **تعار** - ككتاب اسم جبل - واراد به الی يوم القيامة - **نعم** بفتحتين **همل** بضم الهاء وشد الميم جمع هامل ای مهملة الاهاء لها - **اغفال** - جمع غفل بالفتح الملق لا لبن لها - **لا تبل ببلال** - ای لا ترطب برطب - **وقير** - بالواو والقاف قطيع الغنم - **كثير الرسل** بفتح الراء المهملة - شديد التفرق فی طلب المرعی **قليل الرسل** - بكسر المهملة هو اللبن **سنية الحمراء** - بضم السين المهملة صغر للتعظيم ای جداب شديد **مؤزلة** من الازل وهو الضيق والشدة - **علل** محركة الشربة الثانية - **نهل** محركة الشربة الاولی - **محضها** - بالمهملة والمعجمة ای خالص لبها - **مخضها** بمعجمتين ما مخض من اللبن واخذ زبده واصله تحريك السقاء الذی فيه اللبن حتی يتميز زبده فيوخذ منه ويسمی ذلك اللبن الماخوذ زبده مخيضا - وهو صفة لا مصدر ميمی **مذقها** - بالميم والمعجمة والقاف ای ممزوج

عنن بالتحریک بولا جاتا ہے عن لی الشئ جبکہ پیش آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے **طمأ** یعنی بلند ہوا اپنی موجوں سے **تعار** بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔

نعم بفتح نون وعین مہملہ **ہمل** بضم ہا وتشدید میم جمع ہامل کی یعنی مہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ **اغفال** جمع ہے غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودھ نہ ہو۔

لا تبل ببلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے **وقیر** واو۔ قاف۔ بھیڑوں کا گلہ۔ **کثیر الرسل** بفتح راء مہملہ۔ بہت دور دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔

قلیل الرسل بکسر راء مہملہ۔ دودھ **سنیۃ الحمراء** بضم سین مہملہ تصغیر دا۔ سطر تعظیم کے ہے یعنے سخت قحط سالی۔

موزلۃ ماخوذ ہے ازل زا معجمہ سے جس کے معنی ہیں سختی اور تکلیف۔

علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ **نہل** محرکۃ اول مرتبہ پانی پلانا۔ **محضہا** حا مہملہ ضاد معجمہ یعنی اونکا خالص دودھ۔

مخضہا خا معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودھ جو بچا ہوا رہجاوے اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے لے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔

مذقہا میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل في اللبن المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم ولانعامهم المذكورة في كلامظهفة فدعى النبي صلى الله عليه وسلم بالبركة في البانهم باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضهم وسقيها فانما الالبان تكثر بنبات المرعى وهو انما يكون بالمطر فكانه قال اللهم اسق بلادهم واجعلها خصبة مخضبة ملبنة - الدثر - بمهملة المفتوحة ثم المثلثة ساكنة ويجوز فتحها ثم المهملة المال الكثير وقيل الخصب والنبات لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطي وجه الارض - ثمدا - بفتح المثلثة واسكان الميم وقد تفتح الماء القليل لا مادة له اي صيره كثيرا - ودائع الشرك - المراد به العهود والمواثيق التي كانت بينهم وبين من جاورهم من الكفار في المهادنة يقال تواذع الفريقان اذا اعطى كل واحد منهم للآخران لا يغزوه ويسمى ذلك العهد وديعا بلا هاء فيقال اعطيته وديعا اي عهدا قيل والظاهر ان المراد عهودهم الواقعة بعد الحروب بعدم المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء هدر كما في حديث الآخر كل دم في الجاهلية تحت قدمي هذا اي متروك هدرا وقيل المراد ما كانوا استودعوه من اموال الكفار الذين لم يدخلوا في دين الاسلام اراد احلالها لهم لا نها مال كافر قد قدر عليه من غير عهد ولا شرط فهو فيء فالم يوجف عليه بخيل وركاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دعا کی رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ میں اور مقصود اس دعا سے در اصل اون کی زمین کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودہ جب ہی زائد ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ پانی دے اونکے شہروں کو اور کر دے اونکو تر و تازہ اور دودہ والا۔ الدثر دال ہملہ مفتوحہ پھر ثا مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح ثا مثلثہ کا بھی پھر را مہملہ یعنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے کہ ہریالی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈھانک لیتی ہے سطح زمین کو ثمد بفتح ثا مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبھی میم مفتوح بھی ہو جاتا ہے۔ تھوڑا پانی جسکا مخرج نہ ہو یعنی کر دے اوسکو بہت۔ ودائع الشرک اس سے مراد وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر قبیلوں کے درمیان صلح کی بابتہ بولا جاتا ہے تواذع الفریقان جبکہ عہد کرے ہر ایک دو فریقوں میں سے اس بات کا کہ نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلا ہاء کہتے ہیں پس بولا جاتا ہے اعطیتہ ودیعا یعنی میں نے اوسکو عہد اور بعض نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہوئے ہیں بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر و معاف ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر دہ خون (قتل) جو جاہلیت میں ہوا میرے اس قدم کے نیچے ہے یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

علی ھذا جمع ودیعۃ بالھاء ولا یرد انہ صلے
اللہ علیہ وسلم لما ھاجر خلف علیا الرد
الودائع التی کانت عندہ لانہ کان قبل
حل لغنائم لہ اولانہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمن نسبتہ للخیانۃ وذھاب فھامتہ
وامثلہ فیطعنوا فی الاسلام ویعرضوا
من الایمان ۔ وضائع الملاک وضائع
جمع وضیعۃ بمعنی موضوعۃ وھی الوظیفۃ
التی تکون علی الملاک بکسر المیم وھو ما
یملک وھو ما یلزم الناس فی اموالھم
من الزکوۃ والصدقۃ ای انتم فیھا کسائر
المسلمین لا تجاوز عنکم ولا نزید علیکم
شیئا وقیل الملاک بضم المیم والمعنی ان
کان ملوک الجاھلیۃ یوظفونہ علی الرعایا
فلا یوخذ منکم وھو لکم ۔ فلام لکم علی
ظاھرھا علی التفسیرین الاخیرین للودائع
وضائع وعلی الاولین بمعنی علی کقولہ
ومن اسأ فعلیھا ۔ لا تلاط بضم المثناۃ
الفوقانیۃ ثم اللام ثم الطائین الاولی
مکسورۃ والثانیۃ مخروۃ علی النھی ای
لا تمنعھا قال ابن الاعرابی لط الغریم اذا
منعہ حقہ واصلہ من لطت الناقۃ
بذنبھا اذا سدت فرجھا بہ وقد ارادھا
الفحل ۔ لا تلحد ۔ بضم المثناۃ واللام
وھملتین لا تمل عن الحق مادمت حیا
فریضۃ ۔ بالفاء والضاد المعجمۃ ای
الھرمۃ المسنۃ بقطعھا سنھا او لانقطاعھا

میں (تا ہنوز) نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہو اور سپر بغیر کسی عہد شرط
کے پس وہ معاف ہو جبتک کہ نہ دوڑائے ہوں اور سپر گھوڑے
اور اونٹ (مزاولڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
ودیعۃ (بالہاء) اور نہیں اعتراض اور ہوتا اسپر اسباسے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑدیا تھا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہو اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ اس باتسے بچے کہ منسوب کیجاوے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آوے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانیسے وضائع الملاک وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو بمعنی میں ہے موضوعۃ کے اور وہ مکس ہے جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہو اور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہے لوگوں پر اونکے مال میں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیجاویگی تم سے اور زائد
لیا جاویگا تم سے کچھ اور بعض نے کہا ہے وہ ملک بضم میم ہے اور معنی
یہ ہیں کہ جو کچھ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر مکس مقرر
کر رکھا تھا وہ تم سے نہ لیا جاویگا پس ودائع اور وضائع کی آخری
دونو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہے اور اول دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہے جیسکہ قولہ سول اللہ ان اسأ فعلیھا
لا تلاط بضم تا رفوقانیہ پھر لام پھر دو طا مہملہ اول مکسور اور ثانی مخروہ
کیونکہ صیغہ نہی کا ہے یعنی مت روک تو اوسکو۔ کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو۔ اور اصل میں
یہ مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبھا سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کر رہا ہو
لا تلحد بضم تا رفوقانیہ اور لام اور حا اور دال دونو مہملہ یعنی پھر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے فریضہ فا وضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات هذا الصنف۔ **فارض**۔ بالفاء والضاد المعجمة المریضة وروی العارض بالمهملة وهی الناقة التی یصیبها کسر او مرض **فریش** بالفاء والشین المعجمة وهی من الابل الحدیثة العهد بالنتاج وهی من خیار المال۔ **ذو العنان**۔ ای الفرس المعد للرکوب۔ **الرکوب** هو الفرس الذلول ای المعلم۔ **الفلو**۔ بفتح الفاء وضم اللام وشد الواو الهر الصغیر۔ **ضبیس** بفتح المعجمة وکسر الموحدة وهو ولد الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار المال وشراره ولنا وسطه۔ **سرح** بمهملات وفتح الاول الماشیة التی تسرح بالغداة للمرعی والمراد ان مطلق الماشیة لا تمنع عن مرعاها۔ **لا یعضد طلحکم** ای لا یقطع والطلح فی الاصل هو شجر عظام والمراد ههنا الشجر الذی لا ثمر له والمعنی لا یقطع شجر کم طلحا او غیره لانه اذا نهی عن قطع الذی لا ثمر له فغیره اولی۔ **لا یحبس درکم**۔ ای لا تحبس ذوات اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیة والقصد الرفق بمن تؤخذ منهم الزکوة۔ **تضمر**۔ ای تخفوا۔ **الاماق**۔ الغدر او البغض۔ **رباق**۔ بکسر المهملة وهو الحبل شبه بالعهد واستعیر اکل الحبل بنقضه۔ **ربوه** بکسر الراء وفتحها وضمها هی الزیادة

ہی بوڑھی (یہ نام رکھا گیا) بوجہ اوس کی عمر منقطع ہو جانیکے یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوۃ میں اِس قسم کے جانور **فارض** فاء اور ہملہ ضاد معجمہ مریضہ۔ اور روایت ہے عارض بھی (بعین ہملہ) اور وہ اونٹنی جو بیمار ہو یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فاء اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو قریب ہی بیاہی ہوا اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے **ذو العنان** یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا جاوے۔ **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو۔ **الفلو** بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واؤ پر تشدید۔ چھوٹا بچیرا۔ **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسر باء موحدہ وہ گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ بہت عمدہ اور اِسی طرح بہت برا مال تمہارے لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے۔ **سرح** سین مفتوحہ۔ راء۔ حاء مہملہ۔ وہ جانور جو صبح کو بیڑ میں چھوڑے جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے جاوینگے چراگاہ سے **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں۔ یا بڑا پیڑ۔ اور مراد اِس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت لازمی ہوئی۔ **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودھ والے جانور چراگاہ سے اِس انتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانور اور مقصود زکوۃ ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوۃ لیجاتی ہے **تضمروا** یعنی چھپاؤ تم **الاماق** غدر اور بغض **رباق** بکسر راء مہملہ یعنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کہ اِسکے ساتھ عہد کے توڑنیکا **ربوہ** بکسر راء مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ۔ بھی ہوتا ہے

یعنی من تقاعد عن الزکوۃ فعلیہ الزیادۃ فیہا عقوبۃ لہ وھی کما روی فی صحیح البخاری واما العباس فھی علیہ ومثلھا معھا وکان العباس منعھا۔ **رماق** ۔ الرمق لقطیع من الغنم یعنی ھذا الرفق جار بکم والرفق تخفوا غنمکم عن المصدق ۔ **ویستنبط من قولہ ذوا العنان الرکوب** ۔ ان فی الخیل صدقۃ وتوخذ فی الصدقۃ نفس الخیل لکن ماذھب الیہ محدث ولا فقیہ من فقھاء نعم اختلفوا فی صدقۃ الخیل فقال الجمھور لیس فیھا بشئی من الصدقۃ وقال ابو حنیفۃ لایجب الصدقۃ فی ذکور الخیل منفردۃ ولا فی اناثھا منفردۃ فی روایۃ ۔ وفی کل فرس من المختلط بالذکور والاناث سائمۃ دینار او ربع عشر قیمتہ نصابًا۔

حاشیۃ علی کتاب بنی نھد بیان فصاحتہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی السیرۃ النبویۃ فانظر الی ھذا الدعاء والکتاب الذی انطبق علی لغتھم ای من حیث المماثلۃ فی غرابۃ الالفاظ مع انہ زاد علیھا فی الجزالۃ ای حسن النظم والتالیف وقد کان من خصائصہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ ان یکلم کل ذی لغۃ بلغتہ علی اختلاف لغات العرب وترکیب الفاظھا واسالیب کلمھا فلما کان کلامہ ما تقدم علی ھذا الحد وبلاغتھم علی ھذا النمط واکثر استعمالھم لھذہ الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اور عباس نے روک لیا تھا زکوۃ کو **رماق** رمق بہیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریوں کو عامل زکوۃ سے۔ **اور قول** رسول اللہ ذوالعنان سے مستنبط ہوئی یہ بات۔ گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیجاوے زکوۃ نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسطرح اگر سب وہ ہی مادہ ہوں۔ ایک روایت میں ہے اگر دونوں ملے ہوئے ہوں یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیوالے ہیں ہوں ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہونچ جائے۔

استعمالها معهم فاستعمالها معمن هي لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها
وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة
الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشي
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز
لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها
العربي وماذلك منه صلى الله عليه وسلم الا
بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الى
الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما
بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس
بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته صلى
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم وهو ثابت
في كتب السنة - انتهى - وقال القاضي
عياض في بيان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل الموضع الذي
لا يجهل سلامة طبع وبراعة منزع وايجاز
مقطع وفصاحة لفظ وسهولة قول وصحة
معان وقلة تكلف اوتي جوامع الكلم وخص
ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب
كل امة منها بلسانها ويجاورها بلغتها و
يباريها في منزع بلاغتها كان كثير من
الصحابة يسالونه في غير موطن عن شرح
كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علو ذلك وتحققه - وليس كلامه معه قريش والانصار ككلامه معد والشعار الحمالي وطرفة الهندي وقطن بن حارثة (كما قول اطلعت عليه في كتابنا هذا) والاشعث بن قيس و وائل بن حجر الكندي وغيرهم من اقيال حضرموت وملوك اليمن -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني حينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذكر في مصباح المظ قال ابن سعد في الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بني حينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد نزل علي آنيتكم راجعين الى قريتكم فاذا جاءكم كتابي هذا فانكم امنون لكم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلى الله عليه وسلم غافر لكم سيآتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة الله وذمة رسوله لا تظلم عليكم ولا عدى وان رسول الله جار كم مما منع منه نفسه وان رسول الله يزكو كل رقيق فيكم و الكراع والحلقة الا ما عفى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما صادت عرفكم وربع ما اغتزل نساءكم وانكم بريئون بعد من كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان على رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن مسيئكم اما بعد فالى المومنين والمسلمين فمن اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المظ میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ آتے ہیں تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاویں گے جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جاوے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں اوس سے جسکو وہ اپنی جان سے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپ میں صلح سے بیس) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چوتھا حصہ اپنی کھجور کی پیداوار کا اور چوتھا حصہ اوس شکار کا جو تمہاری چوٹی کی کمیتوں نے کیا جاتا ہو اور چوتھا حصہ عورتوں کے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول کرو گے اور اطاعت کرو گے تو رسول اللہ تعظیم کریں گے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہاری خطاکار کو بعد یہ کہ تمام مسلمانوں اور مومنین کے لئے اطلاع

من اظلم ممن بشر فهو شر له وان ليس عليكم الا مير الا من انفسكم او من اهل رسول الله صلے الله عليه وسلم۔

اور حکم ہے اگر جو شخص بتا کر یگا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہوا وسکے لیے اور جو برتا کر یگا اونسے برائی خرابی ہو اوسکیلئے اور پتہ امیر تم ہی میں سے ہی ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة۔ موضع قريب من ايلة۔ **اتيكم** اى ارسلكم۔ **بزكم**۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة يعنى بزكو الذى تصالحون عليها فى صلحكم قال الجوهرى بزه يبزه بزا سلبه وفى المثل من عز بزاى من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ اى استلبته والبز من الثياب امتعة النساء والبز السلاح ايضا۔ **الحلقة**۔ ماجمعت الدادمن سلاح اومال۔ **عروك** خشب يلقى فى البحر يركبون عليها فيلقون شباكهم يصيدون السمك قال الجوهرى والعراك الصيادون **سخرة** التكليف والحمل على الفعل بغير اجرة كذا فى مجمع البحار۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے **آتیکم** یعنی تمہارے قاصد **بزکم** بار موحدہ اور زا معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ مَنْ عَزَّ بَزَّ یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابزنت الشئ یعنے چھین لیا میں، اور کپڑوں سے بزعورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتیار کے بھی ہیں **الحلقہ** وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتیار اور مال۔ **عروک** وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈال کر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔

سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اُجرت کے (بیگار) اسیطرح لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لبنى بارق اذ اوفدوا عليه

کتاب النبی لبنی بارق

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

قال صاحب سيرة الشامية قال ابن سعد قدم وفد بارق على رسول الله صلے الله عليه وسلم فدعاهم الى الاسلام فاسلموا وبايعوا فكتب لهم رسول الله صلے الله عليه وسلم كتابا نسخته

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا کتاب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعی بلادهم فی مربع ولا مصیف الا بمسئلة من بارق ومن مرّ بهم من المسلمین فی عرك او جدب فله ضیافة ثلثة ایام واذا اینعت ثمارهم فلابن السبیل اللقیط یشبع بطنه من غیر ان یقتثم شهد ابو عبیدة الجراح وحذیفة بن الیمان وکتب ابی بن کعب۔

علیہ وسلم کا (نبی) بارق کے نام (بایں مضمون) کہ نہ کاٹی جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر یعنی وہاں کی چراگاہیں، نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سال ہو ضیافت واجب ہے اوسکی مہمانی تین روز۔ اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن جمع نہ کرے۔ گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد - الجدّ القطع وجاء فی حدیث ابی سفیان جد ثدی یا امك - **مربع** - المربع والمتبرع والمرتبع موضع یتنزل فیه ایام الربیع - **مصیف** - موضع یتنزل فیه ایام الصیف **عرك او جدب** عرك هو سنة المطر ضد الجدب **اینعت** - من ینع الثمر کمنع وضرب ینعا بالفتح ویُنعا ویُنوعا بضمهما اذا نضج وحان وقت قطافه - **یقتثم** یقال فلانٌ اقتثم المال - ای جمعه

لا تجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مرتبع مترتبع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف** وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک او جدب** عرک بارش کا سال (سمت) جدب اوسکی ضد یعنی قحط۔ **اینعت** ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح وضرب ینعا بفتح تحتانیہ ویُنعا ویُنوعا۔ دونوں میں یا تحتانیہ کا ضمہ۔ بولا جاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے کا وقت آجائے **یقتثم** بولا جاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا اوس نے مال کو۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قوله فله ضیافة - یدل علی ان الضیف له حق علی کل بلد او قریة او حارة علی

قولہ فلہ ضیافۃ - دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کے لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

کل حال سواء کان الایام ایام خصب او جدب ان یضاف ثلثة ایام وھذا الحکم لا یختص بمسلم وقد جاء فی الحدیث الصحیح الضیافة ثلثة ایام فما بعد ذلک فھو صدقة ولا یحل لہ ان یثوی (یقیم) عندہ حتی یحرجہ اخرجہ الشیخان۔

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ ٹھہرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔

قولہ فلا بن السبیل اللقیط۔ یدل علی ان من مر بالبساتین او اشجار مثمرة فلہ ان یاخذ ما سقط من الثمار و یاکل ولو بشبع بطنہ ولا یجوز لہ ان یقتطف من الشجر ولا ان یجمع لوقت الخ

قول فلابن السبیل اللقیط۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو جائز ہے کہ کھالے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگر خوب پیٹ بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

ھذا ما کتب صلی اللہ علیہ وسلم لبنی ضمرة وسیدھم محمد بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اون کے سردار محمدی بن عمرو تھا

قال فی سیرة المحمدیة نقلا عن سیرة ابن اسحٰق فی ذکر غزوة ودان فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاثنی عشرة لیلة مضت من صفر فی سنة الثانیة فی سبعین رجلا لیس فیھم انصاری یرید قریشا وبنی ضمرة فالتقوا ولہ موادعة سید بنی ضمرة وھو مجدی بن عمرو واستقرت المصالحة علی ان لا یغزوا ولا یعینوا علیہ وکتب رسول اللہ بینہ وبینھم کتابا نسختہ۔

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوہ ودان کے ذکر میں سیرۃ ابن اسحٰق سے نقل کر کے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تاریخ صفر ۲ھ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں تھا۔ قریش اور بنی ضمرہ کی (لڑائی) کے ارادہ سے پس صلح ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھہری صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک تحریر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

یشکل انہ وادع بنی فلان ای صالحھم وساھم علی ترک الحرب وحقیقتہ المشارکة ای ترک کل واحد منھما ما ھو فیہ ومنہ الحدیث کان کعب القرضی موادعا لہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کذا فی مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کر لی اونہوں نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے لیے ہے یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اسکو جس میں وہ تھا اور اسی سے ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرضی موادع رسول اللہ صلعم سے اسطرح ہی مجمع البحار میں

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة بانهم آمنون على اموالهم وانفسهم وان لهم النصرة على من راماهم الا ان يحاربوا في دين الله ما بل بحر صوفة وان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دعاهم لنصرته اجابوه عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسوله متعلق لكتاب بني ضمرة واخرجه ابن سعد في الطبقات في غزوة الابواء وهذا هو غزوة ودان فقال وفي هذه الغزوة وادع مخشي بن عمرو الضمري وكان سيد في زمانه۔

على ان لا يغزو بني ضمرة ولا يغزونه ولا يكثروا عليه جمعا ولا يعينوا عدوا وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا بنی ضمرہ کے نام دربارہ مضمون اس کہ بیخوف رہیں وہ اپنے مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو دین کی بابتہ جب تک کہ تر کرے دریا کپڑے کو دما دم تا قیامت اور رسول اللہ صلعم جب بلاویں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوسکے رسول کا ہے۔

متعلق بہ نامہ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں غزوۃ الابوار میں اور یہی غزوہ ودان ہے پس کہا کہ اس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔

اس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپسمیں اسکی بابتہ تحریر۔

کتاب تبع الذي كتبه تبع اليه صلى الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپکی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال في المواهب لما هاجر رسول الله الى المدينة ادخله صلى الله عليه وسلم ابو ايوب في بيته وذكر ابن اسحق في المبتدا وصاحب قصص الانبيا ان هذا البيت لابي ايوب بناه له عليه الصلوة والسلام تبع الاول بن حسان الحميري۔ روى ابن عساكر انه قدم مكة وكسا الكعبة وخرج الى يثرب وكان في مائة الف وثلثين الفا من الفرسان ومائة الف وثلثة عشر الف من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ صلعم نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا نے کہ یہ بیت ابو ایوب کا ہے اگر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ہے ابن عساکر نے کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چار سو علما اور

لما نزلها أخبران اربعمائة رجل من اتباع من العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا يخرج منها فسألهم عن الحكمة فى مقامهم فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل الذى يخرج يقال له محمد وهذه دار هجرته واقامته فلا يخرج منها فامر ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه واعطاهم اعطاء جزيلا واقامهم بالاقامة الى وقت خروجه وكتب لرسول صلے اللہ علیہ وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسئاله ان يدفعه الى رسول الله صلے اللہ علیہ وسلم وخرج تبع من يثرب فمات بالهند - وعن موته الى مولده صلے اللہ علیہ وسلم الف سنة سواء - فى المبتدا والقصص فقد اول الدار التى بناها تبع للنبى صلے اللہ علیہ وسلم ليزلها اذا قدم المدينة الى ان لابى ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذى دفع تبع اليه الكتاب ولما عاد رسول الله الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب تبع مع ابى ليلے فلما رآه رسول الله قال انت ابو ليلے ومعك كتاب تبع الاول فجعل ابو ليلے متفكرا ولم يعرف رسول الله صلے اللہ علیہ وسلم فقال من انت فانى لما ارى فى وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکمانے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے اور اس بات پر قسما قسمی ہو گئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں جاوینگے تبع نے اونسے وہاں رہجانیکی حکمت پوچھی جو امید یا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہو جو آئندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے ہجرت کرنے اور رہنے کی ہے پس ہم یہاں سے نہیں جاوینگے یہ سنکر حکم یا تبع نے چار سو مکان بنانیکا ہر شخص کے لیے ایک گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خریدی اور آزاد کیا اوسکو پھر اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکم کیا۔ اور رسول اللہ کے نام ایک خط لکھا، وراون سب علما میں معتبر آدمی تھا اوسکو وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا تبع یہ سے پہلے ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔ مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے بنایا تھا کہ جب رسول اللہ صلعم تشریف آویں تو اوسمیں رہیں نوبت بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابو ایوب کی ملک میں آیا اور ابو ایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام شروع کی تو یہ اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں ابو لیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابو لیلی کو تو فرمایا کہ تو ابو لیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابو لیلی حیران ہو گئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ تو کون ہے اسلیے مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار نہیں معلوم ہوتے۔ ابو لیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو پڑھا تو فرمایا کہ مرحبا بتبع الاخ الصالح (کلمہ ہے اظہار فرحت کا) یہی تین مرتبہ فرمایا

وقد جاء فی الحدیث انه صلی الله علیه وسلم
قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبرانی
واخرجه الامام احمد فی المسند عن سهل
ابن سعد رضی الله عنه وقیل اهل المدینة
الذین نصروه علیه الصلوة والسلام هم
ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفی روایة
انهم الاوس والخزرج کذا حکاه فی تحقیق
النصرة فی تاریخ دار الهجرة لقاضی شیخ زین
الدین بن الحسین المراغی من فضلاء
طلبة جمال الاسنوی وذکره ابن دحیة
فی التنویر والبغوی فی معالم التنزیل عن
عکرمة عن ابن عباس وذکره الحلبی و
اخرجه ابن عساکر وابن سعد عن ابی بن
کعب وایضا ابن عساکر عن عباد بن زیاد
فی کل من هذه الروات - ان تبعا اراد
خراب یثرب فاخبروه ان هذه البلدة
دار هجرة نبی یخرج فی اخر الزمان - فذکروا
القصة وفیه ذکر الکتاب قال بعضهم کان
مضمون الکتاب هکذا - اما بعد فیا
محمد انی امنت بك وبربك ورب کل شئ
وبکتابك الذی ینزل الله علیك وانا
علی دینك وسنتك وامنت بك و
بربك وبکل ما جاء من ربك شرائع الاسلام
والایمان فانی قلت ذلك فان اسامت
فیها ونعمت وان لم ادرکك فاشفع لی یوم
القیمة ولا تنسنی فانی من امتك الاولین
وتابعك قبل مجیئك وقبل ان یرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تمہارا روایت کیا اسکو
طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے
انصار) وہ اونہیں چار سو علما کی اولاد میں سے تھے۔ اور ایک
روایت میں یہ ہے کہ وہ (یعنی اولاد علماء) اوس وخزرج ہیں اسیطرح
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ تحریر قاضی
شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن دحیہ
نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے وہ
کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے اور ذکر کیا ہے
اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے
ابی بن کعبؓ سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن
زیاد سے بھی۔ ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا
دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ پھر ذکر کیا وہی قصہ
اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا۔ کہا بعض علماء نے کہ مضمون
اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا
تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس
کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا۔ اور میں تیرے دین اور تیرے
طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر
اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور
ایمان کے تحقیق میں نے کہا ہے یہ پس اگر میں اسلام کو پالیا
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت
کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے
کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله صلے الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين ورسول رب العالمين من التبع الاول - امانة الله في يد من وقع الى ان يدفعه الى صاحبه - وفي رواية الحلبي وابن عساكر عن عباد بن زياد ان تبعا قال فيه شعرا حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا بارض الحرام - ولو مد دهري الى دهره لكنت وزيرا له وابن عم وفي رواية شهدت على احمد انه رسول من الله باري النسم - ولو مد دهري الخ **يدل هذا الكتاب** على الايمان قبل البعثة ويدل عليه قوله عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه الاية - قال في الخازن قال الطبري معناه اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله ميثاق النبيين - واصل الميثاق في اللغة عقد يوكد بيمين ومعنى ميثاق النبيين ما وثقوا به على انفسهم من طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه وذكروا في معنى اخذ الميثاق وجهين احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثاني انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے جاؤ کو اللہ نے تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر پیدا اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول و آخر ہمیشہ حکم واسطے اللہ کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے۔ اور لکھا تھا عنوان دستہ خط کا یہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی جانب سے۔ امانت ہے اللہ کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم ہے کہ اوسکو پہونچا دے مکتوب الیہ کو۔ اور حلبی اور ابن عساکر کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے۔ بیان کیا گیا ہے مجھے کہ احمد کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے زمانے طول کینچا اونکے زمانہ تک (یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا) تو ہونگا میں اونکا وزیر پشت دار۔ اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اللہ کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا ہے روح کا **معلوم** ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا واذ اخذ اللہ یعنی یاد کرو جبکہ اللہ نے عہد نبیوں کے لیے کہ البتہ جو کچھ تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤ گے اوسپر اور مدد کروگے اوسکی۔ کہا تفسیر خازن میں کہ یہ کیا ہے طبری نے کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ لیا اللہ نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں۔ اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اللہ کی اطاعت کا اوس چیز میں جسکا اللہ حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

فی المعنی فذهب قوم الی ان الله تعالی اخذ
المیثاق من النبیین خاصة قبل ان یبلغوا
کتاب الله ورسالاته الی عباده ان یصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد علی کل نبی ان
یؤمن بمن یاتی بعده من الانبیاء وینصره
ان ادرکه وان لم یدرکه فیامر قومه بنصرته
ان ادرکوه فاخذ المیثاق من موسی علیه
السلام ان یؤمن بعیسی علیه السلام و
من عیسی علیه السلام ان یؤمن بمحمد صلی
الله علیه وسلم وهذا قول سعید بن جبیر
والحسن وطاؤس وقیل انما اخذ المیثاق
من النبیین فی امر محمد صلی الله علیه وسلم
خاصة وهو قول علی وابن عباس وقتادة
والسدی فعلی هذا القول اختلفوا فقیل
انما اخذ الله المیثاق علی اهل الکتاب الذین
ارسل الیهم النبیین ویدل علیه قوله تعالی
فقد جاءکم رسولنا کان محمد مبعوثا الی اهل
الکتاب دون النبیین وانما اطلق هذا
اللفظ علیهم لانهم کانوا یقولون نحن اولی
بالنبوة من محمد لانا اهل الکتاب والنبیون
منا وقیل اخذ الله المیثاق علی النبیین
وامهم جمیعا فی امر محمد صلی الله علیه
وسلم فاکتفی بذکر الانبیاء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال علی بن ابی طالب
ما بعث الله نبیا آدم فمن بعده الا
اخذ علیه العهد فی امر محمد صلی الله علیه وسلم

یہ کہ لیا گیا تھا انبیا سے دوسرے یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اوکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہو معنی میں پس بعض نے کہا
کہ لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچا دیں
کتاب اللہ کی اور اوسکے پیغام اوسکے بندوں کو اس بابت کہ تصدیق
کریگا بعض انمیں سے بعض کی پھیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کریگا اوسکی اگر پائے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اور اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہو کہ لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علی اور ابن عباس اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیوں کو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا تم جا کر کہو اور جزیں نیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیوں کیطرف اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اوپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے سزاوار ہیں محمد کے اولی ہیں اسلیے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہونا ہے تابع کا اور یہی قول ہے ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیا اوون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد على قومه ليومنن به وان بعث وهم احياء ينصرنه وقيل ان المراد من الاية ان الانبيآء كانوا ياخذون العهد والميثاق على امتهم بانه اذا بعث محمد صلے الله عليه وسلم ان يومنوا به وينصرونه وهذا قول كثير من المفسرين۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی اپنی امتوں سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لتميم بن اوس الداري وفد فوده وفيها عدة فرامين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی فود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذكر صاحب اصلاح المضى قصة وفود الداريين فقال قال ابن سعد قدم وفد الداريين على رسول الله صلى الله عليه وسلم منصرفه من تبوك وهم عشرة نفر منهم تميم ونعيم ابنا اوس بن خارجة والطيب بن ذروكا ابن حبيب وعزيز بن مالك فاسلموا وسمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيب عبد الله وسمى عزيزا عبد الرحمن واهدى هانى بن حبيب لرسول الله صلى الله عليه وسلم خمرا واقراسا وقباء خوصا بالذهب فقبل الاقراس والقباء واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال تنزع الذهب فتحليه نساءك ثم تبيع الديباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس من رجل يهودى بثمانية الاف درهم فقال تميم قريتان من الروم يقال لاحدهما حبرى وللاخرى بيت عينون فان فتح الله عليك الشام فهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصۂ وفد داریین کا پس کہا کہا ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے لیجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذرا اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زرد وز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباسؓ کو اونہوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کرکے اپنی عورتوں کا زیور بنالے اور دیباج فروخت کرکے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباسؓ نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم سے ایک کا نام حبرے ہے اور دوسرے کا بیرۃ عینوں پس اگر فتح کردے اللہ آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجیو وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلے اللہ علیہ وسلم فھما لک وکتب بذلک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاہ ذلک وکتب رضی اللہ عنہ لہ بہ کتابا ننذکرہ انشاء اللہ واقام وفد الداریین حتی توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واوصی لہم بجادۃ وسق۔ وذکر صاحب المصباح کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحوالۃ ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح مختصر السیرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا۔

ان لھم حبرٰی وعینون بالشام سھلھا وجبلھا وماءھا وحرثھا وقریتھا وانیاطھا ولعقبہ من بعدہ لا یحاقہ فیھا احد ولا یلجہ علیہ بظلم ومن ظلمھم فاخذ منھم شیئا فان علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ وذکر قصۃ وفادتھم شیخ الدحلانی فی سیرتہ فقال وفد علیہ صلے اللہ علیہ وسلم الداریون ابو تمیم الداری واخوہ نعیم الداری واربعۃ اخرون وکانوا علے دین النصرانیۃ فاسلموا وحسن اسلامھم وکان وفدھم علیہ مرتین مرۃ بمکۃ قبل الھجرۃ ومرۃ بعدھا وفی المرۃ الاولی سألوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یعطیھم ارضا من ارض الشام فقال لھم سلوا حیث شئتم قال ابو ھند

اور یکھی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاء اللہ اور رہے وفد داریں یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے بمقدار درخت خرما کے یعنی جسمیں سو وسق کی پیداوار ہوجائے اور ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں۔

تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے (بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور ظلم کرینگا اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ دحلان نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں ابوتمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور چار اور۔ وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا ہوگیا اونکا اسلام اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دجاگیر ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو بیان کیا ابوہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الحادّ بمعنی المجدوذی نخلۃ یجد منہ ما یبلغ مائۃ وسق۔ کذا فی مجمع البحار۔

ے جادمنی میں مجدود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس سے کاٹ لیے جاویں سو وسق۔ اسبطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وھو من اصحاب تمیم فقضنا من عندہ نتشاور فی الامر اضی ناخذ فقال تمیم نسأله بیت المقدس قال ابو ھند ھذا محل ملك الجحم ومحل ملك العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال فقیم نسأله بیت حیرون وکورتھا فقضنا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلك له فاعطانا بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا نسختہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا کتاب ذکر فیه ما وھب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الداریین - اعطاھم اللہ الارض فوھب لھم بیت عینون وحبرون ومرطوم وبیت ابراھیم الی الاید شھد علیہ عباس بن عبد المطلب وخزیمة بن قیس وشرحبیل بن حسنة کتب قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی تسمعوا انی قد ھاجرت قال ابو ھند فانصرفنا فلما ھاجر صلے اللہ علیہ وسلم الی المدینة قدمنا علیه وسألناہ ان یجدد له کتابا آخر فکتب لنا کتابا آخر نسختہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا ما اعطی نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمیما الداری واصحابه انی اعطیتکم بیت حیرون وعینون والمرطوم وبیت ابراھیم برمتھم وجمیع وافیھم نطیة ثبت ووھبت وسلمت ذلك لھم ولاعقابھم من بعد ھو ابدا لا ابد فمن اذاھم فیه اذاہ اللہ وشھد ابو بکر ابن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن

تہا کہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابت کہ کونسی زمین مانگیں پس کہا تمیم نے مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب وعجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ تمکو نہ سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت حیرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپسے یہ مشورہ پس منگوایا آپنے ایک ٹکڑا ادھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان جس کا نسخہ یہ ہے کہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو بیت عینون اور بیت حیرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم برمتہ کے لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان اور کہا کہ لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ میں نے ہجرت کی کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت ہوئے اور سوال کیا آپسے کہ ہمکو نیا فرمان لکھدیجئے پس لکھی ہمارے واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا میں نے تمکو بیت حیرون اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کے سب اور جو کچھ کہ اوسمیں ہے دیا قطعی اور بخشا میں نے اور دیدیا میں نے یہ اونکو اور اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت دے اونکو اس بارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

ف کتاب تمیم بن اوس الداری

ف محمد بدر کتاب تمیم بن اوس

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویۃ بن ابی سفیان وکتب۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے (رضی اللہ عنہم) اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے۔

وآورده فی المواهب فقال قال صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برهان الدین ابراهیم الفرازی وروی ابو نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی هند الداری فذکر مثل هذا وقال فلما قبض رسول الله صلے الله علیه وسلم استخلف ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا نسخته۔

اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہا صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفرازی نے کہ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے سعید بن زیاد کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہند داری سے پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر خلیفہ ہوئے اور اونہوں نے شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحیم - من ابی بکر الصدیق الی ابی عبیدة الجراح سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا الٰه الا هو اما بعد فامنع من کان یومن بالله والیوم الاخر من الغشا فی قری الدارین وان کان اهلها قد جلوا عنها واراد الدارون ان یزرعوها فینزرعوها بلا خراج واذا رجع الیها اهلها فهی لهم وهو منها حق والسلام علیك قال ونقل هذا من کتاب اسعاف الاخصا بتفضیل المسجد الاقصا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابو بکر صدیق کی جانب سے ابو عبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کرو اوسکو جو ایمان لایا ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں سے گاؤں میں فساد کرنے سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داریں وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب اسعاف الاخصا بتفضیل مسجد الاقصا سے۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله فقبل الافراس والقباء ای ورادا الخمر وهذا یدل علی عدم قبول هدیة الخمر فانه لا ینتفع به عند المسلمین بوجه من الوجوه اصلا۔ قوله فتبیعها

قولہ قبل الافراس والقباء یعنی واپس کر دیا خمر کو اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کر سکتا۔ قولہ فتبیعها یعنی فروخت کر دے دیباج کو اور یہ دلیل ہے

ای الدیباج وھذا یدل علی جواز بیعہ
وایحرم لبسہ ویویدہ ما روی عن جابر
ابن عبد اللہ قال لبس النبی صلے اللہ علیہ
وسلم قبا لہ من دیباج اھدی الیہ ثم
اوشک ان نزعہ وارسل بہ الی عمر بن
الخطاب فقیل قد اوشکت فنزعتہ یا
رسول اللہ قال فانی عنہ جبرئیل علیہ
السلام فجاء عمر یبکی فقال یا رسول اللہ
کرھت امرا واعطیتنیہ فمالی فقال ما
اعطیتک لتلبسہ انما اعطیتک لتبیعہ
فباعہ بالفی درھم رواہ مسلم واحمد
وجنس ھذہ الاحادیث تدل علی تحریم
لبس انواع الحریر وقد نقل القاضی عیاض
عن قوم اباحتہ وقال ابو داؤد انہ لبس
الحریر عشرون نفسا من الصحابۃ او
اکثر منھم انس رض وبراء بن عازب رض ولکن
وقع الاجماع علی ان التحریم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبیر تعمیم التحریم
لعموم قولہ صلے اللہ علیہ وسلم لا
تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا
لم یلبسہ فی الاخرۃ واستدل من
اباحہ بما روی عن سعد قال رایت
رجلا ببخاری علی بغلۃ بیضاء علیہ
عمامۃ خز سوداء فقال کسانیھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد
والخز ضرب من ثیاب ابریسم وکذا ما
رواہ عقبۃ بن عامر قال اھدی لرسول اللہ

اِس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہوا سکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے فرمایا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کیا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے میں نے اسلیئے تجھکو نہیں دیا ہی کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اِس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابو داؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونو کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں، اور استدلال لایا وہ شخص جسنے
اباحت کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو رشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فرد وجر حریر فلبسہ ثم صلی فیہ وانصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم قال لینبغی ھذا للمتقین متفق علیہ۔ **قولہ شھد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی**۔ ترتیب ھذہ الشھادۃ یدل علی ترتیب الخلافۃ الذی وقع بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم وصارت معجزۃ لہ فیما الھمہ اللہ علی قلوب امتہ فی جمعھم واتفاقھم علی ترتیب الخلافۃ۔

کو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو کر وہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلئے متفق ہے **قولہ** شہد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی۔ اِس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہوگیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں طور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لجریر بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جریر بن عذری کو

قال الحافظ روی ابن مندۃ من طریق ابی ثمامۃ بن الھریس بن الربعی عن ابیہ عن ابیہ ربعی عن ابیہ اقیصر ان جریر بن عمرو العذری حدثہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکتب علیہ الصلوۃ والسلام لہ کتابا ان لیس علیکم حشر ولا عشر۔ وذکرہ ابن الاثیر وقال اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم بالراء المھملۃ وابو عمر فی ترجمۃ جزء بالمعجمۃ وقال الحافظ ورایت فی نسخۃ صحیحۃ من الاستیعاب جزء بالمعجمۃ بن علی وزن خفاء۔ **قولہ لیس علیکم حشر**۔ قولہ فروج حریر باضافۃ من باب خاتم فضۃ وروی ترکھا وھو بفتح فاو نشدید یدا راء مھملۃ مضمومۃ فواخرہ جیم وحکی بوزن خروج جاء فی حدیث انہ صلعم صلی وعلیہ فروج حریر۔ ھو قباء کذا فی مجمع البحار۔ ۱۲

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جریر بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اوسنے کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا۔

اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے راء مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابو عمر نے جزء راء معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء۔ جیم اور زاء معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر۔ **قولہ لیس علیکم حشر** یعنی نہ بھیجے

قولہ فروج حریر ایسی ہی اضافت ہے جیسی کہ خاتم فضہ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید راء مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑھی اور آپ پر حریر کا فروج تھا یہی طرح ہے مجمع البحار میں۔

سنہ کتاب لجریر بن عمرو العذری

ای لاتندبون الی الغزو ولا تضرب علیکم البعوث وقیل لایحشرون الی عامل الزکوۃ بل یوخذ صدقاتہم فی اماکنہم والحشر ایضا الجلاء من الاوطان کذا فی مجمع البحار و قولہ ولا عشرٌ - ای لا یو خذ عشر اموالکم وقیل اراد صدقۃ النوافل۔

جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤ گے عامل زکوۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا عشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوۃ واجبہ ہے

ہذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردّام العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردّام عذری کو

وذکر ابن الاثیر والحافظ قال روی ابن مندۃ من طریق عتیق بن یعقوب عن عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمر و ابن حزم عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حرم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردّام - ہذا ما اعطی رسول اللہ لجمیل بن ردام العذری - اعطاہ الرضاء لا یحاقہ فیہا احد وکتب علی بن ابی طالب۔

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمر و بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو دیا اپنے اوسکو مدار (موضع) نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

ہذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذکر صاحب مصباح المضیٔ بحوالۃ ابن سعد فقال قال ابن سعد وکتب صلے اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی وقومہ ما اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واعطوا من المغانم خمس اللہ وسہم النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضیٔ نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

المشاركين فان لهم ذمة الله وذمة محمد بن عبد الله -

اون کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔

وما وجدت هذا الكتاب فيما سوى المصباح لكن لما راجعت الى الاصابة واسد الغابة تفحصا له صادفت فى ترجمة جنادة غير منسوب كتابا باسمه فاظن انها والذى ذكرناها واحدة لما فيه من التشابه فى مضمون الكتاب والله اعلم وهو هذا -

اور نہیں پایا میں نے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لیکن جب رجوع کیا میں نے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا میں نے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہوں میں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجنادة غير منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثير روى ابن منده باسناد المتقدم فى ترجمة جميل بن روام عن عمرو بن حزم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب لجنادة -

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن روام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرتے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وايتاء الزكوة - من اطاع الله ورسوله واعطى الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشركين فان له ذمة الله وذمة محمد صلى الله عليه وسلم -

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی بابت۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس اللہ کا اور جدا رہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

كتابه صلى الله عليه وسلم بالجنى المعروف بحرزابى دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حرزابی وجانہ کے نام سے

ذكر فى خصائص الكبرى تخريج البيهقى عن ابى دجانة قال شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا میں نے کہ یا رسول اللہ جگہ میں

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرا کصریر الرحیٰ ودویا کدوی النحل ولمعا
کلمع البرق - فرفعت راسی فزعا مرعوبا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاهویت الیه ومسست جلده فاذا
جلده کجلد القنفذ فرمی فی وجهی مثل شرر
النار فظننت انه قد احرقنی فقال رسول
الله صلے الله علیه وسلم عاد ارسوءً
یا اباد جانة فقال انثونی بدوات وقرطاس
فاتی بهما فناوله علے بن ابی طالب و
قال اکتب -

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارق
یطرق بخیر یا رحمن - اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعة فان تک عاشقا مولعا او
فاجرا مقتحما او راغبا حقا مبطلا فهذا
کتاب الله ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما کنتم تمکرون - اترکوا صاحب
کتابی هذا وانطلقوا الی عبدة الاصنام
والی من یزعم ان مع الله الها اخر لا الٰه
الا هو کل شئ هالك الا وجهه له الحکم
والیه ترجعون - تقلبون - حم لا ینصرون
حمعسق - تفرق اعداء الله وبلغت حجة
الله ولا حول ولا قوة الا بالله فسیکفیکهم
الله وهو السمیع العلیم -

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سُنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بنبناہٹ مثل بنبناہٹ مہال کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا میں نے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا میں نے اوسکا
اور میں نے اوسکی جلد کو چھُوا تو اُسکی جلد مثل چمڑا چوہی کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگارو کے شعلے تو
گمان کیا میں نے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی وہی جن) برای یا ابو دجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آتا یا پھر غیر الا مگر وہ جو رات کو آوے خیر و بہتری کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں سعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر دخیل یا تیج کرنیوالا حق
باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہم پر اور تم پر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے
حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم الٹ جاؤ نہ مدد کیے جاؤ گے وہ جمعیت متفرق ہو جائیں
اعداء اللہ کے اور پہونچگئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاوے تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلته تحت راسی وبتُّ فما انتبهت الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا نجانة احرقنا واللات والعزی - فجئت صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب فلا عهود لنا فی دارك ولا فی جوارك فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله صلی الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت من الجن فقال یا ابا نجانة ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم العذاب الی یوم القیمة -

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ تم ہے لات وعزیٰ کی ابو دجانہ جلا دیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھا لیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی میں نے۔ اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑھی اور خبر دی آپکو اوسکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اٹھا لے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بھیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پاوینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر و عبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو ابن العاصی - قال الزرقانی ولفظه کما رواه ابن سعد مع القصة کلها من طریق عمرو بن شعیب عن مولی لعمرو بن العاصی عنه -

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونو بادشاہوں (مراد دونو بھائی) اسکے نام اور بھیجا اوسکو عمرو بن العاصی کے ہمراہ۔ کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد بن عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنی الجلندری - سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما - فان رسول الله الی الناس کافة - لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہو جائے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملککما زائل عنکما وخیلی تحل بساحتکما
وتظهر نبوتی علی ملککما وکتب ابی بن کعب
فذکر قصة مکالمة العبد لعمرو بن العاص
ومقاته باخیه جیفر واسلامهما مفصلاً
اقول وکن اذکره صاحب مصباح المضی
بحوالة صاحب هدی المحمدی وقال فیه
کان بعث عمرو بن العاصی فی ذی القعدة
سنة ثمان من الهجرة وذکر بعده کتابا
آخر الی ملوک عمان لم اجده فیما سواه ولم
یسم فیه احدا بل قال روی ابو عبید
فی کتاب الاموال - قال وکتب رسول
الله صلی الله علیه وسلم الی ملوک عمان
فالتوفیق ان الکتاب الذی اوردناه
کان خاصة بهما وفی هذا اشراک غیرهما
معهما من ملوک عمان ونسخته هکذا

اور اگر تنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تم سے جاتا رہیگا
اور میرا لشکر تمہارے میدانوں میں جاویگا اور میری نبوت تمہاری
سلطنت پر ظاہر ہوگی۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا
قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور انکی ملاقات اوس
کے بھائی جیفر سے اور انکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا
ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب
ہدی المحمدی کے حوالہ سے اور کہا اوسنے کہ بھیجا تھا رسول اللہ نے
عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ ۸ شہ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے
بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو میں نے سوا اوسکے اور کسی کتاب
میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت
کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک
عمان کیطرف ایک فرمان پس توفیق دفع تعارض کی یہ ہے کہ
وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تھا اون دونو کے نام اور
اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی۔
نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی ملوک عمان (جیفر و عبد وغیرهما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر و عبد اور اون کے سوا

من محمد رسول الله لعباد الله الاسدیین
ملوک عمان واسد عمان من کان منهم
بالبحرین انهم ان امنوا واقاموا الصلوة
وآتوا الزکوة واطاعوا الله ورسوله وآتوا
حق النبی صلی الله علیه وسلم ونسکوا
نسک المسلمین فانهم آمنون وان لهم
ما اسلموا علیه غیر ان مال بیت النار
ثنیا لله ولرسوله وان عشور التمر صدقة
ونصف عشور الحب وان للمسلمین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے
بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں ملوک عمان اور اسد عمان جو ہوں
اونمیں سے بحرین میں (یہ اس مضمون کے کہ) اگر وہ ایمان لائیں اور نماز
پڑھیں۔ اور زکوٰۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول
کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کیسی تو وہ امن
میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہے جو پر وہ اسلام لائے (یعنی وہ
چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تھیں جبکہ وہ اسلام لائے سوا
اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنیٰ کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلئے اور
عشر تمر کے صدقہ میں اور اسیطرح نصف عشر اناج کے اور

نصرهم ونصحهم وان لهم ما للمسلمين من مثل ذلك وان لهم ارجاءهم يطعمون بها ما شاؤا قوله ان مال بيت النار افاد ان الاوقاف في غير ملتنا الاسلام اوقاف في الاسلام ايضا اذا ظهروا عليهم فهو حق بيت المال ولذلك اظهرهذا الحكم وجعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد۔

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد انکی اور خیر خواہی انکی اور انکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے انکے بھلائیاں ہیں جب تک وہ انپر رہیں انکی ہیں پیداوار انکی جسقدر چاہیں دینی کرنی حاصل خراج اسکا انکے نہ لیا جاویگا قولہ ان مال بیت النار اس قول نے یہ فائدہ دیا کہ دوسرے مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اوپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنے کر دیا اور اسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن ابى شمر الغسانى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابى شمر الغسانى وكان اميرا بدمشق من جملة قيصر بغوطتها (الغوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهرى) نسخة الكتاب هكذا بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى حارث بن ابى شمر سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله وصدق فانى ادعوك الى ان تؤمن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك۔ ذكره فى المواهب مع القصة عن الواقدى وابن عائذ وله ذكر فى مصباح المضيء فقال قال ابن الجوزى رواه الواقدى من اشياخه۔ فذكره مفصلا۔

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطہ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے۔ میں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک۔

ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے۔ اور ذکر کیا اسکو مصباح المضیء نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے۔ پس ذکر کیا اس فرمان کو۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافير وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافیر و ہمدان (ہر دو نام قبیلہ) کے نام

نام کتاب حارث بن ابی شمر

نام کتاب حارث بن کلال

فقال الحافظ هو حارث بن كلال احد اقيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر في حديث عمرو بن حزم رواه الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب لحارث وشرحبيل ونعيم بني عبد كلال - لكن لم يذكر لفظ الكتاب فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى الحارث بن عبد كلال والى النعمان ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم وانبأنا باسلامكم ودقتلكم المشركين وان الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب على المومنين من الصدقة - اقول ثم ظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی حدیث میں۔ روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور شرحبیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا نے جو اونہوں نے سیرۃ میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔ بعد حمد وصلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں تمہاری طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے (معلوم ہو کہ) تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہنچایا وہ پیغام جن کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق تم صلاحیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس کے رسول کی اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز آپی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔ کہتا ہوں میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد میں حارث ونعیم پسران عبد کلال کے ترجمہ میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال اکتب الیهم - اما بعد فلکم الحدیث بلفظه الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم بدل قوله انکم اصلحتم -

قوله خبرعما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة حدثنا - واخبرنا - وخبرنا وانبأنا - ونبأنا فکل هذه الالفاظ مترادفة عند المتقدمین من اهل الاصول وما ورد فی هذا الکتاب من قوله خبرعما قبلکم وانبأنا باسلامکم صریح دلیل لهم ویدل علیه ایضا قوله تعالی عز وجل یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی ولا ینبئوک مثل خبیر - ولکن المتأخرین منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی کتب الاصول -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبداللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال اور نعمان سرداران ذی رعین اور معافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھو ان کیطرف اما بعد فلکم۔ الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے اسمیں لفظ فلقینا کا اور کہا ہے ان اصلحتم عوض میں انکم اصلحتم کے

قولہ خبرعما قبلکم وانبأنا باسلامکم

جان لو کہ ادا اور روایت الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا اور خبرنا اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں ہے یعنے قول رسول اللہ کا۔ خبرعما قبلکم۔ الخ۔

یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ عزوجل کا۔ یومئذ تحدث اخبارہا۔ اور قول اللہ تعالی کا ولا ینبئوک مثل خبیر۔ لیکن متاخرین اہل اصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ اس نے یہ لفظ سنا ہے اپنے شیخ سے اور جب اخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سنے پر (یعنی شیخ نے اسکی قرأۃ سنی ہے) اور جب کہے انبأنا تو محمول ہوگا اجازت پر۔

اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل کتب اصول میں۔

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسروح اور نعیم بنو عبد کلال کو

ذکر صاحب مصباح المضئی فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزھری قال کتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخۃ الکتاب ھکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلمو اللہ ما امنتم باللہ ورسولہ وان اللہ واحد لا شریک لہ بعث موسی بآیاتہ وخلق عیسے بکلماتہ قالت الیھود عزیر بن اللہ وقالت النصاریٰ اللہ ثالث ثلثۃ وعیسے ابن اللہ۔

قال وبعث بھذا الکتاب عباس بن ابی ربیعۃ المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضئی نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب (فرمان) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں، سلامت رہو گے تم جب تک کہ تم ایمان رکھو گے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اس کا بھیجا اوس نے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو ویسا نہ کہو) کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عباس بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لحارث بن زھیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن قیش عکلی کے نام۔

ذکرہ الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاھین من طریق الحارث بن یزید العکلی عن مشیخۃ من الحی عن الحارث بن زھیر بن اقیش العکلی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب لہ ولقومہ کتابا نسختہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی الی بنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوۃ واتیتم الزکوۃ واعطیتم سھم اللہ عز وجل والصفی فانتم امنون بامان اللہ عز وجل۔

اختلف فی تعینہ فقال ابن شاھین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے اوس حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اوس کی اور اوس کی قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوس کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد وصلوۃ کے (معلوم ہو کہ) اگر تم نے نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور دیا حصہ اللہ عزوجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کر وہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عزوجل کی امن میں ہو

مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

نسخۃ کتاب علی حارث بن زھیر

او اخری هو حارث بن اقیش ام حارث ابن زهیر ذکره ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحد هما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللاخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرة الی ابیه ومرة الی جده لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر۔ وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحد ولیس کما زعم۔

سے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے من مات له اربع من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ اوگمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر ان الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب لهما کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن۔ لاهل الموات من بنی خباب من الماء الجاری العشر ومن العشری نصف العشر فی عامر کلب۔

قال واخرجه ابو عمر وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ و حصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں پڑت زمین والوں پر اگر اونھوں نے آباد کیا ہے اوسکو ماء جاری سے تو عشر ہے اور چرس سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمر اور ابو موسے نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحبیب بن عمرو الطائی ثم الاجا

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمرو طائی کو لکھا

قال الحافظ ذکر الرشاطی عن علی بن حرب العراقی فی الیتجان عن ابی المنذر ھو ھشام ابن الکلبی عن جمیل بن مرشد قال وفد رجل من الاجانیین یقال لہ حبیب بن عمر وعلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فکتب علیہ الصلوۃ والسلام لہ کتابا۔ من محمد رسول اللہ لحبیب بن عمر واحد بنی اجاء ونلمن اسلم من قومہ واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ان لہ مالہ وطعمہ۔

لکھا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت کر کے کتاب الیتجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرشد سے کہا قبیلہ اجانیین میں سے ایک شخص حبیب بن عمرو طائی تھا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا پس لکھا آپنے اوسکے لیے یہ فرمان۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجاء میں سے ہے اور اوس شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی (یعنی مضمون کہ اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا (مراد پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعہ آمدنی ہو مطلب کہ ان چیزوں پر قبضہ جائز ہے)

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لحصین بن نضلۃ الاسدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے

ذکر الحافظ وابن الاثیر قالا رواہ ابن مندہ من طریق عتیق بن عبد الرحمن عن عبد الملک بن ابی بکر بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو بن حزم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب لحصین بن نضلۃ الاسدی ان لہ مربدا وکنیفا لایحاقہ فیہا احدا وکتبہ المغیرۃ۔

ھذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثیر ثریدا بالمثلثۃ وکنیفا۔ وفی زاد المعاد ثرمدا بالمثلثۃ والمیم وکتیفۃ۔ بالتاء الفوقانیۃ والفاء۔ وایما کان فھما اسم موضعین اقطعھما لہ۔

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے (معافی میں) ہو مربد اور کنیف نہ جبکہ ڈرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو مغیرہ نے یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثریدا ثا مثلثہ وکنیفا ہو اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثا مثلثہ اور میم کتیفۃ تا فوقانیہ۔ اور فاء۔ اور جو کچھ ہی ہو وہ نام ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا تھا۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لخالد بن الولید فی جواب کتابہ رضی اللہ عنہ حین بعثہ الی نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اوسکے خط کے جواب میں لکھا جبکہ اوسکو نجران بھیجا تھا

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ قال قال ابن سعد فی السرایا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعث خالد بن الولید فی شھر ربیع الاول او جمادی الاول من سنۃ عشر الی نجران وامرہ ان یدعوھم الی الاسلام قبل ان یقاتل ثلثۃ ایام وقال ان استجابوا فاقبل منھم وان لم یفعلوا فقاتلھم فخرج الیھم خالد حتی قدم علیھم فبعث الرکبان یضربون فی کل وجہ ویدعون الی الاسلام ویقولون ایھا الناس اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما دعوا الیہ فاقام فیھم خالد یعلمھم شرائع الاسلام وکتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لمحمد النبی من خالد بن ولید السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد یا رسول اللہ انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب وامرتنی اذا اتیتھم ان لا اقاتلھم ثلثۃ ایام وان ادعوھم الی الاسلام فان اسلموا قبلت منھم واعلمھم معالم الاسلام وکتاب اللہ وسنۃ نبیہ وان لم یسلموا اقاتل معھم وانی قد مت علیھم فدعوتھم الی الاسلام ثلثۃ ایام کما امرتنی یا رسول اللہ وبعثت فیھم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرۃ شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول یا جمادی الاول سنہ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر تو اونسے اسلام اور اگر نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جسکی طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں اور بلاؤں اونکو اسلام کی طرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لادیں تو لڑوں اونسے پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام کی جیسیکہ حکم دیا تھا آپنے یا رسول اللہ اور بھیجے میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا وانى مقيم بين اظهرهم امرهم بما امرهم الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه وا علمهم معالم الاسلام وسنة النبى صلى الله عليه وسلم حتى يكتب الىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم والسلام عليك يا رسول الله فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى خالد بن الوليد سلام عليك فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو اما بعد فان كتابك جاءنى مع رسولك تخبر ان بنى الحارث بن كعب قد اسلموا وشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله قبل ان تقاتلهم واجابوا الى ما دعوتهم اليه من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم واقبل وليقبل معك وفدهم والسلام عليك ورحمة الله وبركاته۔

سے آؤ سلامت رہوگے۔ پس وہ اسلام لے آئے اور نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ فرمان لکھیں میرے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام ہو تجھپر میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا قاصد تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے ذکر کو آنا چاہیئے کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۴۵ کتاب الی خالد بن ضماد الازدی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخالد بن ضماد الازدى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذكر فى مصباح الحوض فقال قال ابن سعد فى الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خالد بن ضماد الازدى ان له ما اسلم من ارضه على ان يؤمن بالله لا شريك له ويشهد ان محمدا عبده ورسوله وعلى ان يقيم الصلوة ويؤتى الزكوة ويصوم رمضان ويحج البيت

ذکر کیا مصباح الحوض میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی کو وہ فرمان باین مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

ولا یوی محدثا ولا یرتاب وعلی ان ینصح للہ ولرسولہ وعلی ان یحب احباء اللہ ویبغض اعداء اللہ۔ وعلی محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمنعہ مما یمنع منہ نفسہ وما لہ واھلہ وان لخالد الازدی ذمۃ اللہ وذمۃ محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان وفی وھذا الکتاب وکتبہ ابی قولہ لا یوی محدثا۔ اعلم انہ کان من اکبر الکبائر کما ورد فی حدیث الصحیح من حدیث علی رضی اللہ عنہ لعن اللہ من اٰوی محدثا۔ ولھذا اعتنی بہ فی مبادی الاسلام قولہ علی محمد النبی ھذا و قولہ ان لخالد الازدی ذمۃ اللہ کلاھما بالشرط۔ فی قولہ ان وفی۔

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس و اہل سے روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ ان امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے قولہ لا یوی محدثا۔ جان لو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے جیسکہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ دے بدعتی کو اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کر کے ذکر کیا اسکو مبادی اسلام میں قولہ علی محمد النبی۔ یہ قول اور قولہ ان لخالد الازدی ذمۃ اللہ دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لخزیمۃ بن عاصم بن قطن العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذکرہ ابن الاثیر وقال الحافظ اخرجہ ابن شاھین من طریق سیف بن غنم عن البحتری بن حکیم العکلی قاضی بجستان عن ابیہ عن خزیمۃ بن عاصم العکلی ورواہ ابن قانع من طریق سیف بن عمر ایضا عن المثنیین عبد اللہ بن عدس ان عدسا وخزیمۃ وفدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکتب صلی اللہ علیہ وسلم لخزیمۃ کتابا نسختہ۔

ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے بجستان کے۔ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مثنیٰ بن عبد اللہ بن عدس سے کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے فرمان۔ نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے کہ

یہ کتاب ہے خزیمۃ بن عاصم

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله لخزيمة بن عاصم اني بعثتك ساعيا على قومك فلا يضاقوا ولا يظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے (فرمان ہے) خزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوۃ بنا کر پس نہ جھاڑے کرنا تنگ کیے اور نہ ظلم کیے جاویں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لذرعة بن سيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فی هذا الكتاب اختلاف الروايات فالذی رواه ابن الاثير برواية ابی جعفر عبيد ابی اسحق فهو باسم ذرعه هذا وحارث واخواته بنو عبد كلال جميعا والذی اخرجه ابن منده وابو نعيم فهو باسم ذرعة وحده كما سنبين وهذا كتاب علحدة مستقلة لا جزء كتابه الذی فيه الحارث كما شبه على البعض لما فيه من التشابه به فجعل هذا الكتاب جزءً وليس كذلك فروى ابن منده من طريق محمد بن عبد العزيز بن عفير قال سمعت ابی يحدث عن ابيهما عن جدهما عفير عن ابيه ذرعة بن سيف قال كتب الی رسول الله صلعم الحديث بطوله و روى ايضا من طريق ابی عبيد بن سلام (ثم) من طريق ابن لهيعة عن ابی الاسود عن عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الی ذرعة اذا اتتك رسلی الحديث۔ قد نقلت هذه الاسانيد من الاصابة واسد الغابة

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسیکہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسیکہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ (فرمان) لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے ہی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اذا اتتک رسلی الحدیث نقل کیں ہیں میں نے یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد میں۔ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

کتاب ابن ذرعہ بن سیف

وکذا ذکرہ فی زاد المعاد۔ وتمام نسختہ
فی سیرۃ المحمدیۃ ھکذا۔
ان اذا اتاکم رسلی فاوصیکم بہ خیرا
معاذ بن جبل وعبد اللہ بن زید و
مالک بن عبادۃ وعقبۃ بن نمر ومالک
بن مرارۃ واصحابہم وان اجمعوا اما
عندکم من الجزیۃ من مخالفیکم وابلغوا
رسلی وان امیرھم معاذ بن جبل فلا
ینقلبن الا راضیا اما بعد فان محمدا یشھد
ان لا الہ الا اللہ وانہ عبدہ ورسولہ
وان مالک بن کعب بن مرارۃ قد حدثنی
انک قد اسلمت من اول حمیر وقتلت
المشرکین فابشر بخیر وآمرک بخمس
خیرا ولا تخونوا ولا تخاونوا فان
رسول اللہ ھو مولی غنیکم وفقیرکم
وان الصدقۃ لا تحل لمحمد ولا لاھل
بیتہ انما ھی زکوۃ تزکی علی فقرآء
المسلمین وابن سبیل وان مالکا قد
بلغ الخبر وحفظ الغیب وآمرکم بہ خیرا
واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی
ترجمۃ ذرعۃ قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صھبان
عن زائل بن عمرو عن شھاب بن عبد اللہ
الخولانی ان ذرعۃ ذا یزن اسلم فکتب
الیہ رسول اللہ صلعم۔ فاخرج طرفا من
ھذا الکتاب من قولہ اما بعد الی قولہ
فابشر بخیر وزاد بعدہ وآمل خیرا۔ واشار

میں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اصحاب اون کے ساتھ
والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کروہ دیدو میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی
اور خوش۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ محمد گواہی دیتے ہیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو
مشرکین کو پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جزیں نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے میں آپ
اوسکو فقرار مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچا دی
خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی مجھکو محمد بن عمر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان پس تخریج کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
وآمل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف۔ مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ایضاً فی ترجمة مالك بن مرارة ورهاوي مالك
بن عبادة وعقبة بن نمر الی هذا وکانوا
رسله صلعم الیه - وقال فی ترجمة عقبة
وکتب رسول الله الی ذرعة ذی یزن وصیته
بهم ویامرهم ان یجمعوا الصدقة فیدفعوها
الی رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد

روی البخاری ومسلم فی
حدیث ابی هریرة انا لا ناکل الصدقة
وفی روایة لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة
واختلفت فیه انه ما المراد بانا او لنا
فقال الشافعی رحمه الله وجماعة
من العلماء هم بنو هاشم وبنو
مطلب واستدلوا بما رواه البخاری
انما بنو المطلب وبنو هاشم شیء واحد
وقال ابو حنیفة رحمه الله ومالك
رحمه الله هم بنو هاشم فقط ویدل
علیه ما رواه مسلم واصحاب السنن
من حدیث عبد المطلب بن ربیعة
ان هذه الصدقات انما هی اوساخ
الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد
والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم -
وعن احمد فی بنی المطلب روایتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے ورعہ کی طرف۔ اور کہا ہے عقبہ
کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے ورعہ ذی یزن
کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے
تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیویں آپ کے
قاصدوں کو۔

قولہ ان الصدقة لا تحل لمحمد - روایت کی ہے بخاری ومسلم نے
ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ۔ اور مسلم
کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ۔ اور
اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا
امام شافعی اور ایک جماعت علماء نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم
اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے
اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے
کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابوحنیفہ
اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ
حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے
مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے
کہ یہ صدقہ جزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ
نہیں حلال ہے محمدؐ کو اور نہ آل محمدؐ کو۔ اور مراد آل سے
اس جگہ بنو ہاشم ہیں۔ اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ
دو روایتیں ہیں۔

هذا ما کتبه صلے اللہ علیہ وسلم لربیعة بن ذی مرحب الحضرمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وکتب رسول اللہ لربیعة ابن ذی مراحب الحضرمی - ونسخته هکذا ذکره فی مصباح المضی - ان لهم اموالهم ونخلهم ورقیقهم واثمارهم وشجرهم ومیاههم وسواقهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وکل مال لآل ذی مرحب وان کل راهن بارضهم یحسب ثمره و سدراه وقضیه عن راهنه الذی هو فیه - وان کل ماکان فی ثمارهم من خیر فانه لایسأله احد عنه وان اللہ ورسوله براء منه وان نصر آل ذی مرحب علے جماعة المسلمین وان ارضهم بریئة من الجوائح وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملک الذی کان یسیل الی آل قیس وان اللہ ورسوله جار علے ذلک وکتب معویة الجذامی -

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکھا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے - ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے تحقیق معاف ہیں اون کے مال اور درختہائے خرما اور اون کے غلام اور اون کے پھل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گھاس اور کنکریلی زمین کے تمامی حضرموت میں ہیں - اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے - اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ رہن ہو اوس کے پھل اور کھیتی اور پیداوار زر رہن میں محسوب کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کرے گا اوس کی بابت کوئی اونسے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور محکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجھ کی جاوے آل قیس کی طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال رکھا اسکو اور لکھا اسکو معویہ جذامی نے -

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق - ان کان من سوقة فهی الرعیة وان کان من سویقة فهی التجارة - **قوله شراج** - جمع شرجة هو مسیل الماء من الحرة الی السهل -

قولہ سواق - اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں - **قولہ شراج** جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں ہے -

قولہ سدر ۔ هو شجر النبق وهو نوعان عبری لا شوك له الا ما لا یضر وضال له شوك ونبقه صغار۔

قول سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جس میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں۔

المسئلة فی قوله ان کل رهن بارضهم ۔ سفاده ان المرتهن لیس له ان ینتفع بما یحصل من منافع المرهون وقد اختلف فیه العلماء فقال الشافعی وابو حنیفة ومالك وجمهور العلماء لا ینتفع المرتهن من الرهن بشئ وان انتفع فعلیه الضمان وقال احمد واسحق واللیث والحسن وغیرهم انه یجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما یجب علیه ولو لم یاذن المالك وحمل بعض الفقهاء من الحنفیة وغیرهم انه یجوز ذلك باذن المالك مطلقا

مسئلہ ہے قول رسول اللہ ان کل رہن بارضہم ہین۔ فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں قلما نے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک وجمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا اور کہا بعض فقہا حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بامثل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لربیع بن معوذ ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق وفد بنی عقیل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معوذ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو الجی تھے بنی عقیل کے

قال الحافظ ذکر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب یعنی الکلبی قال حدثنا رجل من بنی عقیل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو ابن عقیل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقیل فبایعوه واسلموا وبایعوه علی من وراءهم من قومهم واعطاهم العقیق وهی ارض فی بلادهم فیها عیون ونخل فکتب صلی الله علیه وسلم بذلك لهم کتابا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایک شخص نے کہا کہ الجی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین ہے اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت ہیں پس لکھی آپ نے اس کی بابت اون کے لیے ایک تحریر سند

۱۴۸ کتاب الربیع بن معوذ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ هذا ما اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم ربيعا و مطرفا و انسا اعطاهم اياه صلى الله عليه وسلم العقيق فاقاموا الصلوة و اتوا الزكوة وسمعوا و اطاعوا و لم نعطهم حقا لمسلم قال وكان الكتاب في يد مطرف ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ نے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تھا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

یہ کتاب ہے زرین بن انس

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزرين بن انس سلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زرین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثير حدثنا ابو الفضل بن ابي الحسن بن ابي عبد الله الفقيه باسناده الى ابي يعلى احمد بن علي قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصري قال اخبرنا فهد بن عوف بمنزل بني عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن زرين بن انس السلمي قال حدثني ابي عن جد عاد زرين بن انس قال لما اظهر الله عز وجل الاسلام كان لنا بئر فخفنا ان يغلبنا عليها من حولنا فاتيت و النبي صلعم فكتب لي بذلك كتابا بسم الله الرحمن الرحيم ۔ من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان لهم بئرهم ان كان صادقا و لهم دارهم ان كان صادقا ۔

قال الحافظ اخرجه ابن السكن والطبراني ايضا بهذا الطريق وكذا ذكره ابن عبد البر وقال فهد بن عوف كذاب ابو فلاس وقد تكلم فيه ابو زرعة وغيره **اقول** له شاهد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن زرین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے دادا زرین بن انس سے روایت کر کے کہا جبکہ اللہ عزوجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چھین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجھے اسکی بابتہ فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گھر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بھی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اوسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا** ہوں میں کہ اس روایت کے لیئے

الحافظ روی محمد بن جمیل عن بابل بن مطرف بن العباس عن ابیہ عن جدہ العباس قال استقطعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارکیۃ - الحدیث وقال ابن مندۃ رواہ عبد السلام بن عمر الحسنی عن بابل ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حزم بن انس بن عامر السلمی قال حدثنی ابی عن ابائہ ان الکتاب کتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لزرین بن انس - قال الحافظ فاما دعاء علی بابل واحدًا او اثنان

شاید ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے زرین بن انس سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے یا دو ہیں۔

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید الجذامی ثم الضبینی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذکر فی مصباح المضی فقال قال ابن اسحق وقدم علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھدنۃ الحدیبیۃ قبل خیبر رفاعۃ ابن زید فاھدی لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غلامًا (قال ابن عبد البر غلاما اسود المسمی بمدعم او مرداس المقتول بخیبر) واسلم رفاعۃ فحسن اسلامہ وکتب لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتابا الی قومہ وفی کتابہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ ابن زید انی بعثتہ الی قومہ عاۃ ومن دخل فیھم یدعو ھم الی اللہ والی رسولہ فمن اقبل منھم ففی حزب اللہ وحزب رسولہ

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحٰق نے اور آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام (کہا ابن عبد البر نے کہ اوسکا نام مدعم تھا جو خیبر میں مارا گیا)

اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہو گیا اون کا اسلام اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے بیشک بھیجا ہے اوسکو اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل ہو جائے اون میں بلائیگا یہ اونکو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ تو اللہ اور اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرين - قال فلما قدم رفاعة الى قومه اجابوا واسلموا ثم سار الى الحرة حرة الرجلاء فنزلها -

حرة الرجلاء - بفتح اول له ممدودة فى ديار جذام قاله البكرى - قال ابن عبد البر اهل النسب يقولون - الضبينة بالنون من بنى ضبينة من جذام - **وليستنبط** من قوله فله امان شهرين ان يجوز للامام ان يقيد الامان بالزمان -

اقول ذكر ابن سعد فى الطبقات كتابا لزيد بن رفاعة الجذامى ولم يخرج لفظه وكتبه سابقا فى الاسماء فلعل هذا هو واشتبه فى اسمه -

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلاء کیطرف اور وہیں رہنے لگے **حرۃ الرجلاء** بفتح اول بالف ممدودہ دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبدالبر نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -

کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزمل بن عمرو العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذكر فى زاد المعاد عن ابى الحارث محمد ابن الحارث بن هانى بن حارث بن هانى بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذرى قال حدثنى ابى عن ابيه عن جده عن ابيه عن زمل بن عمرو قال كتب لنا النبى صلعم كتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة وانى بعثته الى قومه عامة - فمن اسلم ففى حزب الله ومن ابى فله امان شهرين

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے جو اوس کے ساتھ اسلام لائے - بھیجا میں نے اسکو اسکی تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شهد علی بن ابی طالب ومحمد بن مسلمة الانصاری۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کیواسطے امن ہے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لزیادة بن جهور اللحمی۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لحمی کو

قال ابن الاثیر روی حذافی بن حمید بن المستنیر بن مساور بن حذافی بن عامر ابن عیاض بن محرق اللحمی عن ابیه حمید عن خاله (اخی امه) وهو خالد بن موسی عن ابیه عن جده زیادة بن جهور قال ورد علی کتاب النبی صلی الله علیه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحیم۔ اما بعد فانی اذکرك الله والیوم الآخر اما بعد فلیوضع عن کل دین دان به الناس الاسلام۔ فاعلم ذلك

قال الحافظ روی الطبرانی فی الصغیر وابن مندة من طریق خالد بن موسی بن نائل ابن خالد بن زیادة عن ابیه عن جده عن زیادة بن جهور قال ورد علی کتاب النبی صلی الله علیه وسلم۔ ورواه الولید بن عیمر بن سفیان بن موسی بن نائل عن آبائه ایضا بهذا الاسناد۔

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذافی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذافی بن عامر بن عیاض بن محرق لحمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ وہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جائے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسیٰ بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اوسکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عیمر بن سفیان بن موسیٰ بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے اسی سند کے ساتھ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لسعید بن سفیان الرعینی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثیر اخرج ابو موسی من طریق ابی معشر عن یزید بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے اور

المدائني قال۔
اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم سعيد بن سفيان نخل السوارقية و قصرها لا يحاقه فيها احد ومن حاقه فلا حق له وحقه حقٌ وكتب خالد بن سعيد ذكره الحافظ ايضًا وقال في مصباح المضيء الرعلى بدل الرعيني۔ لعله تصحيفٌ لانه لم يقله غيره۔

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اُس سے کہیں کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے۔ شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمة بن مالك السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وقال الحافظ رواه البغوي (الباوردي) من طريق عبد الله بن ابي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن ابيه عن جده عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع سلمة بن مالك السلمي وكتب له۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمة بن مالك اقطعه ما بين الحباطي الى ذات الاساور ومن حاقه فهو مبطلٌ وحقه حقٌ۔

في الاصابة قال ابن منده غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے باوردی عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان اکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں دیں آپنے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں ہوئی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

ھذا کتاب الی سلمۃ بن مالک

۵۴ کتاب الی سہیل بن عمرو

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسى بن طارق فی السنن له ذكره ابن جريج عن ابن حسين ان النبی صلى الله عليه وسلم كتب الى سهيل بن عمرو۔

ان جاء كتابی ليلاً فلا تصبحن او نهاراً فلا تمسين حتى تبعث الی من ماء زمزم قال فاستعان سهيل باثيلة الخزاعی حتى جعل هو اذا تين فملأ هما سهيل من ماء زمزم وبعث بهما على بعير وراواه المفضل بن محمد الجندی عن ابن ابی عمر عن سفيان عن ابراهيم بن نافع عن ابن ابی حسين نحوه۔ ويعلم مما رواه الفاكهی من طريق محمد بن سليمان ابن مسمول عن حزام عن هشام عن ابيه عن ام معبد ان المبعوث بذلك من عند سهيل مولاه انتهى۔

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسیٰ بن طارق نے اپنی سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت کر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل بن عمرو کو۔

اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ بھیجے تو مجھے ماء زمزم مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے راوی نے کہا راوی نے پس مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں طیار کریں اور بھرا دونکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا دونکو اونٹ پر لاد کر، اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے ابن ابی عمر سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد سے

۵۵ کتاب سلمان الفارسی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسی رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذكر فی السيرة المحمدية فی المعجزات قال وكتب عليه السلام عهداً الى سلمان هذا كتاب من محمد بن عبد الله رسول الله سأله الفارسی سلمان وصية باخيه مهادن فروخ بن مهيارة راقاربه و

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہدنامہ سلمان کے قبیلہ کے لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبداللہ کیجانب سے جو اللہ کے رسول ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت کی غرض سے اپنے بھائی مہادن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بيته وعقب من بعده ما تناسلوا من اسلم منهم سلام الله - احمد الله اليكم ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله وحده لا شريك له - الى آخره وفيه وكتب علي بن ابي طالب - هكذا غير تمام ذكره وانى تفحصت فى عدة كتب لكني ما وجدت فيها سواه -

اقارب اور اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد اوسکی نسل باقی رہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونپر اللہ کا سلام ہو حمد بیان کرتا ہوں تمہاری طرف اللہ کی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ۔ اور لکھا علی بن ابی طالب نے اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں مینے اوسکو چند کتابوں میں ڈھونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال قيل ذي رعين ومعافير وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافیر و ہمدان کو

اخرج الحاكم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ قال حدثنا الحاكم ابن موسى قال حدثنا يحيى ابو زكريا بن محمد العنزي قال حدثنا ابو عبيد الله محمد بن ابراهيم بن سعيد العبدي قال حدثنا ابو صالح الحاكم من موسى القنطري قال حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داؤد عن الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كتب الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت على اهل اليمن وهذا نسختها -

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسی نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحیی ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسی قنطری سے روایت کرکے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال والحارث ابن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال قيل ذي

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین اور معافیر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو

رعین ومعافیر وهمدان۔ اما بعد فقد
راجع رسولکم واعطیتم من المغانم خمس
الله وما کتب الله علی المؤمنین من العشر
وما سقت السماء او کان سیحا او کان بعلا
ففیه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقی بالرشاء والدالیة ففیه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفی کل خمسة من
الابل سائمة شاة الی ان تبلغ اربعا
وعشرین فان زادت واحدة علی اربع
وعشرین ففیها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذکرا الی ان تبلغ
خمسا وثلثین فاذا زادت واحدة ففیها
بنت لبون الی ان تبلغ خمسا واربعین
فان زادت واحدة علی خمس واربعین
ففیها حقة طروقة الجمل الی ان تبلغ
ستین فان زادت علی ستین واحدة
ففیها جذعة الی ان تبلغ تسعین فان زادت
واحدة ففیها حقتان طروقتا الجمل الی ان
تبلغ عشرین ومائة فان زادت علی
عشرین ومائة ففی کل اربعین بنت لبون
وفی کل خمسین حقة۔ وفی صدقة الغنم
فی سائمتها اذا بلغت اربعین الی عشرین
ومائة شاة شاة فاذا زادت علی عشرین
ومائة ففیها الخ ففیها شاتان الی ان تبلغ
مائتین فان زادت واحدة ففیها ثلث
شیاه الی ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففی
کل مائة شاة لا یوخذ فی الصدقة تیس

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جاوے۔ اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک بھی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک بھی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک بھی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو حقنی کے قابل ہو۔ ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک بھی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ۔ اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسی الخ۔ دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے اوسپر ایک بھی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک۔ پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق۔ اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تیس الغنم ولا یجمع
بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ
الصدقۃ وما کان من خلیطین فانھما
یتراجعان بینھما بالسویۃ وفی کل خمس
اواق من الورق خمسۃ دراھم وما زاد ففی
کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون
خمس اواق شئ وفی کل اربعین دینارًا
دینار والصدقۃ لا تحل لمحمد ولا لاھل
بیتہ انما ھی زکوۃ تزکی بھا انفسکم وللفقراء
المؤمنین وفی سبیل ولا فی رقیق ولا فی
فرس ولا عاملھا شئ اذا کانت تودی
صدقتھا من العشر وانہ لیس فی عبد
مسلم ولا فی فرسہ شئ ۔ وان اکبر
الکبائر عند اللہ تعالی یوم القیمۃ الشرک
باللہ وقتل النفس المؤمنۃ بغیر حق
والفرار فی سبیل اللہ یوم الزحف و
عقوق الوالدین ورمی المحصنۃ وتعلم
السحر واکل الربوا واکل مال الیتیم وان
العمرۃ الحج الاصغر ولا یمس القرآن الا
طاھر ولا طلاق قبل املاک ولا عتاق
حتی یبتاع ولا یصلین احد منکم فی ثوب
واحد لیس علی منکبیہ شئ ولا یحتوی
فی ثوب واحد لیس بین فرجہ وبین السماء
شئ ولا یصلی احد منکم فی ثوب واحد و
شقہ بادٍ ولا یصلی احد منکم عاقص
شعرہ ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بینۃ فانہ قود الا ان یرضی اولیاء المقتول

اور جو مال دو شرکیوں کا ہو تو اونکو چاہیئے کہ زکوۃ آپس
برابر تقسیم کرلیں اور چاندی کی زکوۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جزیں نیست کہ وہ زکوۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقرا مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مارڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا محفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہ ہو اوس کے مونڈھے پر کچھ اور نہ اعتبار کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے غرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کردے مومن کو جو ثابت ہو جائے گوا ہوں سے تو اوس
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت کے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجاوے

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی
الانف اذا اوعب جدعہ دیۃ وفی اللسان
الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی
البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی
العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف
الدیۃ وفی المامومۃ نصف الدیۃ وفی الجائفۃ
ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من
الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید
والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس
من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل
وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلی اھل الذھب
الف دینار۔

اخرجہ الی قولہ لا وفی فرسہ شئ فی جامع
الزھر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن
عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد الجرشی
وثقہ احمد وضعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ
ثقاۃ۔ قلت وکذا رواہ النسائی فی العقول
فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف
الناقلین لہ فروی طرفا منہ فی العقول
وساق الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی
کتابہ ان من اعتبط مومنا وفی اسنادہ
ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعہ سلیمان
ابن الارقم فیما رواہ النسائی ایضا ھناک من
طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال
حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی
الزھری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم
عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں
ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت
ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری
دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک
پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں
جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور
پیر کی انگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں
اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور منہ زخم موضحہ میں
پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے
عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار
ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شئ تک اس کی جامع از ہر میں اور
کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم
سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ یاں کیا
ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین
نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں کہتا ہوں میں اسی طرح
روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی
حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا
ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول
اما بعد سے اور تھا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اتاوہ کی اسناد میں
بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم
نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی
مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی
کی ہم سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئ علی اهل الیمن فذکر مثله قال النسائی و سلیمان بن الارقم متروك الحدیث و قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا ثم اسنده عن الزهری قال قرأت کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علی نجران و کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب رسول الله صلعم هذا بیان من الله و رسوله یا ایها الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود وکتب الاٰیات فیها حتی بلغ ان الله سریع الحساب ثم کتب هذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث **قلت** قد وهم النسائی رحمه الله فی قوله قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا وذلك لان النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران کتب له کتابین الکتاب الاول کتبه الی بنو عبد کلال الذی صرح فیه من محمد رسول الله الی شرحبیل بن عبد کلال و کان فی جواب رسالتهم وهو هذا والثانی کتبه لعمرو بن حزم بنفسه خاصة وسنورده فی حرف العین فهو غیر ذلك۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر۔ پس ذکر کیا مثل اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپ نے اونکو جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں ان اللہ سریع الحساب تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔

کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلا میں۔ اور یہ اس لیے کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو دو فرمان لکھکر دئے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھدیا تھا جس کو بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحا۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحا۔ سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الارض والمراد الارض الذى يسقى منها۔ **بعلاً**۔ هو ما نبت من النخيل فى ارض يقرب ماءها وسخت عروقها فى الماء فاستغنت عن ماء السماء والانهار وغيرها **قوله عجفاً هرماً**۔ العجف بالحركة الهزال والهرم كبير سقط اسنانه وايضا كبر سن يودى الى تساقط بعض القوى وضعفها۔ **قوله وما كان من خليطان**۔ اى ما كان متميزا لاحد خليطين فاخذ الساعى من ذلك المتميز يرجع الى صاحبه بحصته بان كان لكل عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان لاحدهما مائة وللآخر خمسون فاخذ الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث قيمتها او من صاحب الخمسين رجع بثلثى قيمتها او من كل شاة راجع صاحب المائة بثلث قيمة شاة والآخر بثلثى قيمة شاة وصورته الآخران يكون لاحدهما مثلا اربعون بقرة وللآخر ثلثون بقرة وهما مختلطان فاخذ الساعى عن الاربعين مسنة وعن الثلثين تبيعا فيرجع باذل المسنة بثلثة اسباعها على شريكه وباذل التبيع باربعة اسباعه على شريكه لان كلواحد من السنين واجب على الشيوع كان المال ملك واحد وفى قوله **بالسوية** دليل على ان الساعى اذا اظلم احدهما بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفى

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کمیتی ایسے پانی سے ہو **بعلاً** وہ درختہائے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جہاں پانی سطح زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قوله عجفاً هرماً** ہرما عجف بفتح العین والجیم۔ دبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دندان شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قوی بڑھاپے کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔

قوله وما كان من خليطان۔ یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک شریک کا پس لیوے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدھی بکری کی قیمت پس لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے لی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث قیمت لیلے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت لی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی ثلثی قیمت کا ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت لے اور پچاس والا دو ثلث اپنی بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ہے اپنے شریک سے اور تبیعہ دینے والا ہے اپنے شریک سے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد ہے اور قول راوی بالسویۃ دلیل ہے اس بات پر کہ عامل اگر ایک شریک پر زیادتی کیلئے ظلم کر جاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجع دليل على ان الخلطة تصح مع تمييز الاعيان عند من يقول به

اواقی - بشدة یاء وخفتها جمع اوقية بضم همزة وشدة یاء وقد يجيئ وقبية ولبست بغالبة وكانت قديما اربعين درهما۔

شریک سے لیا نہیں جا سکتا اور تراجع میں دلیل ہے اس پر کہ خلوط کرنا مال کا رکنے سے اگرچہ اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا۔ اواقی - یاء کو تخفیف کی تشدید اور تشدید کو تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی - بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیۃ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا ✣

صحيفة النبي صلى الله عليه وسلم الذي كان عند علي رضي الله عنه

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روى الامام احمد في المسند باسانيد مختلفة عن علي رضي الله خطب على المنبر وعليه سيف حلية حديد يقول والله ما عندنا كتاب نقرأه عليكم الا كتاب الله وهذه الصحيفة اعطانيها رسول الله صلعم فيها فرائض الصدقة۔

ومن احدث حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منها صرف ولا عدل وان ابراهيم عليه السلام حرم مكة وانى احرم المدينة حرام ما بين حرتيها في نسخة ما بين عائر الى ثور وحماها كله لا يختلى خلاها ولا ينفّر صيدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاع بها ولا تقطع منها شجرة الا ان يعلف راحل بعيره ولا يحمل فيها السلاح لقتال وان المؤمنون تتكافا دمائهم ويسعى بذمتهم ادناهم وهم يد على من سواهم وان لا يقتل مؤمن بكافر

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے خطبہ پڑھا منبر پر اور آپ ایک تلوار باندھے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا۔ اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

اور یہ بھی ہے) کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوسپر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ۔ اور یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کر دیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینہ کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی بیٹھوں سب تک کاٹا جاوے اوسکا گھاس اور نہ بھگایا جاوے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جاوے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کرے اور نہ کاٹا جاوے اوسکا درخت مگر یہ کہ چارہ لے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوسمیں ہتھیار لڑائی کیلئے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں۔ اور کوشش کیجاوے ادنی مسلمان کی حفاظت میں۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

ملاحظہ: صحیفۃ النبی صلعم کان عند علی رضی

ولا ذو عهد فی عهده وان من ادعی الی غیر ابیه ومن تولی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والدیه وفی روایة للبخاری عن ابی حذیفة قال قلت لعلی رض هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم او ما فی هذه الصحیفة قلت وما فی هذه الصحیفة قال۔ العقل وفکاك الاسیر ولا یقتل مومن بکافر وقد روی اطراف هذا الکتاب فی مسلم وغیره من السنن قال الحافظ والجمع بین هذه الاحادیث ان الصحیفة کانت واحدة وکان جمیع ذلك المسائل مکتوبا فیها فنقل کلوا احد من الرواة عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحدوں میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابوجحیفہ سے کہتے ہیں کہ کہا میں نے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ اِس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا کہ دیت کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض میں اِس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ ہے کہ صحیفہ ایک ہی تھا اور یہ سب مسائل اوسمیں تھے پس ہر ایک نے حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث ۔ الحدث کالاحداث الحادث المنکر الذی لیس بمعتاد ولا معروف فی السنة والحدث بکسر الدال المهملة وفتحها فمعنی الکسر من نصر جانیا او اجاره والفتح هو الاسم المبتدع وایواءه الرضاء عنه والصبر علیه واقراره قائله ۔ **قوله صرف**

قولہ من احدث۔ حدث وہ نیا بُرا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث والی جملہ کے فتح سے بھی ہے اور کسرہ سے بھی۔ کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جو بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکھنا

قولہ صرف ولا عدل۔ یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ح حاشیہ هذا القول بان من هذا الصفحة ۱۲

ولا عدل - ای توبۃ ولا فدیۃ اونافلۃ وفریضۃ - قولہ حرتہا الحرۃ بشد الراء المہملۃ ارض ذات حجارۃ سود - مجمع البحار - قولہ عائر وثور - ہما جبلان اما عیر فمعروف بالمدینۃ واما ثور فالمعروف انہ بمکۃ وفیہ غار بات فیہ لما ہاجر وہو قلیلا ما بین عیر واحد فیکون ثور غلطا من الراوی وقیل ان عیرا جبل بمکۃ والمراد انہ حرم من المدینۃ قدر ما بین عیر وثور من مکۃ او حرم المدینۃ تحریما مثل تحریم ما بین عیر وثور بمکۃ علی حذف مضاف ووصف مصدر محذوف - قولہ لا یختلی خلاہا بضم اولہ وفتح اللام ای لا یقطع والخلا بالقصر النباۃ الرقیق ما دام رطبا یقال اخلت الارض ای کثر خلاہا واذا یبس فہو حشیش - قولہ تتکافأ - ای تتساوی فی القصاص والدیات والکفو النظیر والمساوی - اقول - واما المسائل فکل الصحیفۃ مملوۃ من المسائل الظاہرۃ لا احتیاج لبیانہا والاکثر ذکرتہا سابقا او من اہمہا -

قولہ حرتہا - حرۃ تشدید راء ہملہ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار -

قولہ عائر وثور - وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کہوہ ہے جس میں شب گذاری تھی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تھی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر واحد - پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی - اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں . . . بر تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے -

قولہ لا یختلی خلاہا - بضم اول اور بفتح لام - یعنی نہ کاٹا جاوے اور خلا - الف مقصورہ کے ساتھ - چھوٹی گھاس جو تر ہو بولا جاتا ہے اخلت الارض - یعنی بہت ہوگئی گھاس اوس کی اور جب سوکھ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے -

قولہ تتکافأ - یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں -

کہتا ہوں میں - لیکن ذکر مسائل میں پورا صحیفہ بھرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کر دئے ہیں میں نے اوپر اور اہم مسائل میں -

متعلق بصحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تھا

قول علی رض او فہما اعطیہ رجل مسلم۔ فالمراد بہ فہم حکم اللہ الذی حکم بہ فی کتابہ او علی لسان رسولہ والتفقہ فیہما وبذل الجہد واستفراغ الوسع لیتوصل بہ الی استنباط الاحکام التی لیست منصوصۃ فی النصوص۔ اعلم ان الفہم والرای فی الدین من اعظم نعم اللہ التی انعم بہا علی عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء بعد الاسلام افضل منہ بل قیام الاسلام ونظامہ علیہ وبہ بقاءہ ثم ان الاجتہاد والاستنباط مما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنۃ واطبق علیہ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم فقال اللہ تعالیٰ وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْہُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْہُمْ۔ قال فی الاکلیل ہذا اصل عظیم فی الاستنباط وقال اللہ سبحانہ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ

قول علی رض کا کہ او فہما اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعتِ علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجھ اور رائے (سلیم) دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْہُ الخ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجھ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔

کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ پیدا کر لیں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بھی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ الآية۔ قال فی الاکلیل ایضا فیها ان التفقه فی الدین وتعلیم الجهال فرض کفایة واستدل به علی جواز التقلید للعامی۔ واما السنة فقال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم والله یعطی رواه الشیخان وغیرذلك من الاحادیث الواردة فی مدوّنات الاحادیث۔ واما الآثار فروی سفیان الثوری عن الشیبانی عن الشعبی عن شریح ان عمر کتب الیه اذا وجدت شیئا فی کتاب الله فاقض به ولا تلتفت الی غیره وان اتاك شئ لیس فی کتاب الله فاقض بما سن به رسول الله صلے الله علیه وسلم فان اتاك ما لیس فی کتاب الله ولم یسن به رسول الله صلے الله علیه وسلم فاقض بما اجمع علیه الناس وان اتاك ما لیس فی کتاب الله ولا سنة رسول الله صلے الله علیه وسلم ولم یتکلم فیه احد قبلك فان شئت ان تجتهد رائك فتقدم وان شئت ان تأخر فتأخر وما اری التاخر الا خیرا لك وروی ابو عبید قال حدثنا ابو معویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید عن ابن مسعود رض اکثروا علیه یوم الحدیث ولیه فان جاءه امر لیس فی

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار کر دیتا ہے اوس کو دین میں جزیں نیست کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے سو روایت کیا اسکو شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے سوا پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں کلام کیا ہو تجھ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے وہ ابن مسعود رض سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہو کتاب اللہ میں اور نہ

کتاب ولا قضی به نبیه صلی الله علیه وسلم
ولا قضی به الصالحون فلیجتهد رأیه ویسأل
ابن ابی خیثمة من طریق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابیه عن
عبد الله بن مسعود مثله وکذا رواه
سفیان بن عتبة عن عبید الله بن ابی یزید
عن ابن عباس انه کان اجتهد رأیه وغیر
ذلك من الآثار المثبتة رواها اللامام
ابن القیم فی کتابه الاعلام الموقعین
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
علیه علماء الاصول کما فی مسلم
الثبوت وحصول المامول وغیرهما
ان یکون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وخیر ذلك من علوم العربیة
وان یکون عالما بنصوص الکتاب والسنة
بقدر ما یتمکن به علی استخراج الاحکام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان یکون عالما بالناسخ والمنسوخ وان یکون
عالما باصول الفقه الذی هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذی
تقوم علیه ارکان بنائه - قال الامام ابن
القیم فی الاعلام ان الرای ثلثة اقسام
رای باطل بلا ریب ورای صحیح ورای
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار الیه السلف فاستعملوا الرای الصحیح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به و
ذموا الباطل ومنعوا من الفتیا -

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد
کرے اپنی راے سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خثیمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبد الرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبید اللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی راے سے۔ اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسیکہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں ... مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچانے موقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے جسکی بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ راے کی
تین قسم ہیں۔ راے باطل بلا شک۔ راے صحیح بلا شک۔
اور وہ راے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
راے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر
اور برای کی راے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور رکھولا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوسنے رار دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواع احدها هو
الرای المخالف للنص وثانیها هو الکلام
فی الدین بالخرص والظن من غیر النظر
الی النصوص والآثار وثالثها هو الرائ
بالمقائیس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغیرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احکام شرائع الدین
بالاستحسان والظنون والرای المحمود
ایضا انواع الاول رای الصحابة الذین
شاهدوا التنزیل وعرفوا التاویل وفهموا
مقاصد الرسول فنسبة آرائهم کنسبتهم
الی صحبته صلے الله علیه وسلم والثانی هو
الرای الذی یفسر النصوص ویبین
وجه الدلالة منها ویقررها ویوضح محاسنها
ویسهل طریق الاستنباط منها کما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارك
یقول لیکن الذی تعتمد علیه الاثر وخذ
من الرای ما یفسر لك الحدیث ۔ وهذا
هو الفهم الذی یختص الله سبحانه به من
یشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
علیه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطأ علیه من الرای لا یکون الا
صوابا ۔ والرابع هو الرای الذی یکون بعد
طلب علم الواقع من الکتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدین بان لم یجد فیها

والے کی مذمت میں۔ پس رائے باطل کی چند قسمیں ہیں۔
اوّل وہ رائے جو مخالف ہو نص کی، دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھہ نصوص اور آثار پر
نظر کے بغیر تیسرے وہ رائے جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رائے کہ پیدا ہوں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رائے صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رائے
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسے کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو تجھکو اعتماد کرے اوسپر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھہ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھہ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواطی کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہو گا وہ رائے نہیں ہوگی مگر صواب
چوتھی وہ رائے جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں ہے باینطور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائے سے اور جو کہے
اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضاء
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رايه ونظر الى اقرب ذلك من الكتاب والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الرأى الذى سوغه الصحابة واستعملوه واقر بعضهم بعضا عليه - اقول ان الامام ابن القيم قد قسم الراى الى ثلثة اقسام كما اسلفناه من قوله فى صدر المسئلة من كتابه الاعلام ثم انه ساق الكلام فى تفاصيل القسمين الاولين وهو الرأى الباطل بلا ريب والصحيح بلا ريب وفات منه الكلام فى القسم الثالث وهو الراى فى موضع الاشتباه وهو الراى الذى هو فى محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص والادلة بأن يكون نص مقتضاه قولا قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القياس عليه وثم نص آخر قضيته خلاف هذا القول فاشتبه الامر فهذا هو الرأى الثالث - ثم بعد ذلك اقول ان ما قال به علے رضى الله تعالى عنه من قوله او فهم اعطيه رجل مسلم فاراد به رضى الله تعالى عنه الراى علے مقتضى النص سواء كان من قسم الثانى او الثالث و اما ما روى عن علے رضى الله تعالى عنه ايضا بخلاف ذلك القول من قوله رضى الله عنه لو كان الدين بالراى لكان اسفل الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت رسول الله صلے الله عليه وسلم يمسح علے ظاهر خفيه رواه ابو داؤد وغيره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اور پھر بعض نے بعض کو۔

کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے رائے کی تین قسموں کی طرف جیسیکہ اول بیان کر دیا ہم نے اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں پھر اول دونو قسموں کی تفصیل بھی ہے اور وہ رائے باطل اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہو گیا کلام کرنا اوسنے قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص اور ادلہ کے تعارض کے وقت باین طور کہ ہو ایک نص جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس نص سے استنباط کر کے یا اوس پر قیاس کر کے اور اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف ہو اس قول کے پس مشتبہ ہو گیا امر پس یہ ہے وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد کہتا ہوں میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو یہ کہا ہے کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم۔ تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث سے۔

اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر نہ کہ اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہو گئی نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ قبول کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد النص علی وجه فی مسئلة فلا فهم ولا رای بخلافه فانه باطل ولیس من الدین بل الدین هو وجه النص فالرای فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان یمسح علی اسفله رای باطل لما یاتی وهو النص وکذا ما قاله الشیخ فی الاعلام ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن الشعبی قال سئل ابوبکر عن الکلالة فقال ان ساقول برائی فان یکن صوابا فمن الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان اراه ما خلا الوالد والولد **فان قیل** کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من قوله انی سماء تظلنی وارض تقلنی ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من النار **فالجواب** ان الرای نوعان احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل هو خرص وتخمین فهذا الذی اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله تعالی عنهم والثانی رای مستند الی استدلال واستنباط من النص وحده او من نص آخر معه فهذا من الطف فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے زمین ہے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست کے جسکا مقتضی یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کلالہ کی بابت تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں اپنی رائے سے۔ پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب سے اور اگر خطا ہو تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے **پس** اگر اعتراض کیا جاوے کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھ جو ابوبکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی رائے سے کچھ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم من قال فی القرآن الحدیث کے ساتھ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن کی اپنی رائے سے پس چاہیے کہ بنالیں اپنا ٹھکانہ دوزخ کا **تو جواب** اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہوا نفس اور اندازہ ہے پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابوبکر صدیق رض اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوئی ہو صریح حکم یا ایسے حکم سے جسکے ساتھ دوسری دلیل ملکر صریح ہو پس یہ باریک بینی ہے اولیاء اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الکلالة انها ما عدا الوالد والولد فان الله سبحانه ذکر الکلالة فی موضعین من القرآن فی احد الموضعین ورث معها الاخ والاخت من الام ولا ریب ان هذه الکلالة ما عدا الوالد والولد والموضع الثانی ورث معها ولد الابوین او الاب النصف والثلثین فاختلف الناس فی هذه الکلالة والصحیح فیها قول الصدیق الذی لا قول سواه وهو الموافق للغة العرب کما قال الشاعر۔

شعر ورثتم قناة المجد لا عن کلالة
عن ابنی مناف عبد شمس وهاشم
ای انما ورثتموها عن الآباء والاجداد لا عن حواشی النسب وعلی هذا فلا یرث ولد الاب والابوین لا مع اب ولا مع جد کما لم یرثوا مع الابن ولا ابنه وانما ورثوا مع البنات لانهم عصبة فلم ما فضل عن الفروض۔ انتهی ما قال ابن القیم فی کتابه الاعلام۔

(۱۷) ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے ہے پس اللہ سبحانہٗ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس کے ساتھ ولد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔ نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق ہے لغت عرب کے جیسیکہ کہا شاعر نے کہ شعر

وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آباء واجداد سے نہ زوائد نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسیکہ نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے ساتھ جز اس نسبت کہ وارث ہوتے ہیں بیٹوں کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی الفروض سے ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للصلح یوم الحدیبیة

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

نوٹ کتاب صلح الحدیبیہ

اخرج الامام احمد قال حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا محمد ابن اسحق بن یسار عن الزهری محمد بن مسلم بن شهاب عن عروة بن الزبیر عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحق بن یسار نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

ابن الحكم قالا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة
البيت لا يريد قتالا وساق معه الهدى
سبعين بدنة وكان الناس سبعمائة
رجل - فكانت كل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كان بعسفان لقيه
بشير بن سفيان الكعبي فقال يا رسول
الله هذه قريش قد سمعت بمسيرك
فخرجت معها العوذ المطافيل قد لبسوا
جلود النمر يعاهدون الله ان لا تدخلها
عليهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الوليد
في خيلهم قد قدموا الى كراع الغميم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ويح قريش لقد اكلتهم الحرب ماذا
عليهم لو خلوا بيني وبين سائر الناس
فان اصابوني كان الذي اراد وا وان
اظهرني الله عليهم دخلوا في الاسلام
وهم وافرون وان لم يفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قريش والله اني
لا ازال اجاهد لهم على الذي بعثني الله
له حتى يظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلكوا ذات اليمين بين
ظهراني الحمض على طريق تخرجه على
ثنية المرار والحديبية من اسفل
مكة قال فسلك بالجيش تلك الطريق
فلما رأت خيل قريش فترة الجيش قد

دونوں نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادۂ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تنہا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ بجہارادی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تہی۔ اپنے ہمراہ سب چھوٹے
اور بڑوں کو لے لیا ہے پہنتیندیں چیتوں کی کہالوں کی
دینی چلتہ اپہنے ہوئے ہیں قسم کہائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بہی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کہالیا کاش اگر قریش مجہسے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجہپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تہی اور اگر اللہ
مجہے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کہ خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجہے بہیجا ہے یہانتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جانبیت جی تنہا باقی رہے۔ پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمص کی پشت
کیجانب کو سیدہی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طریقهم فکسوا راجعین الی
قریش فخرج رسول الله صلے الله علیه
وسلم حتی اذا سلك ثنیة المرار برکت
ناقة فقال الناس خلأت فقال صلے
الله علیه وسلم ما خلأت وما هو بخلق
ولکن حبسها حابس الفیل عن مکة والله
لا تدعونی قریش الیوم الی خطة یسألونی
فیها صلة الرحم الا اعطیتهم ایاها ثم قال
للناس انزلوا فقالوا یا رسول الله وما
بالوادی من ماء ینزل علیه الناس
فاخرج صلے الله علیه وسلم سهما من
کنانته واعطاه رجلاً من اصحابه فنزل
فی قلیب من تلك القلب فغرزه فیه
فجاش الماء بالروا حتی ضرب الناس
عنه بعطن فلما اطمان رسول الله
صلے الله علیه وسلم اذا بدیل بن ورقاء
فی رجال من خزاعة فقال لهم کقول
لبشیر بن سفیان فرجعوا الی قریش
فقالوا یا معشر قریش انکم تعجلون علی
محمد وان محمدا لم یات لقتال انما
جاء زائرا لهذا البیت معظما لحقه فاتهموهم
قال محمد بن اسحق قال الزهری وکانت
خزاعة فی عیبة رسول الله صلے الله علیه
وسلم مسلمها ومشرکها لا یخفون علی
رسول الله صلے الله علیه وسلم شیئا کان
بمکة قالوا وان کان انما جاء لذلك فلا
والله لا یدخلها ابدا علینا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ
جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں
نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے
قسم بخدا نہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر اہم جس سے کہ
مقصود انکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں
سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس
وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی
ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے
اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے
بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب
ہو گئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء
خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے انسے
بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے
وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی
کر رہے ہو محمد پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں
بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے
کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان
اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد
جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے
تھے کہا قریش نے اگر چہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب
بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہو سکیں گے کہ میں ہم پر زبردستی
تاکہ آئندہ عرب اس کی بابت باتیں بنائیں۔

پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف کو جو بنی عامر
میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر
رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے
جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راٰه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بعض ممّا
كلّم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكناني
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راٰه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى في وجهه
فبعثوا الهدى فلما راى الهدى يسيل
عليه من عرض الوادي في قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظاما لما راى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل سدّه الهدى
في قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابي لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفي فقال يا معشر قريش
اني قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى عمله اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والدٌ وانى ولدٌ
وقد سمعتم بالذي نابكم فجمعت من
اطاعني من قومي ثم جئت حتى آسيتكم

بھی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تھا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں پھر بھیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تھا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکھا کہ قلائد کی ناتیں اونہوں
نے بھوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ رسول اللہ
کی خدمت میں بھی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اوپر
اثر کیا حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وُہ چیز دیکھی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے۔ یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی ناتیں بہت روز ٹھہرنے
کی وجہ سے بھوک میں اونہوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجھتا پھر عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجنے کا ارادہ کیا عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکھ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بھیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتھ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجھ پر ہمکو بدگمانی

بنفسه قالوا صدقت ما انت عندنا بمتهم
فخرج حتى اتى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فجلس بين يديه فقال يا محمد
جمعت اوباش الناس ثم جئتهم لبيضتك
لتفضها انها قريش معها العوذ المطافيل
قد لبسوا جلود النمور يعاهدون
الله ان لا تدخل عليهم عنوة ابدا وايم
الله لكاني بهؤلاء قد انكشفوا عنك غدا
قال وابو بكر الصديق رضي الله عنه
خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
قائم فقال امصص بظر اللات انحن
ننكشف عنه قال من هذا يا محمد قال
هذا ابن ابي قحافة قال اما والله لولا يد
كانت لك عندي لكافاتك بها ولكن
هذه بها ثم تناول لحية رسول الله
صلى الله عليه وسلم والمغيرة بن شعبة
واقف على راس رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الحديد فجعل يقرع يده
قال امسك يدك عن لحية رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل والله لا تصل
قال ويحك ما افظك واغلظك وقال
فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من هذا يا محمد قال هذا ابن
اخيك المغيرة بن شعبة قال اغدر
هل غسلت سوءتك الا بالامس قال
فكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمثل ما كلم به اصحابه فاخبره انه لو بات

نہیں ہوگی۔ پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور
آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند
اوباش جمع کر لیے اور پھر اونکو لائے ہو کہ اپنی نسل کو
ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں
اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھہ۔ چیتوں کی پوستینیں پہنے
ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی
مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ
رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر
کہا کہ کیا ہم علحدہ ہو جاویں گے آپ سے۔ کہا عروہ نے
اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے
بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا
خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ
ہے پس ہاتھہ لگایا آپ کے ریش مبارک کے۔
مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے
تھے وہ عروہ کے ہاتھہ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علیحدہ
کر اپنا ہاتھہ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچی
میں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان
ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ
کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔
عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا
کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عروہ کے ساتھہ جیسے پہلے قاصدوں کے
ساتھہ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ
سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے
تھے اون برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپکے ساتھہ

یرید حربا قال فقام من عند رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وقد رای ما یصنع
بہ اصحابہ لا یتوضأ وضوأ الا ابتدروہ
ولا یبصق بصاقا الا ابتدروہ ولا یسقط
من شعرہ شئ الا اخذوہ فرجع الے
قریش فقال یا معشر قریش انی جئت کسری
فی ملکہ وجئت قیصر والنجاشی فی ملکھما
واللہ ما رأیت ملکا قط مثل محمد فی اصحابہ
ولقد رأیت قوما لا یسلمونہ بشئ
ابدا فروا رأیکم قال وقد کان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل ذلک بعث
خراش بن امیۃ الی مکۃ وحملہ علے جمل
یقال لہ الثعلب فلما دخل مکۃ عقرت
بہ قریش وارادوا قتل خراش فمنعہم
الاحابیش حتی اتی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فدعا عمر رضی اللہ عنہ
لیبعثہ الی مکۃ فقال یا رسول اللہ
انی اخاف قریشا علے نفسی ولیس بھا من
بنی عدی احد یمنعنی وقد عرفت قریش
عداوتی ایاھا وغلظتی علیھا۔ ولکن
ادلک علے رجل ھو اعز منی عثمان بن
عفان قال فدعا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فبعثہ الی قریش تخبرھم انہ
لم یات للحرب وانہ جاء زائرا لھذا
البیت معظما لحقہ فخرج عثمان حتی
اتی مکۃ ولقیہ ابان بن سعید بن العاص
فنزل عن دابتہ وحملہ بین یدیہ وردف

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسریٰ کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کردیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلاکر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ سے
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھ سے زائد اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص نے اونکو دیکھکر سواری سے اتر پڑے

خلفه واجاره حتی بلغ رسالة رسول الله صلے الله علیه وسلم فانطلق عثمان حتی اتی ابا سفیان وعظماء قریش فبلغهم عن رسول الله صلے الله علیه وسلم ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت ان تطوف بالبیت فطف به فقال ما کنت لافعل حتی یطوف به رسول الله صلے الله علیه وسلم قال فاحتبسه قریش عندها فبلغ رسول الله صلے الله علیه وسلم والمسلمین ان عثمان قد قتل۔ قال محمد فحدثنی الزهری ان قریشا بعثوا سهیل بن عمرو احد بنی عامر بن لوئی قالوا ائت محمدا فصالحه ولا یکون فی صلحه الا ان یرجع عنا عامه هذا فوالله لا تتحدث العرب انه دخلها علینا عنوة ابدا فاتاه سهیل بن عمرو فلما رآه النبی صلے الله علیه وسلم قال قد اراد القوم الصلح حین بعثوا هذا الرجل فلما انتهی الی رسول الله صلے الله علیه وسلم کلما واطال الکلام وتراجعا حتی جری بینهم الصلح فلما التأم الامر ولم یبق الا الکتاب وثب عمر بن الخطاب فاتی ابا بکر وقال یا ابا بکر الیس برسول الله اولسنا بالمسلمین اولیسوا بالمشرکین قال بلی قال فعلام نعطی الدنیة فی دیننا فقال ابو بکر یا عمر الزم غرزه حیث کان فانی اشهد انه رسول الله فقال عمر وانا اشهد ثم اتی رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول اللہ نے فرمایا تھا اونسے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے کہ قریش نے بھیجا سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تھا اور کہا کہ محمد سے مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی پس آئے سہیل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا ہے جو اس شخص کو بھیجا جب پہونچے سہیل رسول اللہ کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور بہت کلام نے طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ باقی تھا کہ حضرت عمر اُچھل پڑے اور ابوبکر کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا یہ اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ ہاں تو کہا کہ پھر ہم کیسے اپنے دین میں ذلت قبول کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرارداد قائم رہنے دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله او لسنا بالمسلمین
او لیسوا بالمشرکین قال بلی قال فعلام
نعطی الذلة فی دیننا قال انا عبد الله و
رسوله لن اخالف امره ولن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم واتصدق
واصلی واعتق من الذی صنعت مخافة
کلامی الذی تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علی
ابن ابی طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا ولکن اکتب باسمک اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اکتب باسمک اللهم
فکتب الصحیفة نسختها هکذا
باسمک اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
ابن عبد الله وسهیل بن عمر واصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیها الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه رده علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم لم یردوه علیه وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان یدخل فی
عقد محمد وعهده دخل فیه ومن
احب ان یدخل فی عقد قریش وعهدهم
دخل فیه والک ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اللہ کا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کرسکتا ہوں اُسکی
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑھتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بہتائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللھم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللھم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کری ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اونمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور اس صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کے تو لوٹاوین
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجائے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووین محمد اور اون عہد
دپناہ میں تو داخل ہوسکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد اپناہ میں تو داخل

فلا تدخل علينا مكة وانه اذا كان عام قابل خرجنا عنك فدخلتها باصحابك فاقمت فيهم ثلاثا معك سلاح الراكب لا تدخلها بغير السيوف فى القراب ۔

واخرجه ابن هشام برواية ابن اسحٰق عن الزهرى باختلاف يسير عن هذا ۔

ذكر الاختلاف فى الروايات والالفاظ التى وردت فى تحرير هذا الصلح ووجوه الروايات فيه ۔

اقول روى البخارى فى باب ۔ كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان ۔ من كتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ السيوف فى القراب لا يدخلوها الا بجلبان السلاح ۔ وان كان ما قصدهما واحد ثم ما رواه البخارى فى هذا الباب من حديث براء ايضا وفيه زيادة الفاظ لم يرو دها فى سا ر روايات اخرى وهى ۔ ان لا يخرج من اهلها باحد ان اراد ان يتبعه ولا يمنع احدا من اصحابه ان اراد ان يقيم بها ۔

ثم انه ورد الاختلاف فى الكاتب انه من كتب الصحيفة على قولين الاول انه كتبه على بن ابى طالب وهو الاصح رواه اسحٰق ابن راهويه فى مسنده والحاكم فى مستدركه من كتاب قتال اهل البغى فى رواية ابن عباس وكذا رواه الشيخان فالبخارى فى كتاب الصلح وغيره والمسلم فى صلح الحديبية فى حديث براء بن عازب وكذا رواه عمر بن

الاختلاف فى كاتب صحيفة الصلح

ہوسکتا ہے اوسمیں ۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے اِس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہو گا سال آیندہ تو چھوڑ جاویں گے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین دن آپکے ساتھ ہتیار ہوں سوا کے ہتیار داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوا اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن اسحٰق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے تھوڑے سے فرق کے ساتھ ۔ ذکر اختلافات اور روایات اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور مع بیان روایات ۔

کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح باب کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان ۔ میں حضرت براء بن عازب سے روایت کرکے ۔ اور اوسمیں بجائے السیوف فی القراب کے یہ لفظ ہیں کہ لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح اگرچہ مقصود وہی ہے بخاری نے اِسی باب میں دوسری حدیث براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں ان لا یخرج الخ یعنی نہ بجواہیں رسول اللہ مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اوسکو کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو کہ مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا چاہے ۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے کہ کس نے یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں ۔ قول اول یہ کہ کاتب اِس صلح نامہ کے حضرت علی ؓ نہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا ہے اسکو اسحٰق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباس ؓ اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

شیبة - والقول الثانی ان الکاتب کان محمد ابن مسلمة رواہ کذلک ایضا عمر بن شیبة من طریق عمر وابن سہیل (وسہیل ھذا ھو سہیل بن عمرو الذی تم الصلح علی لسانہ) ویمکن التوفیق بین القولین ان اصل العھد کتبہ علی رضی اللہ عنہ کما رواہ الشیخان وغیرہ ثم ان محمد بن مسلمة بیّضہ ثانیا ونقلہ - کذا جمعہ الحافظ فی الفتح - ثم وقع الاختلاف فی کتابة التسمیة فالبخاری وابن ھشام والامام احمد وغیرہ رووا فی روایاتھم انہ کتب فیہ باسمک اللھم کما ھو المروی فی البخاری من کتاب الشروط فی باب الشروط فی الجھاد والمصالحة مع اھل الحرب وقال فیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للکاتب اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال سہیل اما الرحمن فواللہ ما ادری ما ھی ولکن اکتب باسمک اللھم کما کنت تکتب فقال المسلمون واللہ لا نکتبھا الا بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب باسمک اللھم - واما ابن جریر فروی ھذا عن سلمة بن الاکوع فی حدیثہ الطویل وفیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولما کان سیاق ھذا الکتاب من ھذہ الروایة یخالف ما رویناہ سابقا اردنا ان نوردہ علی وجھھا فنسخته ھکذا -

عمر بن شیبہ نے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں قولوں میں جمع اسطرح کیا جاسکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علی رضی ہے جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں۔ دوسرا اختلاف بسم اللہ کی کتابت ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا باسمک اللھم جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب الشرط فی الجہاد والمصالحة مع اہل الحرب میں اور کہا ہے اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمن پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو باسمک اللھم جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھو باسمک اللھم لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی اون سے اس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہوا ہو

الخلاف فی کتابة التسمیة فی ھذا الکتاب

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما صالح عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا صالحهم على ان لا اهلال ولا اعتلال وعلى انه من قدم مكة من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم حاجا او معتمرا او يبتغي من فضل الله فهو آمن على دمه وماله ومن قدم المدينة من قريش معتمرا او حاجا او تاجرا الى مصر او الى الشام يبتغي من فضل الله فهو آمن على دمه وماله وعلى انه من جاء محمدا صلى الله عليه وسلم من قريش فهو الهم رد ومن جاء هم من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فهو لهم وعلى ان يعتمر في عام قابل في هذا الشهر لا يدخل علينا بخيل ولا سلاح الا ما يحمل المسافر في قرابه ثوبي فينا ثلث ليال وعلى ان هذا الهدي حيثما حبسناه محله لا يقدمه علينا -

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۹) کوئی رنج کی بات ہو اور اس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص جائے مدینہ قریش میں سے مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں سال آیندہ کے اسی مہینہ میں (در انحالیکہ) نہ داخل ہوں ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے ساتھ لیکر آتا ہے اور وہ بھی میان میں - ٹھہریں ہمارے پاس تین راتیں اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ یہ قربانی اسی جگہ ہو جائے جہاں ہم نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑھائی جائے -

واخرجه ابن سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال بعد ما ذكر القصة بطوله - فبعثوا سهيل ابن عمرو في عدة من رجالهم فصالحوه على ذلك وكتبوا بينهم -

هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن عمرو واصطلحا على وضع الحرب عشر سنين يامن فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض على انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل في عقد محمد وعقده فعل وانه من احب ان يدخل في عقد قريش فعل وانه

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے - پس بھیجا اونہوں نے سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کر لی آپسے اس عہدنامہ پر اور کہا آپسمیں کہ

یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس برس کہ بیخوف رہیں اونمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے اس بات پر کہ نہ چوری سے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق تمہارے درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے - (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱)

غرائب الالفاظ التی وردت فی هذه الروایات

اون لغات کی شرح جو اِس روایت میں آئی ہیں

بل ناقة ۔ تقع علی الجمل والناقة والبقرة	**بذنته** اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔
انی محمد امنهم بغیر اذن ولیه رده الیه و انه من اتی قریشا من اصحاب محمد لم یردوه وان محمدا یرجع عنا عامه هذا باصحابه ویدخل علینا قابلا فی اصحابه فیقیم بها ثلاثا ولا یدخل علینا بسلاح الا سلاح المسافر السیوف فی القرب شهد ابو بکر بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن وقاص وعثمان بن عفان وابو عبیدة بن الجراح ومحمد بن مسلمة وهو یطلب بن عبد العزی ومکرز بن حفص بن الاخیف وکتب علی صدر هذا الکتاب فان ابن سعد زاد فی خاتمة الکتاب ما لم یروه غیره فقال اخبرنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة قال لما کتب الکتب صلے الله علیه وسلم الکتاب الذی بینه و بین اهل مکة یوم الحدیبیة قال اکتبوا بسم الله الرحمن الرحیم قالوا اما الله فنعرفه واما الرحمن الرحیم فلا نعرفه قال فکتبوا باسمک اللهم قال وکتب رسول الله فی اسفل الکتاب ۔ وانا علیکم مثل الذی لکم علینا ۔	اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ اوسکو واپس نہیں دینگے اور اس بات پر کہ محمدؐ اِس سال اپنے اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر مگر ہتھیار مسافر کے تلوار میان میں گواہی دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدۃ بن الجراح اور محمد بن مسلمہ اور جو یطلب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علی نے شروع اِس فرمان کا پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمۂ فرمان میں جو نہیں روایت کیا اِس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونہوں نے باسمک اللھم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تمہارے عہد میں اِسطرح تمہارے ہمپر ۱۲

وبالابل الشبه لعظمها۔ **قولہ العوذ المطافیل**۔ یرید النساء والصبیان اصلہ جمع عائذ وھی الناقۃ اذا حملت بعد ما وضعت ایاما حتی یقوی ولدھا وقیل امھات الاطفال یرید ان ھذہ القبائل قد احشرت وساقت امواتھا معھا والمطافیل والمطافل۔ جمع المطفل الناقۃ القریبۃ العھد بالنتاج مع طفلھا یقال اطفلت فھی مطفلۃ ومطفل والمراد ان جاؤا باجمعھم کبارھم وصغارھم۔ **قولہ او تنفرد ھذہ السالفۃ**۔ قال فی مجمع البحار جاء فی روایۃ۔ لاقاتلنھم حتی تنفرد سالفتی ای اموت والسالفۃ صفحۃ العنق کنی بانفرادھا عن الموت لانھا لا تنفرد عما یلیھا الا بالموت وقیل اراد حتی یفرق بین راسی وجسدی۔ **قولہ قترۃ الجیش**۔ قترۃ محرکۃ غبرۃ الجیش۔ **قولہ خلأت** ای حزنت وتصعبت الخلا للنوق کالاطاح للجمال والحزن للدابۃ۔ **قولہ کنانۃ** ھی قربۃ یکون فیھا انشاب۔ **قولہ قلیب**۔ بئر قلب ترابھا قبل الطی۔ **قولہ فغرزہ**۔ الغرز ھو النفس کذا فی القاموس۔ **قولہ وکانت خزاعۃ فی عیبۃ رسول اللہ**۔ العیبۃ وعاء یجعل فیہ افضل الثیاب ای سر مکتوم بینھم۔ **قولہ آسیتکم**۔ یقال اسی الجرح اذا داواہ

اونٹ کے ساتھہ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے ہونے کے۔ **قولہ** العوذ المطافیل مراد اس سے عورتیں اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اوسکا بچہ۔ اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے بولا جاتا ہے اطفلت فھی مطفلۃ ومطفل۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آ گئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے **قولہ** او تنفرد ھذہ السالفۃ۔ کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے ایک روایت میں کہ لاقاتلنھم حتی تنفرد سالفتی۔ یعنی لڑونگا اونسے یہانتک کہ مرجاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے ہیں۔ کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ سے کہ وہ نہیں علحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے میرے سر اور میرے جسم میں **قولہ** قترۃ الجیش۔ قترۃ۔ محرکۃ۔ لشکر کا غبار **قولہ** خلأت۔ یعنی تہک گئی۔ خلا۔ اونٹنیوں کے لیے آتا ہے جیسیکہ کلاح اونٹ کے لیے اور حران دابہ کے لیے **قولہ** کنانہ۔ ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔ **قولہ** قلیب۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجائے کھدنے سے اول۔ **قولہ** فغرزہ۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں اسیطرح ہے قاموس میں **قولہ** وکانت خزاعۃ فی عیبۃ رسول اللہ۔ وہ صندوق جسمیں افضل وبہتر کپڑے رکھے جاویں یعنی بہید پوشیدہ اسمیں کا **قولہ** آسیتکم بولا جاتا ہے آسی الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی خیر خواہی کی میں نے تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امرکم بنفسی۔ **قولہ المص بظر اللات** ۔ البظر بفتح موحدۃ الھنۃ اللتی تقطعھا الخافضۃ من فرج المرأۃ عند الختان۔ **قولہ الزم غرزہ** ۔ ای امسکہ واتبع قولہ و فعلہ کمن یمسک برکاب راکب ویسیر بسیرہ وجواب الصدیق وفق الرسول صلے اللہ علیہ وسلم من دلائل فضلہ و رسوخہ وشدۃ اطلاعہ علے معانی امور الدین۔ **قولہ بیننا وبینھم عیبۃ مکفوفۃ** ۔ ای بینھم صدر تقی من الخل والخداع مطوی علے الوفاء بالصلح والمکفوفۃ المشرجۃ المشدودۃ وقیل ان بینھم موادعۃ ومکافۃ عن الحرب یجریان مجری الموادۃ التی تکون بین المتصافین الذین یثق بعضھم الی بعض والمعنے انہ صالح اھل مکۃ علے وضع الحرب عشر سنین و معنے عیبۃ مکفوفۃ علے ان یکون ما سلف منا فی عیبۃ مکفوفۃ ای مشدودۃ لا یظھر واحد منا ولا یذکرہ۔ **قولہ ولا اسلال** الاسلال ھو السرقۃ الخفیۃ یقال سلّ البعیر وغیرہ فی جوف اللیل اذا انتزعہ من بین الابل وھی السلۃ واسلّ ای صار ذا سلۃ اذا اعان غیرہ علیہ ویقال الاسلال الغارۃ الظاھرۃ وقیل ھو من سلّ السیوف۔ **قولہ لا اغلال**

قولہ امصص بظر اللات۔ البظر بفتح باء موحدہ۔ وہ گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت سے ختنہ کے وقت **قولہ الزم غرزہ** یعنی مضبوط تھام اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی **قولہ بیننا وبینھم عیبۃ مکفوفۃ**۔ یعنی اونکا دل صاف ہے مکر وفریب سے۔ شامل ہے وفا اور صلح پر۔ اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ بندھا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں دوستی ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ اونہوں نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس برس اور معنی عیبۃ مکفوفۃ کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے اول وہ بیچ گٹھری بندھی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا **قولہ ولا اسلال**۔ اسلال۔ پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سلّ البعیر نے جوف اللیل۔ جبکہ لیجائے اونٹ کو اوندھوں کے درمیان سے اور بولا جاتا وہی السلۃ واسلّ۔ یعنی ہوگیا صاحب سلّہ۔ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر۔ اور کہا گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں۔ لوٹنا ظاہر۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سلّ السیوف سے **قولہ لا اغلال**۔ خیانت۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پہنطاز رہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا۔ قولہ مجتازا۔ من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔
قولہ مجتازا۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه و يويده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائۃ فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمائے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقاً اور ایک روایت ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں (یعنی ہدی واجب ہیں) اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ قول ہے اسحٰق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اس پر اور تائید ہوتی ہے اسکی اس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید اضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض۔ تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صلح نے مگر ابو داؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونٹ کی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع رسول الله صلے الله علیه وسلم بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة **قلت** قال ابن التیمیة فی المنتقی انه متفق علیه وهذا وهم منه فانه لم یخرجه البخاری فی صحیحه - قال الزیلعی وفی لفظ مسلم عن زهیر بن ابی الزبیر عن جابر قال خرجنا مع رسول الله نهلین بالحج فامرنا ان نشترك فی الابل والبقر کل سبعة منا فی بدنة اخرجه مسلم والنسائی فی الحج والباقون فی الضحایا واخرج ابوداؤد فی الاضحیة والنسائی فی الحج عن قیس عن عطاء عن جابر ان النبی صلے الله علیه وسلم قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة واخرج الدارقطنی فی سننه عن مجالد عن الشعبی عن جابر مرفوعا نحوه سواء - واخرج الطبرانی فی معجمه عن حفص بن جمیع عن مغیرة عن ابراهیم عن علقمة عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و **یشکل** علی هذا القول فی منع البدنة عن عشرة ما اخرجه الترمذی والنسائی واحمد فی مسنده وابن حبان فی صحیحه عن علیاء بن احمد عن عکرمة عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلے الله علیه وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة و فی الجزور عشرة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب قال البیهقی فی المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض **کہتا** ہوں کہ کہا ابن تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اوہ کو وہم ہوا ہے اسوجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی۔ کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر میں کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں اور تخریج کی ہے ابوداؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے اور وہ جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ سات کے عوض۔ اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے، وہ جابر سے مرفوع بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور **اعتراض** ہوتا ہے اس قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں علیاء بن احمد سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی (عید اضحی) اپس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات سات اور اونٹ میں دس۔ اور کہا ترمذی نے کہ

وحدیث زہیر عن ابی الزبیر فی اشتراکھم
وھو مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی الجزور
عن سبعۃ اصح اخرجہ مسلم ثم روی من
طریق ابن اسحٰق عن الزھری عن عروۃ عن
مروان بن الحکم ومسور بن مخرمۃ ان
رسول اللہ خرج یرید زیارۃ البیت و
ساق معہ الھدی سبعین بدنۃ عن
سبعمائۃ رجل کل بدنۃ عن عشرۃ
قال البیھقی وقد رواہ معمر وسفیان بن
عیینۃ عن الزھری بھذا الاسناد ان
النبی صلے اللہ علیہ وسلم خرج عام الحدیبیۃ
فی بضع عشرۃ مائۃ وعلی ذلک یدل روایۃ
جابر وسلمۃ بن الاکوع ومعقل بن یسار
وبراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنھم و
کلھم شھدوا الحدیبیۃ وکلھم نحروا البعیر
عن بعضھم ونحروا البقر عن باقین عن
کل سبعۃ بقرۃ۔ وقال الواقدی فی
المغازی وروایۃ من رأی البدنۃ عن
سبعۃ اثبت من الذین رووا عن عشرۃ
فان الھدی کان یومئذ سبعین بدنۃ
والقوم کانوا ست عشرۃ مائۃ واخرج الحاکم
فی المستدرک عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفیان عن ابی الزبیر عن
جابر قال نحرنا یوم الحدیبیۃ سبعین بدنۃ
البدنۃ عن عشرۃ وقال النبی صلعم یشترک
النفر فی الھدی وقال صحیح علی شرط مسلم
ثم اخرجہ عن الحسین بن ذافر عن عکرمۃ عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب۔ کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے اونٹ کی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات آدمی ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحٰق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض۔ کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے میل ہر سات کے
عوض ایک میل۔ اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے ان لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے تقریباً سو اور تخریج کی ہے حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں۔ اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے بشرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن ذافر وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباسؓ قال کنا مع رسول اللہ فی سفر فحضرنا النحر فاشرکنا فی البقرۃ عن سبعۃ و فی الجزور عن عشرۃ انتہی ما قالہ الزیلعی ومن العلماء من فصل فی المسئلۃ وقال ان الاضحیۃ تجزئ البعیر فیہا عن عشرۃ واما الھدی فتجزئ فیہا عن سبعۃ کالبقرۃ وحملوا احادیث العشرۃ فی الجزور علی الاضحیۃ وھذا القول قد اختارہ الشوکانی فی النیل

اقول ویردہ حدیث الکتاب ومارویناہ من حدیث جابر نحرنا یوم الحدیبیۃ الخ فھذا صریح فی انہ کان ھدیا ولم تکن اضحیۃ واما روایۃ العشرۃ فقد سبق ان روایۃ السبعۃ اصح منہ والحق فی ھذہ المسئلۃ ما ذھب الجمہور۔ **قولہ قد رأیت مالا یحل سدلہ** ۔ یدل علی ان تعظیم شعائر اللہ کان معروفا فی الجاھلیۃ وفیہ اشعار بان ابدال الھدی منہی عنہ فان فی الابدال سدا ایضا وقد روی عن ابن عمر قال اھدی عمر نجیبا فاعطی بہا ثلثمائۃ دینار فاتی النبی صلعم قال یارسول اللہ انی اھدیت نجیبا فاعطیت بہا ثلثمائۃ دینار فابیعھا واشتری بثمنھا بدنا قال لا انحرھا ایاھا رواہ احمد وابوداؤد وابن حبان وابن خزیمۃ فی صحیحیھما والبخاری فی تاریخہ۔

قول عثمانؓ ما کنت لافعل ھذا یدل علی عدم وجوب طواف القدوم واختلف العلماء فی وجوبہ فذھب مالک وابوثور و

سے کہا کہ تمہے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگیا موسم قربانی پس شریک ہوگئے ہم گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس ختم ہوا کلام زیلعی کا۔ اور بعض علماء نے تفصیل کی اس مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے دس کے عوض لیکن ہدی پس کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس مانگی اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابرؓ کی کہ ذبح کیے ہم نے یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت اصح ہے اس سے۔ پس حق اس مسئلہ میں وہ ہے جو مذہب جمہور کا ہے

قولہ قد رأیت مالا یحل سدہ۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اس میں اشارہ ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بدلنے میں بھی سد ہے۔ اور روایت کیا گیا ہے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اوکو تین سو دینار ملتے تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں کیا اوسکو بیچ دوں اور اوکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر۔ روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں۔

قول عثمان ما کنت لافعل یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کے وجوب میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انه فرض لقوله تعالی فَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ و قال ابوحنيفة هو سنته و قال الشافعي هو تحية المسجد۔ **قوله صلعم اكتب باسمك اللهم** - فيه دليل على انه يجوز للمسلم ان يخالف الامر المشروع ان لم يكن في الخلاف جرح شرعي و لم يكن هذا من اهم الشرائع و ايضا يكون الامر المختار متضمنا لمعنى المشروع و يؤيده ما روى عن عائشة رض قالت سألت النبي صلعم من الجدار أمن البيت هو قال نعم قلت فما بالهم لم يدخلوه في البيت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاؤا و يمنعوا من شاؤا و لولا ان قومك حديث عهدهم بالجاهلية فاخاف ان تنكر قلوبهم ان ادخل الجدار في البيت و ان الصق بابه بالارض و في رواية لولا حداثة قومك بالكفر لنقضت البيت ثم بنيته على اساس ابراهيم - فان رسول الله صلعم ازلف بيسر الامرين دفعا لاكبرهما فان قصور البيت اليسر من افتتان بين المؤمنين +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ وہ سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے ہے مستحب نقل **قولہ صلعم اکتب باسمک اللھم** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی جرح نہ ہو اور یہ امر ہی امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہ ہو اور نیز جائز کہ اس کے عوض اختیار کیا جاوے وہ بھی متضمن ہو شرع پر اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں ہے آپنے فرمایا ہاں کہا میں نے کہ پھر انکو کیا ہو گیا ہے جو وہ اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے۔ کہا کہ تیری قوم مال کی کمی ہے کہا میں نے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جائینگے انکے دل اگر داخل کرونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا میں اوسکے دروازہ کو زمین سے۔ اور ایک روایت میں ہے اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو امروں میں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر اتفاق نہو جائے اسوجہ سے کہ کہی بیت میں آسان ہی مسلمانوں میں فتنہ پڑ جائے

هذا ما كتبه صلى الله عليه صلعم لصيفي بن عامر سيد بني ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

قال الحافظ ذكر ابو عمر مختصرا و اخرج ابن السكن من طريق عبيد الله بن يهون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

ملکتاب الی صیفی بن عامر

ثم بن حیان العبدی قال حضرت عمر و محمد او الصلت بن کریب العبدیین قال فجاؤا بالکتاب ووضعوہ علی ید ثمامۃ بن خلیفۃ وکانوا تشاقوا فیہ فقالوا ان جدنا دفع الینا ھذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن عامر دفعہ الیہ وذکر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتبہ لہ فاذا فیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبۃ بن عامر من اسلم منھم واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ واعطی خمس المغنم وسہم النبی والصیفی فھو امن بامان اللہ۔ ذکرہ بھذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابۃ

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونھوں نے کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ اونکو صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے صیفی بن عامر کو (سردار بنایا) اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور دیے خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرج الامام احمد والترمذی بسندھما عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیۃ للعاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجھا حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی وکان استعملہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الاعراب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب الیّ۔ ان اورث امرأۃ الضبابی من دیۃ زوجھا۔ فرجع عمر عن قولہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت اونہی کو تقسیم کیجائے جنکا دیت دینا واجب ہوتا ہے اور نہیں وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ نے اونکو عامل بنایا تھا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے مجھے لکھا تھا کہ ورثہ دون میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

۳۴ کتاب لعامر بن اسود

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعامر بن اسود الطائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طی ما اسلموا علیه من بلادهم ومیاههم ما اقاموا الصلوٰة و آتوا الزکوٰة وفارقوا المشرکین وکتبه المغیرة ذکره الحافظ وابن الاثیر قالا رواه سعید القرشی من طریق عبد الملک بن ابی بکر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عمرو قال کتب النبی صلے الله علیه وسلم لعامر بن اسود کتابا فذکر وقال ابن الاثیر اخرجه ابو موسیٰ ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) اشہر اونکے اور پانی اونکے کے (مراد پانی سے چشمہ۔ نہریں۔ چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا اون دونونے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبدالملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ نے

۳۵ کتاب الی عائشة المؤمنین

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم خطابا لعامة المؤمنین

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثیر روی عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأیت مع رسول الله کتابا فیه۔

من محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم لا تبیعوا التمرة حتی ینیع ولا اسم حتی یحمس ولا تطؤا الحبالی حتی یضعن۔ قال کذا ذکره ابن قانع۔

قوله ولا السهم ۔ هذا ما اشتمله حدیث حکیم بن حزام قال قلت یا رسول الله یاتینی الرجل فیسألنی عن البیع لیس

لکھا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبداللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی میں نے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تہا کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جب تک کہ خشک نہ لیا جاوے اور مت جماع کرو عورتوں سے جبتک کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا اوسکو ابن قانع نے

قولہ ولا السہم ۔ یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا میں نے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھ سے اوس چیز کے

عندی وابیعه منه ثم ابتاعه من السوق
فقال لا تبع ما لیس عندك رواه اصحاب
الصحیح قال البغوی النهی فی هذا الحدیث
عن بیوع الاعیان التی لا یملکها وظاهر
النهی تحریم ما لم یکن فی ملك الانسان ولا
داخلا تحت مقدرته فکذلك بیع السهم
قبل التخمیس ورواه ایضا عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا یبیع سهم حتی یعلم رواه الحاکم فی الکنی

قوله ولا تطؤا الحبالی ۔ وهذا ما
اشتمله حدیث رویفع بن ثابت مرفوعا
من کان یومن بالله والیوم الاخر فلا یسقی
ماءه ولد غیره رواه الترمذی وروی
ایضا عن عرباض بن ساریة ان النبی صلی
الله علیه وسلم حرم وطی السبایا حتی یضعن
ما فی بطونهن رواه احمد والترمذی وزاد
فی روایة ابی سعید ولا غیرها حامل حتی تحیض

فروخت کرنیکا جو تیرے پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہو نہیں اوسکو بازار
سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں
ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے کہا البغوی نے کہ نہی
ہے اس حدیث میں اون چیزونکے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے
اور ظاہر نہی سے حرمت ہی (بیع) اوس چیز کی جو کہ نہو اوس شخص
کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس اسیطرح ہی فروخت کنا
اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جائے
حصہ یہانتک کہ معلوم ہو جاوے (یعنی معین اور مشخص ہو جاوے)
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے مستدرک میں **قولہ ولا تطؤا الحبالی**
اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابت کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص
ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پس چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی
(مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباض
بن ساریہ سے بھی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کر دیا
قیدی عورتونسے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہو جاویں وہ اپنے
حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں
یہ زیادتی ہی کہ اور نہ حاملہ کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہو جائیں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضیء لم اره فی غیره انه
قال ابو سعد وکتب النبی صلی الله علیه
وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی ۔
ان له ما اسلم علیها من ارضها وانشائها
یعنی نخلها اذا اقام الصلوة واتی الزکوة و
اعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر
ولمن تبعه من قومه وکتبه الارقم بن ابی ارقم المخزومی

ذکر کیا ہی مصباح المضیء میں اور نہیں دیکھا میں نے اوسکے سوا اسکی روایت میں
کہ کہا ابو سعد نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ
حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیزیں ہیں جنپر وہ اسلام لایا اوسکی
زمین اور اوسکی کھجوریں یہانتک کہ وہ نماز پڑہے اور زکوۃ دے اور دے
لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو
جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اوسکے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی
اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے۔

کتاب البیوع

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعبادة بن الاشیب العنزی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرجه ابن مندة من طریق مطرف بن ابی الحسین بن المصادق بن امیة العنزی عن ابیه عن جده عن عبادة ابن الاشیب قال خرجت الی رسول الله صلے الله علیه وسلم فاسلمت فکتب لی کتابا انسخته بسم الله الرحمن الرحیم من محمد نبی الله لعبادة ابن الاشیب العنزی انی اقررتك علے قومك ممن جری علیه عمالی وعمل بنی ابیك فمن قری علیه کتابی هذا فلم یطع فلیس لامن ولا معزن۔

قال واخرجه الاسماعیلی فی معجمة الصحابة وقال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے ایک فرمان میرے لیے انسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے تحقیق میں نے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے جاتے تھے پس جس شخص سنائی جاوے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت کرے تو نہیں ہے اوسکے لیے اوپر کسی کے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اوسکی اسماعیلی نے معجمۃ الصحابہ میں اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اوسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزی بسکون النون والراء المعجمة نسبته الی عنز بن وائل بن قاسط بن هنب ابن اقصے۔ وعنز ابو بکر بن وائل۔ **قوله ممن جری** ۔ بیان القوم یعنے جعلتك امیرا علے قومك الذی ارسلت علیهم عمالی و ارسل علیهم عمال بنی ابیك من قبل۔ **قوله فمن قری** ۔ هذا یدل علے ان کتاب الامام مطاع وینبغی لحامل الکتاب ان یقرأه علے من کتب الیهم حتی یعلم المطیع من

العنزی بسکون نون اور زا معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل کی طرف۔ **قولہ ممن جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا میں نے تجھکو امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا میں نے اپنے عاملوں کو اور بھیجے جاتے تھے اوسکی طرف تیرے باپ دادا کے عامل اس سے پہلے **قولہ فمن قری**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنادے تاکہ فرق معلوم ہو جائے مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قرأۃ الکتاب علیہم فلا یعد من العصاۃ فانہ صلے اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعۃ علی قرأۃ الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جائے گا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہے قرأۃ تحریر پر

کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عکیم کو

اخرج ابو داؤد والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابو داؤد قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ارض جہینۃ ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشیئ اھاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبد اللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضھا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال واخرج الثلاثۃ اعنی ابن مندۃ وابو نعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابو داؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور نسا وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبد اللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور تھی بعض طریقوں میں یہ کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے

غرائب ما فی ھذا الکتاب والمسئلۃ المستنبطۃ منھا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اھاب ھو الجلد وقیل قبل الدباغ

عصب - بفتح العین المھملۃ ھو اطناب مفاصل الحیوان وھو شئ مدور -

اعلم ان الاستمتاع من اھاب المیتۃ وعصبھا علی وجھین اما بالاکل او بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فھو حرام لا خلاف فیہ عند الائمۃ وقد

اھاب - کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی

عصب بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑبند اور وہ گول ہوتے ہیں (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں)

جان تو کہ نفع لینا مردار کی کھال و اُس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال - اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا بالکل خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد فی الصحیح من حدیث ابن عباس انما حرم من المیتة اکلها واما الشافی فاختلفت الائمة علی سبعة اقوال - الاول انه یطهر بالدباغ جمیع جلود المیتة مطلقا الا الکلب والخنزیر وهو مذهب الشافعی و مالك والاوزاعی وابی حنیفة والظاهریة و سائر الائمة وعلی بن ابی طالب وابن مسعود واستدلوا بحدیث ابن عباس رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد ومسلم وابن ماجة والترمذی والثانی انه لا یطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروی عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة وهو اشهر الروایتین عن احمد واحدی الروایتین عن مالك واستدلوا بحدیث الکتاب وحدیث عبد الله بن عکیم قال کتب الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بشهرین ان لا تنتفعوا من المیتة اهاب ولا عصب رواه اصحاب السنن والثالث انه یطهر بالدباغ جلد ماکول اللحم وهو قول ابن المبارك وابی ثور واسحٰق بن راهویه والرابع انه یطهر بالدباغ یشبه بالزکوة فیما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی جلود المیتة دباغها زکوتها والزکوة تعمل فی الماکول فکذا الدباغ والخامس یطهر بالدباغ جمیع جلود المیتة الا الخنزیر وهو قول من رأی ان الکلب لیس بنجس العین فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اوّل یہ کہ بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سوتا اور سور۔ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہے رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحٰق بن راہویہ کا اور کہا اونہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مردار وںکی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة واجتجوا بما قدم فی الاول وانما الخلاف
فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس
یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه
فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی
الیابسات وهو قول عن مالك وهذا
التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل
علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب
والخنزیر وهو مذهب داؤد عن ابی یوسف
مروی ایضا واستدلوا بعموم قول صلے الله
علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع
انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود
المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض
اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة
باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے
اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی
حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا
مسئلہ صید سے کیا ہے۔ اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہوجاتی
ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نفع
لیا جائے اوس سے ترچیزوں میں اور استعمال کیا جاوے
خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ
تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور
اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہوجاتی ہیں سب کھالیں بباغت کے کتا اور سور
بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے
ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کہال بھی رنگ لیجاوے وہ پاک
ہوجاتی ہے اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے
اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور
استدلال کیا ہے بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة
قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه
کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم
بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان
یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب
القدوم علیه صلے الله علیه وسلم فکتب
علیه الصلوة والسلام الیه۔
ان مقامك بمكة خیر لك۔
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة
عباس رض بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں
اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن
پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے
تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے
کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ
کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے
اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس رض
کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں سے اوپر کہا

محمد بن عمر قال حدثنی ابن ابی سبرة عن
حسین بن عبد اللہ عن عکرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمکة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معہ حینئذ و
کان مقامہ بمکة انہ کان لا یغیب علی رسول
اللہ صلعم خبرا یکون لا کتب بہ الیہ
وکان من ھناک من المؤمنین یتقون بہ
ویصیرون الیہ وکان لھم عونا علی اسلامھم
ولقد کان یطلب ان یقدم علیہ صلعم فکتب
الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان مقامک بھا خیر - فاقام بامر رسول
اللہ صلعم - اعلم ان الھجرة من مکة
کانت مفروضة الی فتحھا فحینئذ مقام عباس
رضی اللہ عنہ بھا واجازة ابنیہ صلی اللہ علیہ
وسلم لہ یشکل بقولہ سبحانہ تعالی - اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا
فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا
فِیْھَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
قال فی الخازن ان اللہ لم یقبل الاسلام من احد
بعد ھجرة النبی حتی یھاجر الیہ ثم نسخ ذلک بعد
فتح مکة بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ھجرة بعد
الفتح اخرجاہ فی الصحیحین اقول فالجمع
فی ھذا المقام انہ کان ممن استثناھم اللہ تعالی
عن ھذا الحکم کولدہ وزوجتہ رضی اللہ
تعالی عنہم بقولہ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپسے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار رہتے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک بھا خیر حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے۔ جان تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عزوجل۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کن میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانہ ہے۔ کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جسنے کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرۃ
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ کہ حضرت عباس اون
لوگونمیں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی حیلہ

یَقْتَدُوْنَ سَبِیْلًا اَوْ خصہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن ھذا الحکم لمصلحۃ رآھا فی مقامہ سکۃ من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اوس کو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سوچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

ھذا ایضا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لعمہ عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ھذا ایضا کتاب العباس رض

ذکر صاحب سیرۃ المحمدیۃ فی المعجزات بلا سند وتخریج ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب للعباس - الحیرۃ من الکوفۃ والمیدان من الشام والخط من نجم و مسیرۃ ثلثۃ ایام من ارض الیمن - فلما افتتح ذلک اتی بہ عمر رضی اللہ عنہ۔

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) نجم میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔

اتفق العلماء علی اشتراط القبض فی صحۃ الھبۃ ویدل علیہ ما رواہ الامام مالک فی الموطا عن عائشۃ ان ابا بکر الصدیق کان نحلھا جاد عشرین وسقا من مالہ بالغابۃ فلما حضرتہ الوفاۃ قال یا بنیۃ انی کنت نحلتک جاد عشرین وسقا ولو کنت جددتہ واحترتہ کان لک وانما ھو الیوم مال وارث فاقتسموہ علی کتاب اللہ فھذا صریح علی ان الھبۃ انما تملک بالقبض لقولہ لو کنت جددتہ واحترتہ کان لک وذلک کان قبض الثمرۃ بالجداد **ولکن** ھذا الکتاب وغیرہ مثل کتاب تمیم الداری وغیرہ یفید علی خلاف والاتفاق علیہ من اشتراط القبض فی الھبۃ **اقول** والتوفیق ممکن بوجوہ الاول ان یکون

اتفاق کیا ہے علماء نے اس بات پر کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کئی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی تجھکو بیس وسق دیئے تھے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کر لیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا۔ پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکر رض کہ تو کنت جددتہ یعنے اگر کٹوا لیتی تو اونکو اور جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا۔ جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں کہتا ہوں کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ مقصد اس فرمان کا اول اسلام

قصة الكتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخرعنها فصار منسوخا والثانی ان یکون من خصائصه صلے الله علیه وسلم والثالث ان یکون من معجزاته صلے الله علیه وسلم حیث تیقن بحصول القبض فابقاہ علیه ورتب حکم القبض علیه۔

کا ہے اور قضیہ اتفاق علماء کا متاخر ہے اس سے پس ہو جاوے منسوخ یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہمہ رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم قبضہ کا۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعثمان بن عفان رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

نے کتاب لعثمان بن عفان رضی

اخرج محمد بن سلیمان المرانی عن وحشی بن حرب عن ابیه ان النبی صلے الله علیه وسلم کتب الی عثمان وهو بمکة۔ ان الجند قد توجهوا قبل مکة وانی بعثت الیك دوسًا (مولی رسول الله) وامرته ان یتقدم بین یدیك باللواء وبعثت الیك خالد بن الولید لتسیر۔ ذکره الحافظ وابن الاثیر وقال رواه صدقة ابن خالد عن وحشی بن حرب باسناده و اخرجه ابن مندة وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمان رضؓ کو اور عثمانؓ مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجا ہوں میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آزاد کردہ رسول اللہ) اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تا کہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

نے کتاب لعداء بن خالد

اخرج الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیسی قال حدثنا عبد المجید ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرأك کتابا کتبه لی صلے الله علیه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا نہیں سناؤں تجھکو وہ تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلی فاخرج لی کتابا نسخته۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشترى منه عبدا او امة (شك الراوی) لا داء ولا غائلة ولا خبثة۔ بیع المسلم للمسلم۔
واخرجه ابن الاثیر وابن عبد البر بسند الترمذی وایضا ابن عبد البر بسند آخر وذکره فی جامع ازهر فقال اخرجه البزار وغیره عن خالد بن العداء فکلهم وافقوا فی لفظهم وخالفوا الترمذی فقالوا لا داء ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه ابن سعد فی الطبقات فی العداء فقال اخبرنا یحیی بن عباد شن قال حدثنی عباد بن لیث اللیثکری قال حدثنی عبد المجید بن وهب قال حدثنی العداء بن خالد بن هوذة قال اخرج الی کتابا۔ فذکر الحدیث۔

علیہ وسلم نے مجھے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خریدا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خریدا آپ سے ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے نہ کوئی عیب ہے نہ خبیث۔ بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے لئے۔
اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپس میں لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن عباد شن نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث لیثکری نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العیب الباطن فی السلعة الذی لم یطلع علیه المشتری۔ غائلة هی ان یکون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالکه غال مال مشتریه ای اتلفه وهی صفة او خصلة مهلکة۔ خبثة۔ الخیانة ما فیه هلاك المال کونه ابقا۔ اعلم ان هذا یدل علی وجوب تبیین العیب او عدمه للمشتری

وہ ہر وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار نہ ہو سکے غائلہ وہ یہ کہ مثلاً چور ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ۔
خبثہ۔ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے ہونا غلام بھگوڑا۔ جان تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ مبیع میں

وتحریم کتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبیع
کان معیبا عند البیع یرد البیع ویؤید ه ما
روی عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما
فی عهد النبی صلے اللہ علیہ وسلم فمر وجد به
عیبا فرده بالعیب رواه احمد وابوداؤد و
یدل ایضا علے جواز الکتاب فی البیع
الحاضر وهو مما استثنے فی قوله عز وجل الا
ان تکون تجارة حاضرة تدیرونها بینکم
فلیس علیکم جناح الا تکتبوها۔ وهذا
الجواز هو مفاد قوله تعالی وانما رخص
الله تعالی فی الکتابة فی هذا النوع من التجارة
لکثرة ما یجری بین الناس فلو کلفوا فیها
الکتابة شق ذلک علیهم ولانه اذا اخذ
کل من المتبایعین حقه من صاحبه فی ذلک
المجلس لم یکن هناک خوف الجحاد الذی
شرعت له الکتابة فلا حاجة الیه۔

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر
ظاہر ہوجائے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہوجائیگی
مبیع۔ تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شخص نے
خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں
عیب تو واپس کردیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد
اور ابوداؤد نے۔ اور یہی دلالت کرتا ہے یہ فرمان۔ جواز تحریر
پر بیع حاضر میں جو مستثنی ہے قول اللہ عز وجل الا ان تکون تجارۃ
میں۔ یعنی دلکھو تم تحریر اگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست
ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں ہے گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو
اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عز وجل سے اور اس قسم
کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے
درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے
جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک
خرید وفروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی
مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہا جسکی وجہ سے مشروع ہوئی
ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں ہی اوسکی۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعک ذوخیوان الهمدانی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عک ذوخیوان ہمدانی کیلیے

قال الحافظ وابن الاثیر روی الشعبی عن
عامر بن الشهر قال اسلم عک ذوخیوان
فقیل له انطلق الی رسول الله فخذ منه
الامان علے من قبلک ومالک وکانت
له قریة بحاریق فقدم علے رسول الله
صلے الله علیه وسلم فقال یا رسول الله
ان مالک بن مرارة قدم یدعو الی الاسلام
فاسلمنا ولی ارض بحاریق فاکتب لی کتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن
شہر سے کہا کہ اسلام لایا عک ذوخیوان پس کہا گیا اوسنے کہ
جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لو اوسنے امان اون لوگوں کے
لیے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تمہارا ملک
ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک
بن مرارہ آئے ہمارے پاس تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے
ہم اور میری زمین ہے حبیں غلام ہیں پس لکھدیجئے مجھے فرمان پس

فکتب صلے اللہ علیہ وسلم لہ کتابا نسختہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول
اللہ لعک ذوخیوان ان کان صادقا فی
ارضہ ومالہ وراقیقہ فلہ الامان وذمۃ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم وکتب مالک بن سعید
قال ابن الاثیر قال عبدان (الراوی) مالک
وھمٌ والصواب خالد (ای فی الکاتب) و
اخرجہ ابوموسی وقال الحافظ رواہ ابو
یعلے ایضًا۔ واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمۃ عامر بن شہر ھکذا سواء الا انہ قال
وکتب خالد بن سعید بدل مالک

قولہ ان کان صادقا۔ ظاہرہ
یدل علے ان عقد الامان تصح بالتعلیق
یعنے اذا کان معلقا بالشرط مع ان الاصل
فی العقود عند جمہور الفقہاء انھا لا تصح
ولا تلزم الا بالتنجیز اعنی ان لا تکون معلقا
بشرط ولکن ھذا الامان لم یکن علقہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشرط
الصدق ولکنہ بیان لامر واقعی وبیانہ
ان قولہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کان
صادقا یحتمل الامرین یعنے ان یکون
مرجع الصدق الی اسلام حامل الکتاب
اولی کونہ صادقا فی تملکہ الارض والمال
والرقیق وھو الظاھر وعلے کلا التقدیرین
فالشرط لبیان الواقع فان کان کل امان
مرتب علے الاسلام فھو معلق بہ وان
لم یبین۔

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کیجانب سے
مکنے وحیوان کے لئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے
مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے
واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک
بن سعید نے۔

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے (کاتب کی بیان) یہ
کہ مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابوموسیٰ نے
اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابویعلی نے بھی اور تخریج کی ہے
محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح
مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ ان کان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ عقد امان صحیح ہوجاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی
شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے
نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اور نہیں تمام
ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔
لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی
کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اُنکانَ صَادِقًا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ
ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف
اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے
اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیرونپر
یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب
ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ
اگرچہ بیان بھی نہ کی جاوے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم الی عمیر ذی مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج الطبرانی من طریق مجالد بن سعید بن عمیر عن ابیه عن جده قال جاء ناکتاب النبے صلے الله علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی عمیر ذی مران ومن اسلم من همدان سلام علیکم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو اما بعد فاننا بلغنا اسلامکم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله قد هدا کم بهدایته وانکم اذا شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة واتیتم الزکوة فان لکم ذمة الله و ذمة رسوله علے دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیها سهلها و جبالها غیر مظلومین ولا مضیق علیهم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بیته وان مالک بن مرارة الرهاوی قد حفظ الغیب وادی الامانة وبلغ الرسالة فامرک به خیرا فانه منظور الیه فی قومه

قال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم وابن عبد البر واخرجه ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة عمیر ۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور دوسرے لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تم پر پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے۔ نہ ظلم کیے جاویگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اوپر اور صدقہ نہیں حلال کیے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں تمہکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔ اور (نیز) تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبي صلى الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الآحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما وهذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر وذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا - فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد -

قوله ان الصدقة لا تحل - وهو كما روى عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف ٭

قولہ فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کیا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اِس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علماء نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھتے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنا لو تم اوسکو پس متوجہ ہو گئے وہ کعبہ کی طرف - اور اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور کہا اُنہوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں (یعنی کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں) ٭

قولہ ان الصدقة لا تحل - اور وہ جیسیکہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے مُونہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ (کلمہ توبیخ) پھینک دے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ۔ متفق علیہ۔ اور خوب بیان کیا ہے میں نے اِس مسئلہ کو اِس سے اوّل کتاب ذرعہ بن سیف میں ٭

هذا ما کتبه صلے اللہ علیه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم کان رسول اللہ صلعم قد استعمل عمرو بن حزم علے نجران الیمن فولد له هنالك علے عهد رسول اللہ صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمدا وکناه ابا سلیمان وکتب بذلك الی رسول اللہ فکتب الیه رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم ان سمه محمدا واکنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ دسہ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اس کی بابت رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی ✦

هذا ما کتبه صلے اللہ علیه وسلم لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذکر السیوطی فی الدر المنثور انه اخرج البیهقی فی الدلائل عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم عندنا الذی کتبه لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن یفقه اهلها ویعلمهم السنة ویاخذ صدقاتهم فکتب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من اللہ ورسوله یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۝ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللہِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے در منثور میں کہ تخریج کی ہے بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکھائے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہے اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبے کے ہو اور نہ اُن جانوروں کو جو گلے میں پٹہ ڈالے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کا

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ
قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا
تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا
أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن
تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ط
الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ
تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا
أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ هٰذا
منشور رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله فى امره كله
فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم
مُّحْسِنُونَ ۔ وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القرآن ويفقههم

کرچاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلجاؤ تم اور مدد گاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مدد گاری کرو گناہ اور زیادتی
پر اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندے نے مگر جو ذبح کرو تم
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب ناامید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا میں نے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بے بس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے ان کے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے۔ سکھاتے ہو تم ان کو وہ چیز کہ سکھایا ہے
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوپر اس کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کی جانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اس کو یمن کی طرف۔ حکم کیا اس نے اس کو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں کیونکہ اللہ اس کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور ان
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اس کو یمن اس نے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اس کو اللہ نے اور یہ کہ
کہ خوشخبری دیوے لوگوں کو بھلائی کی اور حکم دیوے ان کو بھلائی کا اور

فیہ وینہی الناس ان لا یمس القرآن احد
الا وھو طاھر ویخبر الناس بالذی لہم والذی
علیہم ویلین لہم فی الحق ویشدد علیہم
فی الظلم فان اللہ کرہ الظلم ونھی عنہ فقال الا
لعنۃ اللہ علی الظالمین ۔ ویبشر الناس
بالجنۃ وبعملھا وینذر الناس النار وعملھا
ویتالف الناس حتی یفقھوا فی الدین ویعلم
الناس معالم الحج وسننہ وفرائضہ وما امر
اللہ بہ فی الحج الاکبر والحج الاصغر فالحج الاکبر
الحج الاکبر والحجۃ الاصغر العمرۃ وینہی الناس
ان یصلی احد فی ثوب واحد صغیر ان لا
یکون واسعا فیخالف بین طرفیہ علی عاتقیہ
وینہی ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد ویفضی
بفرجہ الی السماء ولا یعقص احد شعر
راسہ اذا صلی فی قفاہ وینہی اذا کان بین الناس
ھیھج ان یدعو بدعوی القبائل والعشائر
ولیکن دعاءھم الی اللہ تعالی وحدہ لا شریک
لہ فمن لم یدع الی اللہ تعالی دعوا الی القبائل
والعشائر فلیعطفوا بالسیف حتی یدعو
الی اللہ تعالی وحدہ لا شریک لہ ویامر
الناس باسباغ الوضوء وجوھھم وایدیھم
الی المرافق وارجلھم الی الکعبین ویمسحوا
برؤسھم کما امرھم اللہ تعالی وامرہ بالصلوۃ
لوقتھا واتمام الرکوع والخشوع وان یغلس
بالصبح ویھجر بالھاجرۃ حین تزیغ الشمس و
صلوۃ العصر والشمس حیۃ بالارض والمغرب
حین یقبل اللیل ولا یوخر المغرب حتی

سکھائیں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اوپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
بُرا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکھائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اِس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونو سرے
اپنے دونو کندھوں پر ڈال لے اور منع کرے اِس بات
سے کہ پہنین کپڑا اِس طرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چوٹیا باندھے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گُدی میں۔ اور منع کرے اِس بات
سے جبکہ لوگ نمیں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکارا اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکارا جاوے طرف اللہ کے جو اس
کے پکارا جاوے نیچے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پھیرے
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکارا اونکی ایسے اللہ کیطرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگوں کو وضو
کے کامل کرنیکا (وہ یہ ہیں) اپنے مونہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور
پیروں کو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں اور رکوع

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول اللیل
وامرہ بالسعی الی الجمعۃ اذا نودی بھا
والغسل عند الرواح الیھا وامرہ ان یاخذ
من المغانم خمس اللہ وکاتب علی المؤمنین
فی الصدقۃ من العقار عشر ما سقط البعل
وسقت السماء وعلی سقی الغرب نصف العشر
وفی کل عشر من الابل شاتان وفی کل عشرین
من الابل اربع شیاہ وفی کل اربعین من
البقر بقرۃ وفی کل ثلثین من البقر تبیع
جذعۃ او جذعۃ وفی کل اربعین من الغنم
سائمۃ شاۃ وانھا فریضۃ اللہ التی افترض
علی المؤمنین فی الصدقۃ فمن زاد خیرا
فھو لہ وانہ من اسلم من یھودی او نصرانی
اسلاما خالصا من نفسہ ودان بدین
الاسلام فانہ من المسلمین لہ مثل الذی
لھم وعلیہ مثل الذی علیھم ومن کان علی
نصرانیۃ او یھودیۃ فانہ لا یفتن عنھا وعلی
کل حالم ذکر او انثی حر او عبد دینار او
عدلہ ثیابا من ثیاب ادی ذلک فان لہ ذمۃ
اللہ وذمۃ رسولہ ومن منعہ فانہ عدو اللہ و
رسولہ والمؤمنین جمیعا صلوات علی
محمد النبی والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
لکن اذکرہ السیوطی فی جامعہ الکبیر فی مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحٰق قال حدثنی عبد
اللہ بن ابی بکر عن ابیہ ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال ھذا الکتاب رسول اللہ الحدیث
بطولہ قال واخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ

اور خشوع اور خضوع سے کامل کرنیکا اور راستہ کا فرض میں پڑھیں
صبح اور جلدی پڑھیں ظہر جبکہ زائل ہوجائے سورج اور پڑھیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو یعنی مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہوا اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوسوقت تک کہ تارے
کل آویں اور عشا پڑھیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا نماز
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو کہ میں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ فرض ہے مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سیجہ ہونے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے (یعنی بارانی) اور جو پلائے جائیں چرس سے اونٹ
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور ہر بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ (یعنی نر یا مادہ) اور
ہر چالیس بکریوں میں جو بیٹر میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہے یہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام سے
آئے تو وہ مسلمانوں میں سے ہے اوس کے لئے ہے وہ نفع جو مسلمانوں کے لئے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر بالغ عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کپڑا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا میں جو شخص کرادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اوسکی۔ اسطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحٰق کہا حدیث بیانکی مجھ سے عبداللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن عبد الله عن ابیه عن جده عمرو بن حزم متصلا۔ **اقول** ورواه النسائی مختصرا من طریق عدیدة عن ابن شهاب قال قرأت کتاب رسول الله صلے الله علیه وسلم الذی کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علے نجران وکان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب صلے الله علیه وسلم هذا بیان من الله ورسوله یا ایها الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود۔ وکتب الآیات منها حتے بلغ ان الله سریع الحساب۔ ثم کتب هذا کتاب الجراح فی النفس مائة من الابل وفی العین خمسون وفی الید خمسون وفی الرجل خمسون وفی المامومة ثلث الدیة وفی الجائفة ثلث الدیة وفی المنقلة خمس عشرة فریضة وفی الاصابع عشر عشر وفی الاسنان خمس خمس وفی الموضحة خمس۔ واخرجه ایضا من طریق مالك عن عبد الله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه قال الکتاب الذی کتبه رسول الله صلے الله علیه وسلم لعمرو بن حزم فی العقول ان فی نفس مائة من الابل وفی الانف اذا اوعی جدعا مائة من الابل وفی المامومة ثلث النفس وفی الجائفة مثلها۔ **تنبیه**۔ فهذا الکتاب هو الذی وهم فیه النسائی وغیره من ارباب السیر والحدیث وزعموا ان الکتاب الذی

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کرکے کہا کہ یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کہا تھا عمرو بن حزم کیلئے جبکہ بھیجا اذکو نجران اور شہادہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کیجانب سے اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدوں کو اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ ان اللہ سریع الحساب تک۔ پھر لکھا یہ کتاب ہے بیان احکام قصاص کی۔ جان کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس۔ اور زخم مامومہ میں ثلث دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور کچلے ہوئے کی دیت پندرہ اونٹ اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ پانچ۔ اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ۔ اور یہی تخریج کی ہے مالک طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں۔ اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجاوے تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ پوری دیت کی تہائی اور جائفہ کی دیت مثل اوس کے۔

تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلے الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم ولیس کذلک بل قد اسبقتان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلے الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علے ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا - **ثم اعلم** ان النسائی زاد فی روایته کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشاء وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علحدہ علحدہ ہیں طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ **پھر** جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی +

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهمة صغیر ولد الضان والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام -

منخنقة - یقال خنقه ای عصر حلقه وترقوته - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النعاس ای کسره ودفعه - **متردیة** - من الردی وهو الهلاک - **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی الجاهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمۃ - بہت بہیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔

منخنقۃ بولا جاتا ہے خَنَقَہٗ یعنی بھیج ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النعاس یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **متردیہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے بزمانہ جاہلیت اور پوجتے تھے اوسکو بت بنا کر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب ہے اور بعض نے

وقیل جزیصبونہ فیذبحون علیہ والمآل واحد **الزلام** جمع الزلم بفتح معجمۃ وضمہا وفتح اللام۔ وھی قداح کتب فیھا افعل ولا تفعل۔ ولا شیٔ۔ فی الجاھلیۃ اذا ارادوا امرا اخرجوا منھا زلما فان خرج الامر یفعل وان خرج النہی امتنعوا وان خرج لا شیٔ اعادوا الاخراج۔ **یحتبی**۔ نھی عن الاحتباء فی ثوب واحد ھو ان یضم رجلیہ الی بطنہ بثوب یجمعھا بہ مع ظھرہ ویشدہ علیھا وقد یکون بالیدین فیقال رأیتہ محتبیا بیدیہ ھو ان یجلس بحیث یکون رکبتاہ منصوبتان وبطنا قدمیہ موضوعین علی الارض ویداہ موضوعتین علی ساقیہ ووجہ المنع انہ ربما تحرک او تحرک الثوب فتبدو عورتہ۔ **یعقص** العقص جمع الشعر وسطہ راسہ او لفّ ذوائبہ حول راسہ کفعل النساء۔ **غلس** ظلمۃ اٰخر اللیل اختلط بضوء الصبح۔ **یھجر الھاجرۃ**۔ التھجیر التبکیر الی کل شیٔ والمبادرۃ الیہ۔ وصلوۃ التھجیر والھاجرۃ ھی صلوۃ الظھر۔ **تزیغ** الزیغ التزغ ای یمیل عن الایمان یقال زاغ عن الطریق ای عدل عنہ۔ **عقار** جاء فی الحدیث من باع دارا او عقارا بالفتح۔ الضیعۃ والنخل والارض ونحوھا ومنہ فرد علیھم ذراریھم وعقار بیوتھم اراد الاصنام وقیل متاع بیوتھم وادواتہ واوانیہ وقیل

کہا وہ پھر کر گاتے تھے اوسکو اور قربانی کرتے تھے اوسپر اور مقصود واحد ہے **ازلام** جمع ازلم کی بفتح زا مجمہ اور ضمہ اوسکا اور فتح لام کا۔ اور وہ تیر ہوتے تھے جنمیں لکھا ہوتا تھا۔ افعل کر۔ ولا تفعل۔ نکر۔ ولا شیٔ کچھ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اوسمیں سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی تو روکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لاشیٔ۔ تو پھر تیر نکالا جاتا تھا **یحتبی** منع کیا ہے اعتبار سے ایک کپڑے میں اور معنے اوس کے یہ ہیں کہ ملا دے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندھے اوس کپڑے کو اوپر اور کبھی ہوتا ہے احتبا ہاتھوں سے پس بولا جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیا بیدیہ۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح کہ ہوں اوس کے دونو گھٹنے کھڑے اور تلوے زمین پر ہوں اور دونو ہاتھ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں کا وسط سر میں یا گوندھنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے **غلس** اندھیری آخر شب کی جو ملجائے صبح کی روشنی کے ساتھ **یھجر الھاجرۃ**۔ تھجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شے کیطرف اور صلوۃ الھجیر اور صلوۃ الھاجرۃ۔ سے مراد نماز ظہر۔ **تزیغ** بولا جاتا ہے لَاَتُرِیْغُ قَلْبِیْ یعنی مائل کرے اوسکو ایمان سے اور بولا جاتا ہے زَاغَ عَنِ الطَّرِیْقِ۔ یعنی پھر گیا راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا۔ بفتح عین ہملہ یعنے وہ نیچے گھر یا عقار۔ مکانات اور کھجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فَرُدَّ عَلَیْھِمْ یعنی واپس کردے اونکو اونکی اولاد اور اونکے گھر دنکی عقار مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہے کہ اونکے گھر دنکی پونجی اور اوسکے

متاعه الذی یبتذل فی الاعیاد وقیل العقار الارض وما یتصل بها ومنه خیر المال العقر بالضم وقیل بالفتح اصل کل شئ وقیل اصل مال له نماء۔ لکن ھنا المراد منه الارض حیث یعلم مما بعدہ۔

غرب ۔ بفتح المعجمة وسکون المهملة ھو الدلو العظیمة تتخذ من جلة ثور۔

تبیع ۔ ولد البقرة اول سنة۔ **حالم** ای الجزیة علی کل بالغ احتلم اولم یحتلم

راف ۔ یقال کان فاہ یرف ای تبرق اسنانه من رف البرق اذا تلألأ۔

المامومة ۔ والآمة شجة بلغت ام الراس ۔ **والجائفة** ھی طعنة تنفذ الی الجوف والمراد بالجوف کل ما له قوة محیلة کالبطن والدماغ ۔ **الموضحة** ۔ ھی الطعنة التی توضح ای تظھر العظم۔

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العقر بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شئی کی۔ اور کہا گیا ہے کہ اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو۔ لیکن مراد اس سے اس فرمائیں زمین ہے جیسکہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب** بفتح فین معجمہ اور سکون راء مہملہ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے بیل کی ثابت کھال سے **بتیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔ **حالم** یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو۔ **راف** بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے مشتق ہے رَفَّ الْبَرْقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔ **مامومہ** اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔ **جائفہ** وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قولہ او فوا بالعقود ۔ فیه دلیل علی انه لا خیار فی مجلس البیع وان العقد یلزم ویثبت بلا خیار وھو مذھب ابی حنیفة ومالك رحمهما الله وخالفهما الشافعی واحمد وغیرھما والحجة لهم فی ذلك ما ثبت فی الصحیحین عن ابن عمر رض قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وقالوا ان ھذا صریح فی اثبات خیار

قولہ اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رض سے کہا جبکہ بیع و شراکریں دو شخص تو ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے (یعنی قبول اور رفع کا) جب تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا منافيا للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعا فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق في حديث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائي والحاكم والبيهقي عن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار حتى يتفرقا او يا خذ كل واحد منهما من البيع ما حوى ويتخايران ثلث مرات ويويده قوله تعالى وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثيق الشهادة فلو شهد في المجلس فمقام الخيار باقي في التوثيق۔

قولہ تعالیٰ احلت لکم بہیمۃ الانعام

البهيمة كل حي لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم الازواج الثمانية والحق به الظبي والبقر الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام في الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت على عمومها لكان اولى ليكون استثناء قوله تعالى الا ما يتلى عليكم تحريمه في آية التحريم كذا في التفسير الاحمدي۔ **قولہ تعالیٰ اذا احللتم فاصطادوا**۔ يدل على ان الاصطياد للمحرم حرام مادام محرما لكن هذا في صيد البر خاصة واما في صيد البحر فلا لانه حلال لقوله تعالى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اجلاس کے اثبات میں جو ہو بیع عقد کے بعد نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعاً پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد ہے (جسکی تاکید ہے آیت میں) اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان (یعنی انکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں) اور دلیل اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو نو بیع و شراء کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جاویں یا سوائے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہو اونکو تین مرتبہ اور تائید کی قول اللہ عزوجل کا واَشْهِدُوْا سے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید و فروخت کرو تم۔ پس حکم کیا ہے اللہ عزوجل نے گواہی کی مضبوطی کا واسطے عقد کے پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثیق کو **قولہ تعالیٰ احلت لکم بہیمۃ الانعام** بہیمہ ہر ذی حیات بے سمجھ اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اونٹ سے اور گائے سے اور بکری سے اور دنبہ سے ساتھ ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے صحاری میں اور اس بات میں کہ اون کے ناب نہ ہو دو دانت جسکو انعام کہتے ہیں اور جو بہائم کے ہوتا ہے پس اگر باقی رہتا یہ اپنے عدم پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنیٰ قول اللہ عزوجل الا ما یتلیٰ علیکم میں استثناء متصل جو اصل جواب استثنیٰ میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی تم پر آیت تحریم میں اسطرح ہے التفسیر احمدی میں **قولہ تعالیٰ** اذا احللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے لیکن خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس وہ حلال ہے بوجہ قول اللہ عزوجل کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

الَّذِیْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۔ ھکذا فسرہ فی التفسیر الاحمدی ۔

قولہ وما علمتم من الجوارح

المراد من الجوارح کواسب الصید من سباع البھائم والطیر کالکلب والفھد والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمھور وائمۃ الاربعۃ منھم وحجتھم ما روی عن ابن عمر رض قال ماصاد من الطیر البازات وغیرھا فما ادرکت ذھولک والا فلا تطعمہ وقد روی عن مجاھد وغیرہ انھم کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ ۔ من تفسیر ابن کثیر مختصرًا ۔

قولہ وینھی ان یحتبی ۔ وقد صح فیما رواہ جابر رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ رواہ مسلم ۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ ۔ عن ابی رافع قال نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یصلی الرجل وراسہ معقوص رواہ احمد وابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان الشعر یسجد معہ حین سجد وروی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

تم پر شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو۔ اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وما علمتم من الجوارح۔ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے جانور ہیں درندہ۔ چوپایہ اور پرند جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں دہ دانت جو ایسے بہائم کے ہوتا ہے یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جمہور کا انہیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جنکو پائے تو (یعنی فوج کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہے ورنہ مت کھا تو اوسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا سب پرندوں کا شکار۔ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ کہتے ہیں اور استثنی کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہے جسکا مارڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا۔ تفسیر ابن کثیر مختصر۔

قولہ وینہی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبار کرے کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ۔ روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ بال سجدہ کرتے ہیں اُس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعود سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرای فیه رجلا
یصلی عاقصا شعرہ فلما انصرف قال عبد اللہ
اذ اصلیت فلا تعقص شعرك فان شعرك
تسجد معك ولك لكل شعرة اجرٌ فقال
الرجل انی اخاف ان یتترب فقال تذہبہ
خیرلك - قال العراقی ھو مختص بالرجال
دون النساء لان شعر ھن عورۃ یجب
سترہ فی الصلوۃ - قولہ یامر الناس
باسباغ الوضوء - ای ابلغوا مواضعہ
واوفوا کل عضو حقہ وقد ورد فی الحدیث
بصیغۃ الامر - رواہ النسائی عن ابن
عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اسبغ
الوضوء ویل للعقبین من النار مرفوعا -
اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع والمبالغۃ
فی الاستنشاق الا ان تکون صائما - رواہ
احمد وابوداؤد والترمذی وقال حسن
صحیح - قولہ وایدیکم الی المرافق
قال اللہ تعالی وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ - وفی
حدیث عثمان رضی اللہ عنہ البخاری و
مسلم ان النبی صلعم غسل یدیہ الی
المرفقین ثلث مرات وھو بفتح المیم و
کسر الفاء وعکسہ ایضا لغتان وقد ذھب
علماء الامۃ الی وجوب غسلھا وخالفھم
زفر وابوبکر بن داؤد الظاھری واستدلوا
بما رواہ الدار قطنی والبیھقی من حدیث
جابر رفعہ مرفوعا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
ادار الماء الی مرفقیہ ثم قال ھذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کہ جو نماز پڑھ رہا تھا اپنے
بالوں کو گوندھ کر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اس سے کہ وہ مٹی میں بھر جاویں گے جواب دیا ابن
مسعود نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیئے کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھ نہ عورتوں کے ساتھ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اوذکا چھپانا نماز میں **قولہ** یامر الناس باسباغ
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی اعوا مضع وضو پر۔ اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھ۔ روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کرو وضو۔ اور روایت ہے
لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کرو وضو اور خلال کرو انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کرنا ک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے۔ **قولہ** وایدیکم الی المرافق کہا اللہ عزوجل
نے دھوؤ تم اپنے ہاتھ کہنیوں تک۔ عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم و کسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت
ہیں۔ اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دھونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابوبکر
بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دار قطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں مقبول کرتا اللہ نماز

لایقبل اللہ الصلوۃ الا بہ۔ وفیہ القاسم ابن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ وھو متروک ولکن وثقہ ابن حبان والحدیث ضعفہ المنذری وابن الجوزی وابن الصلاح والنووی وغیرھم واستدلوا ایضاً بما رواہ مسلم من حدیث ابی ھریرۃ انہ توضأ حتی اشرع فی العضد ثم قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولکن فیہ انہ لا یدل علے الوجوب ورواہ الدار قطنی عن عثمان رض فغسل وجھہ ویدیہ حتی مس اطراف العضدین وفی اسنادہ ابن اسحٰق المدلس وقد عنعن وفی حدیث ابی ھریرۃ انہ غسل یدہ الیمنے حتی اشرع فی العضد ثم غسل یدہ الیسری حتی اشرع فی العضد۔ الحدیث رواہ مسلم وھذا ایضا لا یدل علی الوجوب

قولہ یمسحوا برؤسکم اختلف العلماء فی مسح الراس فقال الشافعی وعطاء بتثلیث المسح متمسکہ حدیث ابی ھریرۃ اخرجہ الشیخان انہ توضأ مرۃ مرۃ ومرتین مرتین وثلثا ثلثا۔ وحدیث عثمان رض الذی اخرجہ مسلم وابو داود انہ توضأ بالمقاعد فقال الا اریکم وضوء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتوضأ ثلثا ثلثا۔ قال ابو داود صحیح۔ وصححہ ابن خزیمۃ۔ والوضوء شامل للغسل والمسح بقیاس المسح علے الغسل۔ وجوابہ ان

مگر اس کے ساتھ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی وغیرہ نے اور یہی استدلال لائے ہیں اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہؓ سے کہ اونہوں نے وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر کہا اسیطرح دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ لیکن اسمیں یہ بات بذکر یہ وجوب پر دلالت نہیں کرتی۔ اور روایت کیا ہے دار قطنی نے عثمانؓ سے پس دھویا اپنا مونہ اور دونوں ہاتھ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحٰق ہے جو مدلس ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن (جو مدلس کا) مقبول نہیں ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دھویا اونہوں نے اپنے سیدھے ہاتھ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر دھویا اُلٹا ہاتھ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور یہ بھی نہیں دلالت کرتی وجوب پر۔

قولہ یمسحوا برؤسکم اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔ اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ اور دلیل اونکی حدیث عثمانؓ کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم اور ابو داؤد نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ۔ کہا ابو داؤد نے کہ صحیح ہے اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے غسل کو اور مسح بھی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا تو محتمل ہے اور

قوله توضأ ثلثا ثلثا محتمل والاحاديث الصحيحة التي جاءت في عدم تكرار المسح بين المراد به وبين ان التثليث باعتبار الغالب من الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل وبناءه على الاكمال والاسباغ قياس مع الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري والطبري الى ان التغليس افضل وان الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم كانت صلوته بعد ذلك التغليس - وذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ الطيالسي اسفروا بصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اوس سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دھوئے جاتے ہیں اور بُنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل پر اور بناکرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا ابوداؤد نے کہ احادیث عثمانؓ کی جو سب صحیح ہیں اس باب میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح** اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحٰق اور طبری کا مذہب تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابتہ آئی ہیں انہیں سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ نے عائشہؓ سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مردی ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے ہمیشہ اسی وقت پڑہی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعودؓ سے یہ ہے کہ اسفار افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو بنماز فجر میں کیونکہ زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طیالسی کے یہ ہیں کہ اسفار کرو بنماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسطور سے

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر فی الاصول ان الخطاب للامة
لا یعارضه فعل النبی صلی الله علیه
وسلم فی حقها وامرنا بالاتباع بقوله
فی مثل ذلك لا بفعله **قوله بهجر**
بالهاجرة حين تزيغ الشمس
اختلف العلماء فی ان صلوٰة الظهر
فی اول الوقت افضل مطلقا او فی
سواء ایام شدة الحر فالشافعی
ومن قال بقوله ذهبوا الی افضلیته
فی اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا شدة الحر وحجة
الشافعی الاحادیث الواردة فی
افضلیته اول الوقت کما یدل علیه
هذا الکتاب وملازمة النبی صلعم
صلوٰة الظهر اذا زالت الشمس۔ واما
دلیل الجمهور فما روی عن ابی ذر
قال کنا مع النبی صلے الله علیه وسلم
فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال
له ابرد حتی رأینا فیئ التلول فقال
النبی صلے الله علیه وسلم ان شدة
الحر من فیح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوٰة متفق علیه واجابوا
عن احادیث الواردة فی فضل اول
الوقت بالتخصیص بحدیث الابراد
هذا وبما روی عن انس قال کان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں
میں نہ اتباع فعل کا۔

قولہ بہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسکہ دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈھل جائے سورج۔ لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابوذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا مؤذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد ٹھنڈی ہونے دے
پھر ارادہ کیا کہ اذان دے پھر فرمایا ابرد ٹھنڈا ہونے دے
یہانتک کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص (موسم) کے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس رض
سے کہا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تہا (یعنی ٹھیک منصف النہار پر)

یصلی الظہر فی ایام الشتاء ومانری امر ما ذھب من النھار اکثر وما بقی منہ

قولہ والعصر والشمس حیۃ

ای صافیۃ اللون لم یتغیر وقد فسرہ قولہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حدیث مسلم وقت صلوۃ العصر مالم یصفر الشمس ویسقط قرنہ الاول

قولہ والمغرب حین یقبل اللیل

اختلف العلماء فی اول وقت المغرب فقال بعضھم ان اول وقتہ حین سقوط قرص الشمس بکمالہ وھو قول الجمھور وقیل بروبیۃ الکواکب واحتجوا بحدیث ابی بصرۃ رض قال صلینا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العصر بالمخمص وقال ان ھذہ الصلوۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوھا ومن حافظ علیھا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلوۃ بعدھا حتی یطلع الشاھد والشاھد النجم رواہ مسلم والنسائی واجاب عنہ الجمھور بان قولہ الشاھد النجم مدرج ولیس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاھد ظلمۃ اللیل وایضا روی ابو ایوب بادر وا بالصلوۃ المغرب قبل طلوع النجم رواہ الامام احمد وغیرہ

قولہ ولا یؤخر المغرب

وھو المروی عن عقبۃ بن عامر لا تزال امتی بخیر مالم یؤخر المغرب حتی تشتبک النجوم

قولہ والعصر والشمس حیۃ یعنی صاف رنگ کی الا نہیں تغیر ہوتا ہتا اور نہیں اور تغیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ زرد پیلا پڑے آفتاب اور نہ گر جائے اوسکا اول کنارہ۔

قولہ والمغرب حین یقبل اللیل۔ اختلاف کیا ہے علما نے اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت اوسوقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جائے اور یہی قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت ستارہ دکھنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ سے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے اول کی امتوں پر پس ضائع کر دیا اونہوں نے اوسکو اور جو شخص کہ حفاظت کرے گا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قولہ الشاہد النجم مدرج ہے اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہو جاوے تو مراد شاہد سے ظلمت لیل ہے اور بھی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو امام احمد وغیرہ نے۔

قولہ ولا یؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی (نماز) مغرب میں یہانتک کہ روشن ہو جاویں سب ستارے روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہو جائے سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اوس کے بعد

رواہ احمد وابوداود واختلفوا فی اٰخر وقتہا فقال الشافعی فی روایۃ عنہ ان وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا واحدا لا صلوۃ بعدھا وحجتہ ما رواہ جابر رض فی حدیث جبرئیل علیہ السلام انہ جاء النبی صلعم فقال قم فصل لی فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم صلی ثانی الیوم وقتا واحدا الحدیث رواہ احمد والنسائی والترمذی وقال الجمہور ان اٰخر وقتہا عند سقوط الشفق لحدیث ابی موسیٰ عن النبی صلعم فیما اتاہ سائل یسئلہ عن مواقیت الصلوٰۃ وفیہ ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط الشفق۔ **قولہ والعشاء اول اللیل** یؤیدہ ما روی عن عائشۃ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول واختلف العلماء فی امتداد وقتہ فقال بعضہم الی ثلث اللیل وحجتہم حدیث جبرئیل وقال بعضہم الی نصف اللیل واحتجوا بحدیث عبداللہ بن عمرو فوعا وقت صلوۃ العشاء الی نصف اللیل رواہ احمد ومسلم والنسائی وقال بعضہم الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادۃ عند مسلم وفیہ لیس فی النوم تفریط وانما التفریط علی من لم یصل الصلوٰۃ حتی یجیء وقت الصلوٰۃ الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابرؓ نے حدیث جبرئیل علیہ السلام کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے مجھے پس نماز پڑھی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر اگلے دن پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے بوجہ حدیث ابو موسیٰؓ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے اوقات اور اوسمیں ہے۔ پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہو شفق کے جاتے رہنے کا وقت۔

قولہ والعشاء اول اللیل تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت اونکی وہی حدیث جبرئیلؑ کی ہے اور کہا بعض نے آدہی رات تک اور حجت اونکی حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی ہے مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور مسلم اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت مسلم اور اوسمیں ہے کہ نہیں فی نیند میں زیادتی۔ زیادتی تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجائے دوسری نماز کا وقت۔

قولہ والغسل عند الرواح الیہا کیا واجب ہے غسل یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علماء نے کہ یا واجب ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ سے ابو ہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک اور عمر میں یہانتک ہے

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم وهم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد في مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجيئ الى الجمعة واستدل به مالك في انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعي والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابوداؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہو گا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند عمر فاشتهر باسمه

یہ تحریر ہے کہ رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

وهذه الكتاب لم يكن اثبته صلى الله عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجد وه بعد وفاته رضي الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمي واخرجه ابو داؤد والترمذي والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لئے۔ اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہو گئی ہے کہ رکھ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہو گئی آپ کے نام سے جیسا کہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

سفیان بن حسین عن الزهری عن سالم عن ابیه قال کتب رسول الله صلے الله علیه وسلم کتاب الصدقة لم یخرج الی عماله حتی قبض فقرنه بسیفه فعمل به ابوبکر حتی قبض ثم عمل به عمر حتی قبض فکان فیه۔

فی خمس من الابل شاة وفی عشر شاتان وفی خمس عشرة ثلاث شیاه وفی عشرین اربع شیاه وفی خمس وعشرین ابنة مخاض الی خمس وثلثین فان زادت واحدة ففیها ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدة ففیها حقة الی ستین فاذا زادت واحدة ففیها جذعة الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدة ففیها ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت واحدة ففیها حقتان الی عشرین ومائة فان کانت الابل اکثر من ذلك ففی کل خمسین حقة وفی کل اربعین ابنة لبون وفی الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی عشرین ومائة فان زادت واحدة فشاتان الی مائتین فان زادت علی المائتین ففیها ثلاث شیاه الی ثلثمائة فان کانت الغنم اکثر من ذلك ففی کل مائة شاة شاة لیس فیها شئ حتی تبلغ المائة وکا

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھہ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل کیا اُسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوپر حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوس میں کہ پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہوجاوے اوس سے ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں جذعہ ہے پچہتر تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوے تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔

اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو تک پس اگر زائد ہوجاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔

پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔ نہیں ہے اون میں کچھ جب تک تعداد تک پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ جمع کیا جاوے مال متفرق زکوٰۃ کے خوف سے اور جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپس میں برابر اور نہ لیا جائے زکوٰۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار۔

یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ ولا یوخذ فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عیب۔

اعلم ان الکتاب الذی کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتبہ لابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ غیر ھذا الکتاب وان کان ابوبکر الصدیق عمل بھذا ایضا فلا یلزم من ھذا اتحادھما فکان ھو غیرہ کما یدل علیہ الروایات وتغایر الفاظھما کذا قالہ الزرقانی فی شرح المواھب۔ ولما استوفیت الکلام فی کتاب لابی بکر الصدیق بیان المسائل المستنبطۃ من باب الزکوۃ وغیرہ وشرح الالفاظ الغریبۃ الواردۃ فی الحدیث استغنیت من تکرارھا ھھنا۔

جان تو کہ۔ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھ آئے) وہ اس تحریر سے علحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تھی وہ اس کے علحدہ جیسکہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونو کے الفاظ کا فرق۔ اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح میں نے خوب اچھی طرح بیان کر دی ہے تو اس جگہ اوسکے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

* * *
* *
*

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لعمائر کلب مع قطن بن حارثۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

باب کتاب لعمائر کلب

اخرج ھشام بن الکلبی قال حدثنا ابی عن ابراھیم بن سعد بن ابی وقاص ان قطن بن حارثۃ وقد مع قومہ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاسلم وانشد النبی صلے اللہ علیہ وسلم من قولہ

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کر کے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

اشعـــــــــار

رأیتك یا خیر البریة کلها +
ثبت قصاری (نصاری) فی الاماوة مرکب +
اعزك ان البدر سنه وجهها +
اذا ما بدا للناس فی الحلل العصب +
اقمت سبیل الحق بعد اعوجاجها +
وربیت الناس فی السقایة والجدب +
ثم کتب معه کتابا لعمائر کلب نسخته
هذا کتاب من محمد لعمائر
کلب و احلافها و من ظاهرة الاسلام
من غیرهم مع قطن بن الحارثة
العلیمی باقام الصلوة و ایتاء
ایتاء الزکوة بحقها فی شده عقدها
و وفاء عهدها لمحضر من الشهود
المسلمین منهم دحیة بن خلیفة
الکلبی و سعد بن عبادة و عبد الله
ابن انیس - علیهم من اطمئنان
الراعیة ابساط الظآر من کل
خمسین ناقة غیر ذات عوار
والحمولة المائرة لهم کناغیة
فی الشوق الوری مسنة حامل
اوحائل - و فیما سقی الجدول من
العین المعین العشر و فی العشری
شطره بقیمة الامین لا یزاد علیهم
وظیفة و لا یفرق - عهد علی ذلك
الله و رسوله و کتب ثابت بن قیس
ابن شماس ... تنبیه - قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالحل - حجت بینہ غایت
درجہ پر - قبیلہ کعب کی نسل میں -
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو -
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری
لباس میں -
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہو جانیکے
اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں -
پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھ فرمان قبائل
کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ - یہ فرمان ہے محمد کی جانب
سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدون اور اون لوگون
کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھ جمع کر دے قطن
بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ
کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری
عقد و وفاء عہد اور دیکھا گیا ہے) مسلمان گواہوں کے
روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ
بن انیس ہیں -
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ
کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن
کے بچے سرجاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف
کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب - اور اونکی
باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجاوے اور بکریوں
میں دوسالہ بکری خواہ گیابن ہو یا نہو - اور اوس زمین میں
جو نہر سے پلائی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور
بارانی میں اوسکا نصف - عامل مصر کے تخمینہ کے موافق
اس سے زائد اوپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے -
(یہ معاہدہ ہے) جسپر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے
اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے **تنبیہ** کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔	کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت - الحجة البينة **قصارے** - المنتهى - **الارومة** - الاصل **سنة** - اى اضاء - **العصب** هو السيد المطاع - **ظأرة** - اى جمعه - **همولة** بفتح الهاء المهملة هى الراعية الماشية فى المرعى المباح **البساط** - الناقة التى ترعى ولدها معها - **ظؤار** - بكسر الظاء المعجمة هى الناقة تألف بولد غيرها **حمولة** هى الحاملة للحوائج - **المائرة** هى الحاملة للميرة وهى الطعام **طاغية** - بالطاء المهملة والغين المعجمة اى خارجة عن حساب الزكوة - **الشوىّ** - بشد الياء التحتانية جمع شاة - **الورىّ** بشد الياء - السمينة +

اقول - يشتمل هذا الكتاب على مسائل من ابواب الصلوة والزكوة وغيرها واذ قد فصلناها فيما سبق من الكتب اغنانا عن اعادته وتكريره هنا +

الثبت - دلیل ظاہر **قصارے** - منتہی - **الارومۃ** - اصل **سنۃ** - یعنی چمکا - **العصب** اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے **ظأرہ** یعنی جمع کیا اوسکو **همولۃ** بفتح ہا مہملہ یعنی چرنیوالے جانور - حلال وجائز سبیڑیں۔

البساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھہ چریں **ظؤار** بکسر ظا معجمہ وہ اونٹنی جو الوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر - **حمولۃ** وہ اونٹ جو بار برداری ضروریات کے کام آئیں - **المائرہ** - وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھہ لے جانے کے کام آویں۔

طاغیۃ - طا مہملہ اور غین معجمہ - یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔

الشوىّ - یا تحتانیہ مشدد - جمع ہے شاۃ کی - بکری - **الورىّ** - بہ تشدید یا تحتانیہ - موٹی۔

کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما کتبه صلے اللہ علیہ وسلم لعمرو بن مرة الجهنی ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجهنی قال خرجنا حجاجا فی الجاهلیة فی جماعة من قومی فرأیت فی المنام وانا بمکة نورا ساطعا من الکعبة حتی اضاء لی جبل یثرب واشعر جهینة وسمعت صوتا فی النور وهو یقول انقشعت الظلم وسطع الضیاء وبعث خاتم الانبیاء ثم اضاء لی اضاءة اخری حتی نظرت الی قصور الحیرة وابیض المدائن وسمعت صوتا فی النور وهو یقول ظهر الاسلام وکسرت الاصنام ووصلت الارحام فانتبهت فزعا فقلت لقومی یحدث فی هذا الحی من قریش حدثا واخبرتهم بما رأیت فلما انتهیت الی بلادنا جاء الخبر ان رجلا یقال له احمد قد بعث فخرجت حتی اتیته واخبرته بما رأیت فقال یا عمرو بن مرة انا النبی المرسل الی العباد کافة ادعوهم الی الاسلام وامرهم بحقن الدماء وصلة الارحام وعبادة الله وحده ورفض الاصنام والحج البیت وصیام شهر رمضان شهر من اثنی عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة ومن عصی فله النار فامن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم حالیت کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بنیت حج۔ پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہو گئے میرے لئے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے) اور سنا میں نے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے خاتم الانبیاء۔ پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ یہانتک کہ دیکھا میں نے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض کی طرف اور سنا میں نے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تھا کہ ظاہر ہو گیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا میں گھبرا کر اور میں نے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش میں کوئی نئی بات ہو دیگی اور خبر دی میں نے انکو اپنے خواب کی۔ پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے۔ پس نکلا میں حتی کہ حاضر ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بھیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں اونکو خون ناحق سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے پس ایمان لے آئے عمرو اس میں رکھیگا اللہ جہنم کی گرمی سے۔

هذا ما کتبه صلے اللہ علیہ وسلم لعمرو بن مرة الجهنی ولقومه

یومئذ اللہ من حر جھنم فقلت اشھد
ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ
آمنت بکل ما جئت بہ من حلال
وحرام ثم انشدتہ ابیاتا قلتھا حین
سمعت بہ وکان لنا صنم وکان ابی
سادنہ فکسرتہ ثم لحقت بالنبی صلعم
وانا اقول۔

اشعار

شھدت بان اللہ حق و انني
الھۃ الاحجار لا شک تارک
وشمرت عن ساقی الازار ھاجرا
اجوب الیک الوعث بعد الدکادک
لاصحب خیر الناس نفسا و والدا
رسول ملیک الناس فوق الحبائک
قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرحبا
بک یا عمرو فقلت بابی انت و امی
ابعث بی الی قومی لعل اللہ ان یمن
بی علیھم کما منّ بک علیّ قال فبعثنی
فقال علیک بالرفق و القول السدید
ولا تکن فظا ولا متکبرا ولا حسودا
فاتیت قومی فقلت یا بنی رفاعۃ یا
یا معشر جھینۃ انی رسول رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم الیکم ادعوکم الی الاسلام
وآمرکم بحقن الدماء وصلۃ الرحم و
عبادۃ اللہ وحدہ ورفض الاصنام
وبحج البیت وصیام شھر رمضان من
اثنی عشر شھرا فمن اجاب فلہ الجنۃ

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال و حرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے میں نے وہ شعر جو میں نے آپ کی خبر سُنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں۔
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کر لیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات و بالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔
فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی
طرف بھیجیے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کرو اور نرم
باتیں کرو درشت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے روکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکھنے کا پس جسنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصى فله النار - يا معشر جهينة
ان الله جعلكم خيارا من الثلث منه و
بغض اليكم في جاهليتكم ما حبب الى
غيركم من العرب فانهم كانوا يجمعون
بين الاختين و الغزاة في الشهر
الحرام و يخلف الرجل على امرأة
ابيه فاجيبوا هذا النبي المرسل
من بني لوئي بن غالب تنالوا شرف
الدنيا و كرامة الاخرة فما جاء في
الا رجل فقال يا عمرو بن مرة
امرالله عيشك انا مرنا بفرض اهتنا
و ان نفرق جمعنا و ان نفارق دين
آبائنا الشم العلى الى ما يدعونا
اليه هذا القرشي من اهل تهامة
لا حبا و لا كرامة ثم انشأ الخبيث
يقول - شعـــــــ

من قومه حتی اتوا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فحیاھم ورحب بھم وکتب لھم کتابا ھذہ نسختہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من اللہ العزیز علے لسان رسولہ بحق صادق وکتاب ناطق معمر و ابن مرۃ لجھینۃ بن زید۔ ان لکم بطون الارض وسھولھا وتلاع الاودیۃ وظھورھا علے ان ترعوا نباتھا وتشربوا ماءھا علے ان تودوا الخمس وفی التیعۃ والصریمۃ شاتان اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاۃ شاۃ لیس علی اھل المثیر صدقۃ ولا علے الوارۃ بقرۃ واللہ شھید علے ما بیننا ومن حضر من المسلمین کتاب قیس بن شماس۔

اوراہ فی کنز العمال وقال اخرجہ الرویانی وابن عساکر فی تاریخہ۔

اون لوگوں کو ساتھ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس مرحبا کہا اپنے اور انکو اور کہا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر حکم کیا گیا حق صادق اور کتاب ناطق کے ساتھ معمر بن مرہ کے ساتھ جھینہ بن زید کے لئے تمہارے لیئے پست اور نشیب کی زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ تم اپنے جانوروں کو اوسکا گھاس اور پیو تم اوسکا پانی اس شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑھو۔ اور پانچ اونٹوں پر چالیس بکریوں اور اسیطرح ایکسو اکیس سے لیکر دو سو بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کہیتی کے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جائے اور اللہ اور مسلمان جو موجود تھے گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر یہ تحریر ہے قیس بن شماس کی۔ بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منہ

اشعر ھو اسم جبل۔ **انقشعت** یقال تقشعر السحاب ای تصدع واقلع وکذا اقشع وقشعتہ الریح۔ **حقن** یقال حقن لہ دمہ اذا منعہ من قتلہ۔ **سادن** سدانۃ الکعبۃ خدمتھا ومن تولی امرھا وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے **انقشعت** بولا جاتا ہے تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اکھڑ گیا اور اسیطرح اقشع اور قشعتہ الریح۔ **حقن** بولا جاتا ہے حقن لہ دمہ جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔ **سادن** سدانۃ الکعبۃ۔ خدام اوس کے۔ اور جو شخص کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دربان کہلاتے

بابها و اغلاقه سدن فهو سادن جمعه سدنة - **اجوب** من الجواب وهو القطع - **الوعث** الرمل ویشتد المشی فیه و منه وعثاء السفر ای شدته ومشقته

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی جمع سدنۃ۔ **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے **الوعث** ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں اور اسی سے ہے وعثاء السفر یعنی سفر کی شدت اور مشقت۔

دکادک - واحده دکدك یقال سهلٌ ودکدکٌ هی ماتلبد من الرمل بالارض ولیست تفعه کثیرا - **حبائك** جمع حبیکة یعنی الطریق یعنی بها السملوت لان فیها طرق الغیوم کذا فسرتها فی مجمع البحار - **الشم** - من الشمم وهو ارتفاع قصبة الانف واشراف الارنبة کنایة عن الرفعة واشرف **ذباحا** - یقال ذبح اذا اطأطأ راسه کنایة عن الخفض والذل - **تلاع** هی مسائل الماء من علی الی سفل جمع تلعة وقیل من الاضداد یقع علی ما انحدر من الارض واشرف منها - **التیعة** - هی اسم لادنی ما تجب فیه الزکوة من الحیوان کالخمس من الابل والاربعین من الغنم - **الصریمة** - مصغر الصرمة هو القطیع من الابل والغنم قیل من العشرین الی الثلثین والاربعین والمراد هنا من الغنم مائة واحد وعشرون شاة الی المائتین - **المثیرة**

دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین کے اور بہت اونچا نہ ہو۔

حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ مراد شاعر کی اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے ہیں تاروں کے۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرعہ کی مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے۔

ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہے پستی اور ذلت سے۔ **تلاع** پانی بہنے کی جگہ بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی۔ **التیعۃ** ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔

الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی۔ اونٹ اور بکریوں کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں۔

المثیرۃ کیتی کے بیل۔

الوراۃ مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

بقر الحرث - الوارادة - من الورود على الماء اذا دبها ما يحبس في البيت من المواشي فلا تكون سائمة - لبقة اللبق الخلط يعني لا يخلط الوارادة بالسائمة في الزكوة -

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔
لبقۃ لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار واقرهم عليه يهود وعاهدهم واقرهم على دينهم وشروطهم وشرطهم

یہ معاہدہ ہے آپسمیں درمیان مہاجرین وانصار کے اور درمیان یہود کے اس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شرطیں پر

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد النبي صلى الله عليه وسلم بين المؤمنين والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس - المهاجرون من قريش على ربعتهم يتعاقلون بينهم وهم يفدون عانيهم بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عوف على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو ساعدة على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة منهم تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الحرث على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو جشم على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپسمیں درمیان مومنوں اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کر لی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھہ ملکر جہاد کیا ہے اس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور انکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور انکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

معاہدہ مدینہ بین المہاجرین والانصار

وكل طائفة منهم تفدى عانيها
بالمعروف والقسط بين المؤمنين
وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم
يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل
طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين
لا يتركون مفرحا بينهم ان يعطوه
بالمعروف فى فداء او عقل وان
يخالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان
المؤمنين المتقين على من بغى
منهم او ابتغى دسيعة ظلم او اثم
او عدوان او فساد بين المؤمنين و
ان ايديهم عليه جميعا ولو كان
ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا
فى كافر ولا ينصر كافرا على مؤمن وان
ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم
وان المؤمنين بعضهم موالى بعض
دون الناس وانه من تبعنا من يهود
فان له النصر والاسوة غير مظلومين
ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين
واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المؤمنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المؤمنین کے
ساتھہ ادا کرے اور بنو النبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المؤمنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المؤمنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دین اوسکو
کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
(اوسکو حقیر جانکر) اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار دور رہیں اوس
شخص کی جو کسی نے بغاوت کی ہی یا طلب کیا ہی مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مؤمنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتھہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انمیں سے کسی کی
اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اوسپر کسیکو مدد دیجاوے گی اور اس امر پر کہ
مصالحت مؤمنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر شرکت
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل الله الا علی سواء
وعدل بینهم وان کل غازیة غزت
معنا تعقب بعضها بعضا وان المؤمنین
یبئ بعضهم علی بعض بما نال دمائهم
فی سبیل الله وان المؤمنین المتقین
علی احسن هدی واقومه وانه لا
یجیر مشرك مالا لقریش ولا نفسا
ولا یحول دونه علی مؤمن وانه من
اعتبط مومنا قتلا عن بینة فانه قود
به الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین
علیه کافة ولا یحل لهم الا قیام علیه
وانه لا یحل لمؤمن اقر بما فی هذه
الصحیفة وآمن بالله والیوم الآخر
ان ینصر محدثا ولا یؤویه وانه من
نصره او آواه فان علیه لعنة الله و
غضبه یوم القیمة لا یؤخذ منه
صرف ولا عدل وانکم مهما اختلفتم
فیه من شئ فان مرده الی الله و
الی محمد رسول الله صلی الله علیه
وسلم وان الیهود ینفقون مع
المؤمنین ما داموا محاربین وان
یهود بنی عوف امة مع المؤمنین
لیهود دینهم وللمسلمین دینهم و
موالیهم وانفسهم الا من ظلم واثم
فانه لا یوتغ الا نفسه واهل بیته
وان لیهود بنی النجار مثل ما لیهود
بنی عوف وان لیهود بنی الحرث مثل

برابری اور عدل کہتا ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے (یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کے جہاد کیلئے جاتی رہیں) اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اس چیز پر کہ جاوے انکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستہ میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے بدعتی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دے گا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غصہ اوسکا قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر لڑیں
عرفدیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اوسکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

مالیهود بنی العوف وان لیهود بنی ساعدۃ مثل مالیهود بنی عوف وان لیهود بنی جشم مثل مالیهود بنی عوف وان لیهود بنی الاوس مثل مالیهود بنی عوف وان لیهود بنی ثعلبۃ مثل مالیهود بنی عوف الا من ظلم واثم فانه لا یوتغ الا نفسه واهل بیته وان جفنة بطن من ثعلبة کانفسهم وان لبنی الشطنة مثل مالیهود بنی عوف وان البر دون الاثم وان موالی ثعلبة کانفسهم وان بطانة یهود کانفسهم وانه لا یخرج منهم احد الا باذن محمد صلی الله علیه وسلم وانه لا یحجز علی ثار جرح وانه من فتك فبنفسه فتك واهل بیته الا من ظلم وان الله علی ابر هذا وان علی الیهود نفقتهم وعلی المسلمین نفقتهم وان بینهم النصر علی من حارب اهل هذه الصحیفة وان بینهم النصح والنصیحة والبر دون الاثم وانه لم یاثم امرء بحلیفه وان النصر للمظلوم وان الیهود ینفقون مع المؤمنین ما داموا محاربین وان یثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحیفة وان الجار کالنفس غیر مضار ولا اثم وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔ اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس کے ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مدد گار اس کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو مدد دینا ہوگی اوس شخص کے معتلبہ جو اس صحیفہ کے معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی کریں اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ جب تک کہ وہ لڑیں اور درمیان یثرب حرم ہے اس صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ دیجاوے کسی کے آبرو مگر اوس کے اہل کے اذن سے اور اس امر پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما کان بین اهل هذه الصحیفة من
حدث او اشتجار یخاف فساده فان
مرده الی الله عز وجل والی محمد
رسول الله صلے الله علیه وسلم و
ان الله علی اتقی ما فی هذه الصحیفة
وابره وانه لا یجار قریش ولا من نصرها
وان بینهم النصر علی من دهم یثرب و
اذا دعوا الی صلح یصالحونه ویلبسونه
فانهم یصالحونه ویلبسونه وانهم اذا
دعوا الی مثل ذلك فانه لهم علی
المؤمنین الا من حارب فی الدین
علی کل اناس حصتهم من جانبهم
الذی قبلهم وان یهود الاوس
موالیهم وانفسهم علی مثل
ما لاهل هذه الصحیفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحیفة
وان البر دون الاثم لا یکسب
کاسب الا علی نفسه وان الله علی
اصدق ما فی هذه الصحیفة و
ابره وانه لا یحول هذا الکتاب
دون ظالم او اثم وانه من
خرج امن ومن قعد امن بالمدینة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقی ومحمد رسول الله
صلے الله علیه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالیٰ راضامند ہے
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اوسکے مددگار اور
آپس میں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر۔ جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور پہنیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور پہنیں۔ اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مدد گاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے اپنے
گنہگار اور انسیر کا حساب جوانوں میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھ اس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ
خوش ہے اس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار۔
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

رابع - ویروی - علی رباعتهم من ربع ای ثبت ورباعة الرجل ورابعته شانه وحاله التی هو رابع ای ثابت علیها فالمراد انهم علی امرهم الذی کانوا علیه من قبل **یتعاقلون** العقل الدیة واصله ان من یقتل یحمل الدیة من الاهل فیعقلها بفناء اولیاء المقتول ای یشدها فی عقلها لیصلها الیهم ویقضوها منه یقال عقل البعیر عقلا والعاقلة العصبة والاقارب من قبل الاب الذین یاتون دیة قتیل - **المعاقل** جمع معقلة وهی الدیة یقال بنو فلان علی معاقلهم التی کانوا علیها والمراد یکونون علی ما کانوا علیه من قبل فی اخذ الدیات واعطائها **عانیهم** - العانی هو الاسیر وکل من ذل واستکان وخضع فقد عنی یعنی ومنه حدیث فک العانة وفکه تخلیصه بفداء ونحوه من ایدی الکفار **قوله بالقسط** - ای بالعدل فالعطف تفسیری - **قوله مخرجا** قیل هو القتیل یوجد بفلاة ولا یکون قریبا من قریة فانه یودی

ربع اور ایک روایت ہے علی رباعتہم مشتق ربع سے یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا حال اور اوس کی شان۔ التی ہو رابع یعنی جسپر وہ ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اِس امر پر رہیں جسپر تھے اِس سے اول۔ **یتعاقلون** عقل یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جاوے تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندھا جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل کمیر عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل** جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے بنو فلان علی معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اِس سے یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اِس سے اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں **عانیہم**۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے عنے یعنی۔ اور اسی سے ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا فدیہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔

قولہ بالقسط یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری ہے۔ **قولہ مخرجا**۔ کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جاوے جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بیت المال ولا یبطل دمه وقیل من لا عشیرة له وقیل هو بالهاء المهملة وهو المثقل بحق دیة او فداء او غرم - **قوله وسیعة** من الوسع وهو الدفع والمراد انه طلب دفعا علی سبیل الظلم فاضافه الیه وهو اضافة بمعنی من ویجوز ان یراد بالوسیعة العطیة ای انتج منهم ان یدفعوا الیه علی وجه ظلمهم ای کونهم مظلومین او اضافها ای ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله یجبر** من جبر العظم المکسورة وفی الحدیث واجبرنی وفی حدیث آخر واجبرهم من جبرة الوهن اذا اصلحته وجبرة المصیبة اذا فعلت معها ما ینساها به ورددت علیه ما ذهب منه او عوضته عنه **قوله اعتبط** - الاعتباط فی الاصل الموت بغیر علة یقال مات عبطة ای شابا صحیحا وعبطت الناقة وبحتها من غیر مرض والمراد من قتله بلا جنایة ولا جریرة - **قوله لا یوتغ** من وتغ وتغا واوتغه غیره ای هلکه او اهلکه ومنه حدیث الامارة حتی یکون عبطة هو الذی یطلقه او یوتغه ای یهلکه - **قوله بطانة یهود** - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ہا رہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا تاوان کی وجہ سے قید ہو **قوله** وسیعة مشتق ہے وسع سے جس کے معنی دفع کرنے کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے علی سبیل الظلم پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد وسیعة سے عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دین وہ اونکو عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم یا اضافت کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے دینے کا اونکو **قوله یجبر** مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے واجبرنی۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ واجبرہم من جبرة الوہن سے جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرة المصیبة سے جبکہ مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قوله** اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا ہے مات عبطة اے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت الناقة یعنی فوج کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور **قوله** لا یوتغ مشتق ہے وتغ وتغا واوتغه غیرہ سے ہلاک کیا اوسکو یا مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارة کی کہ یہاں تک کہ ہو اوسکا کام کہ ہلاک کردے اوسکو۔

قوله بطانة یهود - بطانة الرجل ہم صحبت اوس شخص کے اور راز دار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سره ودخلة امره الذی یشاوره فی احواله ومنه حدیث ما من نبی ولا خلیفة الا کانت له بطانتان

قوله لا یحجز - الانحجاز الحیلولة **والثار** القصاص **والفتك** الغدر والخدیعة - **قوله اشتجار** - وهو المنازعة ومنه المشاجرة -

وفی هذا الکتاب مسائل کثیرة کل فصل منها مسئلة وهذه الصحیفة یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین مع الکفار اذا اصطلحوا المؤمنین بعضهم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیر

قولہ لا یحجز - انحجاز حائل ہوجانا

ثار - قصاص - **اور فتک** - غدر اور مکر -

قولہ اشتجار - جھگڑا کرنا اور اسی سے مشاجرت -

اور اس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کرلینا اوسی صلح میں کفار کے ساتھ -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لضبیع بن عبد الله البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضبیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسناده الی ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا الفضل بن دکین قال اخرج الینا عبد الملك بن عطاء البکائی کتابا من النبی صلی الله علیه وسلم فقال اکتبوه ولم یسله علینا وزعم ان ایمن بنت الضبیع حدثته به فاذا فیه -

هذا کتاب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم للضبیع ومن تبعه من اسلم واقام الصلوة واتی الزکوة

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی ابن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطار بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھوا دو اسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوسنے کہ ایمن بنت الضبیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوسمیں تھا کہ -

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضبیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

یہ کتابخانہ فقیر ابن عبداللہ

واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم
خمس الله ونصر نبي الله واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه آمن
بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم
قال الحافظ ورواه ابن شاهين من
طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي
عن عقبة بن وهب البكائي عن الضجيع
نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث
فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس کے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت
کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو
اپنے اسلام پر اور علحدہ ہے مشرکین سے پس وہ امن
میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے
عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ ضجیع سے مثل اس
کے۔ اور اشارہ کیا ہے ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس
کہا کہ آئے وہ ضجیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس لکھا اونکے لئے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

یہ کتاب الی فروۃ بن عمرو

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي
عن معمر وغيره عن الزهري عن
عبيد الله عن ابن عباس وساق من
طريق اخرى عن اربعة من الصحابة
قالوا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لما رجع من الحديبية في ذي
الحجة سنة ست ارسل رسله الى
الملوك يدعوهم الى الاسلام
فذكروا القصة وفيها قال وكان فروة
عاملا لقيصر على عمان من البلقاء
فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم باسلامه وارسل اليه
بهدية مع رجل من قومه يقال
له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے
وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے
وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی
دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کر کے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے
۶ھ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد بادشاہوں
کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس
ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے
قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس
لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک
شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس
پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا
ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلے اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل ھدیتہ وأجاز رسولہ خمسۃ أثوابھم۔ انتہے وذکر صاحب المصباح ایضا ھذہ القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن رافع بن عمرو الجذامی وقال فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلے اللہ علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار واثواب وقباء سندس فکتب الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو اما بعد فقد قدم علینا رسولک وبلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم وانا ناھا سلامک فان اللہ قد ھداک بھداہ۔

وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانک تعلم ان عیسے قد بشر بہ فحبسہ ثم اخرجہ فصلبہ۔

انتہے اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس قصہ کو بروایت ابن جوزی رافع بن عمرو جذامی سے اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے اور ایک سندس کی قبا پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے فروہ بن عمرو کی طرف۔

حمد بعد اس کے (معلوم ہو کہ) آیا ہمارے پاس تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی جانب سے۔

اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن مندۃ من طریق عمرو بن یحیے بن عمرو بن سلمۃ الھمدانی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام عليك اما بعد فاني استعملتك
على قومك عربهم وعجمهم وموالیهم
واقطعتك من ذرة نسار مائتي صاع
ومن زبيب خيوان مائتي صاع جارك
ذلك لعقبك من بعدك ابدا ابدا ابدا
قال الحافظ وهو طرف من الذي اخرجه
ابن شاهين من طريق المنذر بن
محمد الباوسي قال حدثنا ابي وحسين
ابن محمد عن هشام بن الكلبي بسنده
وفيه - انهم اتوا الى النبي صلى الله
عليه وسلم فقيس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
اليه وكتب عهده على قومه همدان
عربها وموالیها وجبلا نطها ان
يسمعوا له ويطيعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة
واطعموا ثلثمائة فرق جارية ابدا من
مال الله عز وجل -
كذا ذكره الزرقاني في وفد همدان
وقال لا منافاة بين هذا وبين
ما روي في هذا الوفد ان امر
عليهم مالك بن نمط واستعمل على
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شارك مع قيس بعد ذلك مالك
ابن نمط - حمر وسودهم - جاء في الحديث
بعثت الى الاحمر والاسود اي العجم
والعرب لان الغالب على العجم الحمرة

سلام ہو تجھ پر بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) عامل بنایا میں نے
تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر۔ اور مقرر کیا
میں نے تیرے لیے نسار کی جوار میں سے دو سو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دو سو صاع۔ جو جاری رہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ۔ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے مسند بن محمد
باوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کر کے
اپنی سند سے اور اوسمیں ہے۔ کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اس خبر کے ساتھ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لئے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لئے۔ کہ مانیں اونکا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ ذمہ
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں
اور کھلاویں تین سو فرق پیمانہ جو جاری رہیں گے
اللہ عزوجل کے مال سے۔
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے جو اسمیں ذکر کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھ مالک بن
نمط کو۔ حمر وسود ہم حدیث میں آیا ہے کہ بعثت یعنی بھیجا
گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس وجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

والبیاض وعلی العرب الادمۃ والسمرۃ | اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت المخرمة التيمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني وابن منده من طريق عبد الله بن حسان العنبري عن صفية وحبيبة ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة كانت قيلة تحدث عنهما عن قيلة انها كانت تحت حبيب بن ازهر احد بني جاب فولدت نساء ثم توفي فانتزع ابناتها منها اثوب بن ازهر وهو عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في اول الاسلام اي اسلام قومها فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن حديباء كانت قد اخذت لها الذمة عليها سبيج من صوف فاحتملتها معها فبينما هما يرتكبان الجمل اذ انتفجت [illegible] فقالت الحديباء القصة [illegible] نزال كعبك اعلى (من كعب اثواب) في هذا الحديث ابدا (توسخ الثعلب) سمته اسما غير الثعلب) فقالت فيه ما قالت في الاراب فبينما هما يرتكبان الجمل اذ برك [illegible] ناقته رعدة فقالت الحديباء [illegible]

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ اور حبیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ کی اور دونو پروردش کردہ تھیں قیلہ کی اور تھیں قیلہ اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے کہ وہ منکوحہ تھیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تھے بنی جاب کے۔ پس پیدا ہوئیں اون کے لڑکیاں پھر مر گئے اون کے خاوند اور چھین لیں اونکی بیٹیاں ان سے اثوب بن ازہر نے جو اونکا (لڑکیونکا) چچا تھا پس نکلیں یہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی اون میں سے اور وہ سب سے چھوٹی تھی حدیبار لے لیا تھا اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تھا صوف کا پس ساتھ لے لیا اوسکو جبکہ وہ سوار ہوتی تھیں اونٹ پر تو بہاگا ایک خرگوش۔ پس کہا حدیبار نے کہ اسکے پیچھے لگ جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے اس معاملہ میں۔ پھر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا نام اوس نے ثعلب کے سوا کچھ اور لیا تھا۔ پس کہا اس کے بارہ میں یہی وہی جو کہا تھا خرگوش کے بارہ میں پس وہ سوار ہوتی تھیں اونٹ پر کہ وہ بیٹھ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی۔ پس کہا حدیبار نے کہ تحقیق مصیبت آگئی اور امانت لے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے پس کہا

والامانة اخذت (الثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهرا لبطن فعا
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرتنه به فانتقض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعبدي عليه (اذانك) ففعلت ثم
خبا يرتد فاذا الثوب يسعى على اثارنا
بالسيف صلتا فوالياه الى (جواء ضخم
فداماه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني الثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة)
من فروتية فقال القى الى ابنة اخي
يا دياره فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
بحيث ان نائمة اذجاء زوجها من
السمار فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريب بن حسان
الشيباني (عاويا) ذاصباح وافد بكرين

سینے اور ضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے الٹے
کرلے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا تیرو
اُلٹا کردے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کرلیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں) پس کہا اپنے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار کے پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونو ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس کہو کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دیار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں پہنچنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سوہی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھ جارہا ہے۔

ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا کہا میری بہن نے۔ غرابی ہو

وائل فقالت اختی الویل لی لا تخبر
بهذا اختی فیذهب معها فی بکر بن
وائل (من سمع الارض و بصرها)
لیس معها من قومها رجل قال لا اذکرته
لها قالت و انا غیر ذاکرة لهذا فغدوت
فشددت علی جملی وسمعت قائلا
یقول - فنشدت عنه فی جدته
غیر بعید وسالته الصحبة فقال نعم
وکرامة (و رکابة مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتی قدمنا علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو
یصلی بالناس صلوة الغداة قد اقیمت
حین شق الفجر والنجوم شابکة فی
السماء والرجال لا تکاد تعارف مع
ظلمة اللیل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حدیثة عهد بالجاهلیة
فقال لی الرجل الذی یلینی من
الصف ا امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك کدت
تفتنینی فی الصلوة فصلی وراءك
فی النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اکن
رأیته حبیث دخلت فکنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فکنت
اذا رأیت رجلا ذا رداء وذا قشر
طمح الیه بصری لا یری رسول الله
صلی الله علیه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکھہ کر زمین کے کان بھی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا کہ نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا (ساتھہ چلنا ساتھہ
شہر نا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ) پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کہڑی ہوئی تہی۔ نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پھیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے۔ پس میں عورتوں
کی صف میں کہڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تھی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں (جب توجہ کی میں نے تو پیدا ہوگئی تھی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں اون عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی ہیں پس جب دیکھتی تہی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جاتی تہی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال ملبستين قد كانتا لفن عفرتين
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة قفر
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
المجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاور فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما اتيته قد
امر له بها الشخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول الله انه لم
يسالك السويبة في الارض اذا
سألك انما هي الدهناء (مقيد
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وساءه ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم بينهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یارسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تھا۔ آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کھجور کی لکڑی تھی اوپر سے دو شاخی۔
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے۔ پس جبکہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میرے بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ خوفزدہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی
فرمایا اے مسکینہ تجھ پر نازل ہو سکینہ۔ جب آپ نے
یہ فرمایا تو کھو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تھا اور بڑھا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ۔ لیکھیے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہناء نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھ اوس کے لئے اے لڑکے دہناء۔ پس جب
دیکھا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہناء کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے تین
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا۔ دہناء
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور نساء بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام۔ سچ بولا
مسکینہ نے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ویتعاونان علی الفتان فلما رای حریب انه قد حیل دون کتابه ضرب بیدیه احدهما علی الاخری فقال کنت انا وانت کما قالها (حتفها یحترصان بظلفهما) فقلت انا والله ما علمت ان کنت لدلیلا فی الظلماء جواد ایدی الرجل) عفیفا عن الرفقة حتی قدمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم و لکن لا تلمنی ان اسأل حظی اذا سألت حظك فقال وما حظك فی الدهناء لا ابا لك فقلت مقید جمله یساله یحمل امرأتك فقال لا جرم انی اشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا ازال لك اخا ما حییت (اذا ثنیت) علی هذا عنده فقلت اما اذا بدأتها فلن اضیعها فقال صلی الله علیه وسلم ایلام اهل ودان یفصل للحظة وینظر من وراء الحجرة قال فبکیت فقلت والله یا رسول الله لقد کنت (ولد احرامًا) فقاتل معك یوم الربذة ثم ذهب عیری من خیبر فاصابته حماها فمات فقال والذی نفس محمد بیده لو لم تکون مسکینة لجررناك علی وجهك (التغلب) احدا کن ان تصاحب صویحبته فی الدنیا معروفا فاذا حال بینه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھہ دوسرے پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت میں۔ لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھہ میں ہے اگر نہ ہوتی تو مسکینہ تو ہم تجھے مُونہ کے بل گھسیٹتے

بینہ من ھو اولی بہ استرجع ثم قال رب انسنی ما امضیت واعنی علی ما ابقیت فوالذی نفس محمد بیدہ ان احداکن لتبکی (فتستعیذ) الیہ صویحبتہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا اخوانکم ثم کتب لھا فی قطعۃ ادیم احمر لقیلۃ والنسوۃ بنات قیلۃ بان لا یظلمن حقا ولا یکرھن علی منکر وکل مومن مسلم لھن نصیر احسن ولا تستأن ھذا ما اخرجہ ابن مندۃ بطول وقد رواہ ابوداؤد فی کتاب القطائع والترمذی فی کتاب الآداب من طریق عبد اللہ بن حسان طرفا منہ واخرجہ الامام احمد من طریق عاصم بن بھدلۃ عن ابی وائل عن الحارث بن حسان البکری قال مررت بعجوز بالبذۃ الحدیث بطولہ (العجوز ھی قیلۃ

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔ پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں (کہ یہ تحریر ہے) قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاوینگی کسی حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر مومن مسلمان اونکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی نے کتاب الآداب میں اس کا ایک ٹکڑا عبداللہ بن حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے کہا کہ گندا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث (وہ بڑھیا قیلہ تہیں)

غرائب ما فی ھذہ الحدیث

قولہ سبیج ۔ ھو تصغیر سبیج کرغیف قمیص بالفارسیۃ وقیل ثوب صوف اسود ۔ **قولہ انتفجت** معناہ وثبت ای ظھرت ۔ **قولہ القصۃ** ۔ القص تتبع الاثر منہ قولہ تعالی فقالت لاختہ قصیہ

وكانت العرب يتفاولون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع اثارها

سنح - اى ظهر - **حِلس** - كساء على ظهر البعير تحت القتب -

ديّار - الدير خان النصارى و صاحبها الديار - كانه سبّها بتعييره فى دينه - **السامر** - يقال سمر الماشية النبات اى رعته - **قوله ذا قشر** - القشر بالكسر ما يلبس وجمعه قشور - **قوله طمح اليه بصرى** - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - **اسمال** - يقال سمل الثوب سملا اخلق فهو ثوب اسمال - **مليتين** - مليّة تصغير مِلْأة وهى الازار - **قوله قد نفضتا** - اى نضالون صبغهما ولم يبق الا الاثر - **قرفصاء** - هى جلسة المحتبى بيديه - **قوله شخص بى** - يقال شخص به كنصر اى اتاه امرا زعجه - **اقول**

هذ اكتاب الله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جس میں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الازهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذاكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضی سے روایت کرکے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

فی ضیعتین بعید فی الخیر فیهما هلك اهل الکتاب من قبلکم ولقد اخرج یوما کتابا فقال وهو یقرأه۔

هذا کتاب من الرحمن الرحیم فیه تسمیة اهل النار باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علی آخره لاینقص منهم فریق فی الجنة وفریق فی السعیر۔

ثم اخرج کتابا آخر فقال أعلیهم کتاب من الرحمن الرحیم فیه تسمیة اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علی آخره لاینقص منهم احد فریق فی الجنة و فریق فی السعیر۔

واخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء واصلة وابی امامة قالوا اخرج علینا النبی صلی الله علیه وسلم ونحن نتذاکر القدر فقال مه مه اتقوا الله وادیان عمیقان قفیران مظلمان لا تهیجوا علی انفسکم وهج النار۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من الله الرحمن الرحیم باسماء اهل النار واسماء آبائهم وامهاتهم وعشائرهم فرغ ربکم فرغ ربکم فرغ ربکم اعدوت ابلغت انی قد انذرت۔

واخرج البزار عن ابن عمر۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من الله الرحمن الرحیم

ایسی دو گہائیاں (یعنی قضاء قدر) جو بہت گہری ہیں ہلاک ہو گئے انہیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین ہے اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر قبائل کے ناموں کے ساتھ مہر کر دیگئی ہے اس کے ختم پر نہیں کم ہوگا اوسمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔

پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھ۔ مہر کر دیگئی ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔

اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضاء و قدر) جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکا و اپنی جانوں پر آگ کے شعلہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے اللہ رحمن رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب فارغ ہو گیا تمہارا رب۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب۔ بیان کر دیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔

اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کی جانب سے

اضافہ خزائن الاسرار

نیه اهل الجنة باعدادهم واسمائهم احسائهم یحمل علیهم الی یوم القیمة لاینقص منهم احد ولا یزاد فیهم احد وقد یسلك بالسعید طریق الشقاوة یقال هو منهم ما اشتبه بهم ثم یزال الی سعادته قبل موته ولو بفواق ناقة - العمل بخواتمه - قاله ثلثا وفی اسناده عبدالله بن میمون القراح ضعیف وقال البزار هو صالح الحدیث وبقیة رجاله رجال الصحیح -

جنمیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اُن کے حسب مہر کر دیگئی ہے اون پر قیامت تک نہیں کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اتفاقاً کر بیٹھیگا بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اوسنے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ) انجام پر ہے۔ فرمایا اسکو تین مرتبہ۔ اور اس کی اسناد میں عبداللہ بن میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں +

کتاب من الله لاهل الجنة

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لایدخل الجنة احد الا بجواز -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالیة قطوفها دانیة - التخریج اورده فی کنز العمال وقال اخرجه عبدالرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب واخرجه الطبرانی وابن مردویه والخطیب عن سلمان -

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشہ قریب ہیں۔ تخریج۔ بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبدالرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور مردویہ اور خطیب نے سلمان سے۔

کتاب من الله فی لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامة ان اول شئ کتبه الله

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

فی اللوح المحفوظ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا لا شریک لی انہ من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی ورضی بحکمی کتبتہ صدیقا وبعثتہ مع الصدیقین یوم القیمۃ۔

اورد ہ فی کنز العمال قال واخرجہ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ۔

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر میں۔ نہیں ہے کوئی شریک میرا۔ جو کہ مطیع ہوا میرے نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اُٹھاؤں گا اوسکو صدیقین کے ساتھ بہ قیامت کے دن۔

بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کسریٰ ملک الفرس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذکر المواھب لفظہ فیما اخرجہ الواقدی وقال فی مصباح المغنی ان نسختہ عند ابن الجوزی ھکذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس سلام علی من اتبع الھدی وآمن باللہ ورسولہ وشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ادعوک بدعایۃ الاسلام فانی رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین اسلم تسلم فان تولیت فعلیک اثم المجوس۔ اخرج البخاری من حدیث ابن عباس انہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بکتابہ الی کسریٰ مع عبد اللہ بن حذافۃ السہمی وامرہ ان یدافعہ

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المغنی میں کہ نسخہ اوسکا ابن الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام لے آ سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا بھی۔ تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے پاس اپنا فرمان لیکر عبداللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین
الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا
کل ممزق وهکذا ذکره محمد بن سعد
فی الطبقات فی ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا یعقوب بن
ابراهیم بن سعد الزهری عن
ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بکتابه الی کسری مع عبد الله بن
حذافة السهمی وامره ان یدفعه الی عظیم
البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسیب قال فدعا علیهم رسول
الله صلعم ان یمزقوا کل ممزق +
وقیل بعث الکتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدی بسند
ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله کتب الی ملک فارس
مرتین - **اقول** - ویویده روایة
الخطیب عن ابی معشر الذی اورده
فی جمع الجوامع وفیه ذکر الکتاب
بلفظ آخر من هذا فنسخته هکذا -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد
رسول الله الی کسری عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین و منذر بن ساوے
کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسریٰ کی
طرف۔ جب اوس نے نامہ مبارک پڑھا تو پھاڑ ڈالا پس بددعا
کی آپ نے اوس کے لئے۔ یا ان لفظوں کہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے
کئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے
وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا
ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ نے کہ ابن عباس نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ
صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسریٰ کی طرف عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان
حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے
کسریٰ کے پاس پس جب کسریٰ نے اوسکو پڑھا تو
پھاڑ ڈالا۔ کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ
مسیب نے کہا کہ بددعا کی رسول اللہ نے اون کے
لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں۔
اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض
کے ہاتھ۔ تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ
ثابت ہو جائے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان
شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا ہوں** میں کہ تائید کرتی ہے
اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر
کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہے
الفاظ کے تغیر کے ساتھ بہ نسبت اس نامہ کی اور نسخہ اوسکا
اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد
رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف

ان اسلم تسلم من شهد شهادتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله۔

یہ کہ اسلام لے آسلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت اور مُونہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی

وفی روایة عمرو بن شبة انه بعثه مع خنيس بن حذافة۔ اخو عبد الله وهو غلط فانه مات باحد وبعث الرسل فی سنة سبع انتهی قلت ذكرت كتاب كسرى الى باذان فی امره صلے الله عليه وسلم وقصته مضى فی اسم باذان۔

اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبد اللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بھیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی - اور ذکر کر دیا ہے میں نے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تھا رسول اللہ کے بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام ہیں

هذا ما كتبه صلعم الى ماعز بن ماعز البكائی

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسى بن اسمعيل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن يقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتى النبی صلے الله عليه وسلم فكتب له كتابا۔ ان ماعز البكائی اسلم آخر قومه وانه لا يجنى عليه الا يده۔

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمٰن سے کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ماعز نے اوسنے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لئے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ کرے گا اوپر مگر اوسکا ناہتہ یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جائینگے کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ

قال ابن الاثير فی الاسد روى حديثه احمد بن اسحٰق بن صالح عن ابی سلمة موسى بن اسمعيل عن الهنيد بن القاسم عن الجعيد ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتى النبی صلعم فذكر قال واخرجه ابن مندة وابو نعيم۔

روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحٰق بن صالح نے ابی سلمہ موسیٰ بن اسمٰعیل سے وہ روایت کرتے ہیں ہنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمٰن سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اوسنے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا اکتابہ صلے اللہ علیہ وسلم لمالک بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ لمالک بن الحمر ولمن تبعہ من المسلمین امان لھم ما اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واتبعوا المسلمین وجانبوا المشرکین وادوا الخمس من المغنم وسھم الغازین وسھم کذا وسھم کذا فھم امنون بامان اللہ وامان محمد رسول اللہ ذکرہ فی جامع ازھر وقال اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ سعید ابن منصور الخزامی لم اقف لہ علے ترجمتہ واخرجہ ابن الاثیر قال اخبرنا ابوموسی اذنا قال اخبرنا الحسن بن احمد قال اخبرنا ابونعیم قال اخبرنا سلیمان بن احمد فی الاوسط قال اخبرنا محمد بن ھارون قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا ابوالولید بن مسلم قال حدثنا سعید بن منصور الخزامی عن جدہ مالک بن احمر انہ لما بلغہ قدوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفد الیہ فقبل اسلامہ وسألہ ان یکتب لہ کتابا یدعوہ الی الاسلام فکتب لہ فی رقعۃ من ادم - فذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس کے مطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لئے جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں کی اور علحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ غازیوں کا اور فلان اور فلاں کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اُس کے رسول محمدؐ کے۔

ذکر کیا اِس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوسؔ کی سند میں سعید بن منصور خزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اِس کی ابن اثیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو موسیٰ نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابونعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور خزامی نے اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کر کے کہ جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان لکھدیں۔ آپ نے ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر لکھدیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الکتاب بلفظ المذکور وقال ایضا
وراواہ یزید بن عبد ربہ انا ابن
عبد اللہ الحمصی عن الولید قال
حدثنی سعید بن منصور ربن مخرز
بن مالک بن احمر العوفی ثم الجذامی
ابو الخزامی عن جدہ انہما بلغہ مقدم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
تبوک فذکر الحدیث وقال اخرجہ
ابو عمر وابو موسی وقال الحافظ
اخرجہ ابن شاہین بطریق یزید بن
عبد ربہ انہ ما بلغہم مقدم النبی صلے اللہ
علیہ وسلم تبوک وفد الیہ مالک
بن احمر فسلم وسأل ان یکتب لہ
کتابا فکتب لہ فی رقعۃ من ادم قال
الولید فسألت سعید بن منصور
ان یقرأنی الکتاب فذکر کبرہ وضعف
بصرہ وقال ابو ایوب بن مخرز بن
منصور بن مخرز فسل عنہ فلقیتہ
فاخرج لی رقعۃ من ادم عرضہا
اربعۃ اصابع وطولہا قدر شبر قد
امحی ما فیہا قرأ علی ابو ایوب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب
من محمد رسول اللہ الی ابن عمر
ومن تبعہ من المسلمین۔ فذکر
الکتاب مثل لفظ ابن اثیر قال و
کذا اخرجہ البغوی من طریق ہارون
ابن عمرو المخزومی عن الولید وقال لا

اور ابن اثیر نے بھی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد اللہ بن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کر کے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھے سعید بن منصور
بن مخرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدیں
اون کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک
اوہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال
کیا میں نے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑھاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا
میں اونسے تو نکالا میرے لئے ایک اوہوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار انگل اور طول تقریباً ایک بالشت تھا۔
تحقیق مٹ گیا تھا اوس میں کا لکھا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے۔ پس ذکر
کیا فرمان بلفظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے وہ
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم هذا الاسناد غير هذا واخرجه الطبراني في الاوسط من طريق صفوان بن صالح عن الوليد وساقه كله مدرجا غير مفصل كما فصله يزيد بن عبد ربه **قلت** والتوفيق بين الروايتين في اسم المكتوب اليه ان يقال يحتمل ان يكون ابن عمر كنية لمالك بن احمر والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمين اصل الغرم في اللغة ما يشق على النفس وسمي الدين غرما لكونه شاقا على الانسان والمراد بالغارمين المديون وهم قسمان قسم اداوا انفسهم في غير معصية فيعطون من مال الصدقات بقدر ديونهم اذا لم يكن بهم مال يفي بديونهم فان كان عندهم وفاء فلا يعطون وقسم اداوا في المعروف واصلاح ذات البين فيعطون من مال الصدقات ما يقضون به ديونهم وان كانوا اغنياء لما روي عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني الا لخمسة لغازي في سبيل الله او لعامل عليها او لغارم او لرجل اسير اعانته او لرجل كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فاهداه المسكين للغني اخرجه ابو داؤد ومرسلا

اِس سند سے سوائے اِس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب کو مدرج غیر مفصل جیسیکہ بیان کیا ہے اِسکو یزید بن عبد ربہ نے کہتا ہوں میں کہ اور توفیق دفع تعارض کی دونو روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابتہ یہ کہ کہا جائے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہوا ہو اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کیے بغیر پس دیئے جاویں وہ مال زکوٰۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے کہ قرضدار ہوا ہو نیکی کے صرفوں اور آپس کے اصلاح کرنے میں پس دیئے جاویں زکوٰۃ کے مال میں سے اوسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ شخصوں کو۔ لڑنے والا اللہ کے راستہ میں۔ یا عامل اوس پر یا قرضدار۔ یعنی فی سبیل اللہ یا قیدی اعانت کیجاوے اوس کی۔ اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو تخریج کی اسکی ابو داؤد نے مرسل اِس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

لان عطاء لم یدرك النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم متصلا بمعناہ امامن کان فی معصیۃ فلا یعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطا بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

ہذا ماکتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمالك بن عبید الخسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید خسحاس کو (مہملات) الخشخاش (بمعجمات)

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابو نعیم وابن مندۃ من طریق الحصین بن ابی الحر عن ابیہ مالك وعمیہ قیس و عبید انہم اتوا النبی صلے اللہ علیہ وسلم یشکوا الیہ رجل من بنی فہم فکتب لہم النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لمالك وعبید وقیس بنی الخسحاس انکم آمنون مسلمون علی دمائکم و اموالکم لا تؤخذون بجریرۃ غیرکم ولا یجنی علیکم الا ایدیکم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابونعیم اور ابن مندہ نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی خسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں (امن میں ہیں) اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور نہ گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأیتہ فی نسخۃ معتمدۃ من کتاب ابن شاہین بالمہملات۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) کہا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کے کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قولہ ولا تؤاخذون ۔ ہذا یدل علی ان الکافر الحربی یوخذ بجریرۃ غیرہ نعوان جنی احد من الکفار علی المسلمین ثم اخذ غیرہ منہم واسر یواخذ ہذا

قولہ ولا تواخذون ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کر لیا جاوے اسکے سوا کوئی اور انمیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داود في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى فقال حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر ابو عيسى كنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالي قال حدثني دخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو اسد وس من بني ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلاً لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه عقبى فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابي بكر واتاه بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر اثني عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربیٰ کے حصوں کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسیٰ نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اِس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو اسد کے نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عیوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکرؓ سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور تھا اوس فرمان میں کہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بمائة اربعة آلاف شعير واربعة آلاف تمر وكان في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من اخيه۔

قوله عقبة من اخيه۔ هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطي من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية وهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم وعده به ولكن ما حان الوفاء في عهده صلى الله عليه وسلم فوفى به ابو بكر رضي الله عنه من بيت المال۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کہ دیئے میں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بھائی کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پر نہ پڑ سکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ فرمان بھی لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

قال الحافظ اخرجه البغوي عن زياد بن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرحيل بن اياس عن عمه هلال ابن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة بن بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رحیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تھے اور لکھا اس بابت اون کے لیے ایک فرمان۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا ہے

ملا کتاب ایضا لمجاعۃ

انی اعطیته الغوارة فمن حاجته فیها فلیأتنی وقال ایضا اخرجه الطبرانی وابن مندة ایضا من طریق هلال بن سراج بن مجاعة عن ابیه وذکر الحدیث وفیه انی اعطیتك ارض کذا وکذا وفیه - وکتبه یزید - قال الحافظ یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانه کان یکتب للنبی صلے اللہ علیہ وسلم وذکر هذا ابن الاثیر وابن عبد البر ایضا -

اونکو غورہ پس جو چاہے کرے اونسے اس بارہ میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمسیلمة الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

عنوان: مسیلمہ کذاب

ذکر فی المواهب وزاد المعاد وسیرة المحمدیة نقلوا عن ابن اسحٰق ان وفد بنی حنیفة اتوا رسول الله صلے الله علیه وسلم وخلفوا مسیلمة فی رحالهم فلما اسلموا ذکروا له مکانه فقالوا یا رسول الله انا خلفنا صاحبنا فی رحالنا ورکابنا یحفظها لنا قام لنا رسول الله صلے الله علیه وسلم بما امر به القوم وقال لهم انه لیس بشرکم مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما قدموا الیمامة ارتد عدو الله وقال انی شرکت معه فی الامر ثم جعل یسجع السجعات مضاهاتا للقرآن وکتب الی النبی صلے الله علیه وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے ابن اسحٰق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں۔ پس جب اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کر رہا ہے اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیئے وہ جسکا حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے برا۔ حفاظت کر رہا ہے تمہارے سامان کی۔ پھر لوٹ آئے وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہو گیا عدو اللہ۔ دین سے اور کہا کہ میں شریک کر دیا گیا ہوں اون کے ساتھ امر نبوت میں پھر قیافہ بندی کرنے لگا قرآن کے مقابلہ کے لئے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ۔

کتاب الکذاب الی رسول اللہ بجواب صلعم الیہ

من مسیلمة رسول الله الی محمد رسول الله اما بعد فانی اشرکت معك فی الامر وان لنا نصف الامر ولقریش نصف الامر ولکن قریشا قوما یعتدون فکتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الیه فی جواب کتابه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی مسیلمة الکذاب السلام علی من اتبع الهدی اما بعد فان الارض لله یورثها من یشاء من عباده والعاقبة للمتقین قال فی جمع الجوامع واخرجه الطبرانی عن نعیم بن مسعود وذکر فی مصباح المضے انه قال ابن سعد وکتب رسول الله الیه وکان فیه۔ بلغنی کتابك الکذب والافك والافتراء علی الله۔

وزاد فی الصحیحین مکالمة صلے الله علیه وسلم ایاه **فان قیل** کیف یجتمع خبر ابن اسحٰق مع هذا الحدیث الصحیح **فالجواب** ان المصیر الی ما فی الصحیح اولی ویحتمل ان یکون ان مسیلمة قدم مرتین الاولی کان تابعا وکان راس بنی حنیفة غیره و لهذا اقام فی حفظ رحالهم ومتاعهم وفیها خاطبه النبی صلے الله علیه وسلم والقصة واحدة وکانت اقامته

(خط ہے) مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی جانب بعد اس کے (معلوم ہو کہ) شریک کر دیا گیا ہوں میں تمہارے ساتھ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے۔ لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) زمین اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔

کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوسکی طرف اور تہا اوس میں کہ

مجھے پہنچا تیرا خط جس میں جھوٹ اور تہمت اور بہتان ہے اللہ پر۔

اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھ رسول اللہ کی گفتگو کرنے کا پس اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی خبر ابن اسحٰق کی اس حدیث صحیح کے ساتھ تو جواب یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ تہا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا۔ اور اسی وجہ سے رہگیا تہا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے لئے اور ایک مرتبہ آیا تہا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو کی اوس سے رسول اللہ نے۔ یا قصہ ایک ہی ہے اور تہا اوسکا سامان پر رہجانا عمداً بوجہ براجاننے اس

لفظ الکتاب بروایۃ ابن سعد کذا

فی رحالهم باختیارہ استکبارہ ان یحضر مجلس النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعامله صلے اللہ علیہ وسلم معاملة الکرام علے عادته فاراد استمالته بالقول حیث قال لیس بشر کو مکانا وبالفعل حیث اعطاه مثل ما اعطے قومه فلما لم یفد توجه بنفسه الیه یقیم علیه الحجة - هذا قاله الحافظ ویستفاد من هذه القصة الزام یاتی بنفسه الی من قام یرید لقاءه من الکفار اذا تعین ذلك طریقا لمصلحة المسلمین -

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں - اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لئیس بشر کم مکانا سے اور اپنے فعل سے بانیطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی قوم کو۔ پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوسپر حجت قائم ہو۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے اور معلوم ہوتا ہے اِس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا چاہیے جبکہ اِس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے۔

ھذا ما کتبه صلے اللہ علیه وسلم لمصعب بن زبیر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذکر فی سیرة المحمدیة اخرج الدارقطنی عن ابن عباس قال اذن النبی صلے اللہ علیه وسلم للجمعة قبل ان یهاجر ولم یستطع ان یجمع بمکة فکتب الی مصعب بن عمیر۔ اما بعد فانظر الیوم الذی یجهر فیه الیهود بالزبور فاجمعوا نساءکم وابناءکم فاذا مال النهار عن شطره عند الزوال من یوم الجمعة فتقربوا الی اللہ برکعتین -

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباس رض سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول۔ اور قدرت نہیں تھی اِس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں وبوجہ غلبہ کفار کے اتو لکھا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ۔ (بعد حمد کے) پس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں زور سے پڑھتے ہیں یہود زبور۔ پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو۔ پس جبکہ دن ڈھل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے ۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لمطرف بن کاهن الباهلی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهین فقال قال عمرو بن مالك قال خبرنا المنذر قال حدثنا الحسین بن محمد ابن علے قال حدثنا علے بن محمد المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان عن محمد بن اسحٰق عن شیوخه قالوا وفد مطرف بن الکاهن الباهلے احد بنی قریظ علے رسول الله صلے الله علیه وسلم بعد الفتح فقال یا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دین الله فی سماواته وانه لا اله الا هو وصدقناك وامنا بکل ما قلت فاکتب لنا کتابا فکتب له - من محمد رسول الله لمطرف بن کاهن ولمن سکن بیته من باهلة ان من احیا رضا موات فهما احق الا نعام فهی له وعلیه فی کل ثلثین من البقر فارض وفی کل اربعین الغنم عتود وفی کل خمس من الابل مسنة - قال وذکرا بو احمد العسکری والرشاطی واورده ابن الاثیر منسوبا الی ابی احمد العسکری - **اللغات** مراح - بالضم موضع تاوی الیه الماشیة لیلا - **فارض** - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحٰق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپ نے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لئے کہ (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں مالک نہ ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوٰۃ کی اہر تیس بقر میں ایک فارض ہے اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے **شرح لغات** مراح۔ بالضم۔ وہ جگہ جہاں ٹھکانہ پکڑیں جانور رات کو۔ **فارض** مسنہ اونٹ کا۔

من الابل - **عتود** - هی الصغیر من اولاد المعز - اذا قوی ورعی واتی علیه حول - **مسنة** - تقع علی البقرة والشاة معناه طلوع سنها فی السنة الثالثة -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا۔ جبکہ قوی ہو جائے اور چرنے لگے اور اوس پر ایک سال گذر جائے۔ **مسنہ** اِس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے۔ وہ جو داخل ہو جائے تیسرے سال میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله من احيا ارضا - الارض الميتة هی التی لم تعمر - شبهت عمارتها بالحياة وتعطيلها بالموت والاحياء ان يعمل شخص فی ارض لم يتقدم ملك عليها لاحد فيحييها بالسقی او الزراعة او الغرس او البناء فتصير بذلك ملكه والكتاب يدل عليه وهو قول الجمهور ولكن قال ابوحنيفة لابد من اذن الامام وقال مالك يحتاج الی اذن فيما قرب مما هل القرية اليه حاجة من مرعی ونحوه ويؤيده هذا الكتاب - **قوله فی كل ثلثين** هذا يدل علی ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فيه واما البقر فحكی عن ابن جرير الطبری انه قال صار الاجماع المتيقن المقطوع به الذی لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا۔ ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو۔ تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے۔ اور احیا یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلاکر کھیتی کرکے یا پیڑ لگا کر یا مکان بناکر تو ہو جاوے گی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا۔ لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اوس اہل کی اجازت جنکو ضرورت ہو اِس زمین کی چرائی وغیرہ کے لئے۔ اور تائید کرتا ہے اِس کی یہ فرمان۔

قولہ فی کل ثلثین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اِس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس۔ اور اونٹ کے پانچ۔ بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے۔ لیکن نصاب بقر کا۔ پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہو چکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر دو برس کا ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اِسپر صاحب امام نے

فيه ان فی کل خمسین بقرة بقرة وتعقبه صاحب الامام بحدیث عمرو ابن حزم الطویل فی الدیات وغیرها فان فیه فی کل ثلثین جاقورة تبیع جذع اوجذعة وحکے ایضا عن ابن عبد البر انه قال فی الاستذکار - لاخلاف بین العلماء ان السنة فی زکوة البقر ما فی حدیث معاذ قال بعثنی رسول الله صلے الله علیه وسلم الی الیمن وامرانی ان آخذ من کل ثلثین من البقر تبیعة او تبیعا - رواه اصحاب الخمسة یعنی مسلم واصحاب السنن - قال عبد الحق لیس فی نصاب البقر حدیث متفق علے صحته ولکن حدیث معاذ صححه ابن حبان والدارقطنی والحاکم وصححه ایضا من روایة ابی وائل عن مسروق عن معاذ ویقال ان مسروقا لم یسمع من معاذ وقد بالغ ابن حزم فی تقریر ذلك وقال ابن القطان هو علے الاحتمال وینبغی ان یحکم لحدیثه بالاتصال علے رای الجمهور - وقال ابن عبد البر فی التمهید اسناده متصل صحیح ثابت ووهم عبد الحق فقال ان مسروقا لم یلق معاذا وهذا مما لا اعلم فیه لاحد خلافا - فعلے هذا الصحیح فی نصاب البقر ثلثون +

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ابن عبد البر سے بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں کہا کہ علماء میں اِس بات میں خلاف نہیں ہے کہ سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر تیس بقر پر (زکوۃ) ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے

کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو۔ لیکن حدیث معاذ کی تصحیح کی ہے اِس کی ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مسروق سے وہ معاذ سے۔ اور کہا جاتا ہے مسروق نے نہیں سُنا معاذ سے اور ابن حزم نے اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ) محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال سند کا جمہور کی رائے کے موافق۔ اور کہا ابن عبد البر نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق کو پس کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے اور یہ اون امور سے ہے کہ نہیں معلوم مجھے اِس میں خلاف کسی کا۔ پس اِس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب بقر کا تیس راس ہے +

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمطرف بن ہصل بالمحاقۃ وقیل بالنوافۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن ہصل کو

قال الحافظ اخرجہ البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن امین بن ذروۃ بن نضلۃ بن طریف بن نہصل الحمازی عن ابیہ عن جدہ نضلۃ۔ وفی روایۃ البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروۃ عن ابی نضلۃ عن رجل منہم یقال لہ الاعشی واسمہ عبد اللہ بن اعور کانت عندہ امرأۃ منہم یقال لہا معاذۃ۔ فخرج میرۃ لاہلہ من ہجر فہربت امرأتہ من بعدہ ونشزت علیہ وعادت برجل منہم یقال لہ مطرف ابن ہصل فاتاہ وقال یا ابن عم عندک امرأتی فادفعہا الیّ قال لیست عندی ولو کانت عندی ما دفعتہا الیک و کان مطرف اعز منہ فخرج حتی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاذ بہ و انشاء یقول۔

اشعار

یا مالک الناس ودیان العرب ٭
الیک اشکو ذربۃ من الذرب ٭
کالظبیۃ الشغباء فی ظل السرب ٭
خرجت ابغیہا الطعام فی رجب ٭
فذعتنی بنن اع وہب ٭

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو اون ہی میں سے ہے کہا جاتا تہا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تہا۔ اوس کی ایک عورت تہی جس کا نام معاذہ تہا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بہاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن ہصل تہا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کردے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بھی تجھے نہیں دیتا۔ اور تہا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپسے اور پڑہنے لگا اشعار

اے مالک لوگوں کے اور دیندار ترین عرب ٭ میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی ٭ جو مثل اوس ہرنی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں ٭ گیا میں کہانا لینے کو اوس سے رجب میں ٭ پس لڑی مجھ سے اور بہاگ گئی۔

اختلفت العهد ولطت بالذنب
وورثتني بين عصب ينتسب
وهن شر غالب لمن غلب
فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتكرر
وهن شر غالب لمن غلب
فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
الى مطرف بن هصل -
انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك
شعرا
لعمرك ما حي معاذة بالذي
يغيره الواشي ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ اتاها
غوات رجال اذيناد ونها بعدي
قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابي معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابي والحي عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم الحديث
وقال ايضا روى حديثه عبد الله

بد عہدی کی اور دم دبا کر بھاگ گئی۔ اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے۔
اور عورتیں بڑا غالب شر ہیں اوس شخص کے لئے جو
اون پر غلبہ چاہے۔ پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اس مصرعہ کی۔ "وھن شر غالب لمن غلب"
پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن ہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دے اس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کر دے
اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑھا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب میں دیدوں گا تجھے اوسکو۔ پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوس کے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اس امر
کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے
اور سپرد کر دیا مطرف نے اوسکو پس کہے اس
بارہ میں۔ شعر
قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکا دیں اوسکو
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد
کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کے پاس۔ الحدیث
اور بھی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبد اللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عوف بن کمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم الحدیث - وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواه اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اوس سے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسطرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشی بن ملازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابوحفص الصیرفی عمرو بن علی قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفی قال حدثنی الجنید بن امیہ ابن ذراوۃ بن نضلۃ بن طریف بن بہصل الحرمازی عن ابیہ عن جدہ نضلۃ ان رجلا منہم یقال لہ الاعشی۔ فذکر القصۃ بطولہ۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جنید بن امین بن ذراوۃ بن نضلہ بن طریف بن بہصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

ہذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمعدیکرب بن ابرہۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المقتفی ولم اجد فیما سواہ انہ قال ابن سعد وکتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لمعدیکرب بن ابرہۃ۔ ان لہ ما اسلم علیہ ارض خولان آقاد ان ارض الحزنی یجوز للامام ان یتصرف فیہ ویملکہ غیرہ۔

ذکر کیا ہے مصباح المقتفی میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ فائدہ دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اوسکے

ہذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رض کو

قال الحافظ اخرجہ ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمرو عن سہل ابن یوسف بن سہل عن ابیہ عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

ہذا کتاب لمعدیکرب بن ابرہۃ

ہذا کتاب لمعاذ بن جبل رض

عمال الیمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی عرفت بلاءک فی الدین والذی من مالک حتی رکبک الدین وقد طیبت لک الھدیۃ فان اُھدِی لک شئی فاقبلہ۔

قولہ فاقبلہ - ھذا یدل علی ان ما اھدی لہ رضی اللہ عنہ فکان لہ حلالا ویردہ ما رواہ احمد والطبرانی عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدایا العمال غلول - وما روی عن بریرۃ مرفوعا من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذہ بعد فھو غلول - ولعل الحلۃ کانت خاصۃ لمعاذ رضی اللہ عنہ لمصلحۃ کانت عندہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرہ او الحکم عام لجمیع المسلمین ویؤید ھذا ما رواہ ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنہ - رفعہ - اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسئل فکل وتصدق - ویمکن التوفیق ان فی حدیث عمر رضی اللہ عنہ کانت عمالتہ للتی رزقھا الامام وقدرھا للعاملین والاحادیث التی فیھا النھی محمولۃ علی الھدایا والتحف واللہ اعلم۔

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف کہ

پہنچا مجھے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آیا تجھ پر تیرا دین اور حلال کر دیا ہے میں نے تیرے لئے ہدیہ پس اگر کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جو چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونھیں اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہے (یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہے بریرہ سے مرفوع۔ کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی یا بتہ یا حکم حلت کا عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اسکی کی وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے۔ مرفوع۔ جبکہ دیا جائے تو کوئی چیز بے مانگے تو کھا اور صدقہ کر اور ممکن ہے توفیق اِس طور سے کہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کردے امام عاملوں کے لئے۔

اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم ایضاً لمعاذ بن جبل حین توفی ابنه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مر گیا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل سلام عليك فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو - اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقنا وایاك الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا من مواهب الله وعوارية المستودعة متع الله به فى غبطة وسرور وقبضه منك باجر كثير - الصلوة والرحمة والهدى - فان احتبسه فاصبر ويحيط جزعك اجرك فتندم واعلم ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا وما هو نازل فكان قد والسلام - ذكره فى جامع از هر وقال اخرجه الطبرانى فى الكبير والاوسط - واخرجه الحاكم فى المستدرك فقال حدثنا ابو على الحسين بن على الحافظ قال اخبرنا الحسين بن عبد الله ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو بن بكوا السكسكى قال حدثنا مجاشع بن عمرو الاسدى قال حدثنا الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ بن جبل - فذكر الحديث - وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے (تعزیت نامہ) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم کر کہ) اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے دل میں صبر ڈالے۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار انتہیں ہیں فائدہ مند کیا اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ (یعنی ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں) اور لیلیا اوسکو تجھ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز اور رحمت اور ہدایت۔ پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج و غم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا تو اور جان لے تو کہ رونا دھونا نہیں لوٹا دیگا مردہ کو اور نہ دفع کریگا غم کو اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام۔ ذکر کیا اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر اور اوسط میں۔ اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے مستدرک میں اور کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکوا سکسکی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

لفظ الکتاب علی الخریج الحاکم والطبرانی وغیرہ

غریب حسن الا ان مجاشع بن عمرو
لیس من شرط ھذا الکتاب واخرجہ
ابو نعیم فی الحلیۃ باختلاف یسیر
فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقری
قال حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن
القرشی عن محمد بن سعید عن
عبادۃ بن نسی عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شھدت مع معاذ بن جبل
حین اصیب ولدہ و وجدہ علیہ
فبلغ ذلک النبی صلے اللہ علیہ وسلم
فکتب الیہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام
علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو
اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والھمک
الصبر ورزقنا وایاک الشکر۔
ان انفسنا واھلینا و اموالنا واولادنا
من مواھب اللہ عز وجل الھنیۃ
وعواریہ المستودعۃ یمتعنا بھا الی
اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم
ثم افترض علینا الشکر اذ اعطے والصبر
اذ ابتلے فکان ابنک من مواھب
اللہ الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ متعک
بہ من غبطۃ وسرور وقبضہ منک
باجر کثیر۔ الصلاۃ والرحمۃ ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن قرشی نے محمد بن
سعید سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے کہ تھا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی
اس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون
کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر میں حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض ہے ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تھا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ۔ اور لیلیا اوسکو
تجھ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کرتو اپنے پر صلوۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فتحبط اجرك فتندم على ما فاتك فلو قد مت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت فى جنب الثواب فينجز
من الله موعده وليذهب اسفك
ما هو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا الهاشم بن عمر بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلے
الله عليه وسلم يعزيه بابنه۔ فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عباد
وروى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبى صلے
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلے الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منبت الجرشى
من الاستسلام واصطباره عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتیں (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دے گا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوس پر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جائے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اِس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کہ جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مر گیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی۔ پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لئے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عباد سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں۔ اِس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اِس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منبت جرشی نے اون
کا اسلام اور صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة فی
حياته صلے الله عليه وسلم الا الی
اليمن فقدم بعد وفاته صلے الله عليه
وسلم۔ وليس محمد بن سعيد ولا
بجاشع ممن يعتمد رواياتهما ومفاريدها
انتهے كلام ابی نعيم۔ وذكره ابن الجوزی
فی الموضوعات فی باب التعزية فقال
اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردی
وابو سعد احمد بن محمد البغدادی
قالا اخبرنا المظهر بن عبد الواحد قال
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا
محمد بن ابراهيم الحروری قال حدثنا
عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال
اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث
ابونعيم بلفظه۔ وقال هذا حديث
موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب
الوضاع الذی صلب فی الزندقة وقد
ذكرت القدح فيه فی مواضع۔ وقد
روی هذا الحديث المجاشع عن عمر
عن عمرو بن حسان عن الليث عن
عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد
عن معاذ مثله۔ قال ابن حبان يضع
الحديث كلا يحل ذكره الا بالقدح وقد
رواه اسحق من نجيب عن عطاء عن
ابن عباس قال كتب رسول الله الی
معاذ وهو باليمن۔ من محمد رسول
الله الی معاذ فذكر نحوه مختصرا۔ وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علیحدہ رہنا رسول اللہ کی
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں
جن کی روایتیں اور مفاریدقابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا
کلام ابونعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات
میں باب تعزیت میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن
حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون
دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مظہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن
ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی
حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل
لفظ ابونعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے
اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے
اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس
حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز
ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت
کیا ہے اسکو اسحق نے نجیب سے وہ روایت کرتے
ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ
نے نامہ معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا مثل اوس
کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالکذب ووضع الحدیث وکل هذه الروایات باطلة انما کانت وفاة ابن معاذ فی سنة الطاعون سنة ثمانی عشر بعد موت رسول الله بسبع سنین وانما کتب الیه بعض الصحابة تعزیة - انتهی کلام ابن الجوزی وذکر فی لآلی المصنوعة - اخرج الخطیب قال اخبرنا ابوالقاسم طلحة بن علی بن الصقر الکنانی قال حدثنا ابوسلیمان محمد بن الحسین بن علی الحرانی قال حدثنا النعمان بن مدرک قال حدثنا محمد بن بشیر البغدادی قال حدثنا اسحق بن نجیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب نبی صلی الله علیه وسلم الی معاذ بن جبل وهو والی بالیمن -

من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو - اما بعد فان ابنك فلانا قد توفی فی یوم کذا وکذا فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقك الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واهلونا من مواهب الله الهنیة وعوار به المستودعة یمتعنا بها الی اجل معدود ویقبضها لوقت معلوم وحقه علینا هناك اذ ابلانا الصبر فعلیك بتقوی الله وحسن العزاء فان الحزن لا یرد میتا ولا یؤخر

وضع کرتے ہیں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو ۱۸ھ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد ہے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابوسلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطاء سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں (لڑکا فلاں) روز مر گیا پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو بلا ہو تجھ کو وقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو (مصیبت میں) صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت (سوچ) سے

باب ۲۱ باب معاذ بن جبل الخطیب ۹۱

اجلا وان الاسف لا یرد ما هو نازل
یا عباد قال موضوع واسحق بن بشیر
کذاب انتهی ما قاله الخطیب فی قد
اخرج هذا الحدیث الامام محمد بن
ابی داؤد الاصبهانی (هو ابو داؤد الظاهری)
فی کتاب الزهرة قال حدثنا القاضی
ابراهیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان
ابن عمرو - ابو داؤد النخعی عن مهاجر بن
ابی الحسن الشامی عن عبد الرحمن بن
تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث واخرج
الفقیه ابو اللیث فی تنبیه الغافلین
اسنده من طریق سلیمان بن عمرو عن
مجاهد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لی فکتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل
وساق الحدیث بلفظ ابی نعیم واخرج
الوکیع فی کتاب الغرا قال حدثنی ابو
اسمعیل بن ابراهیم بن الحسن بن علی
ابن ابی طالب قال حدثنی عمی قال
حدثنی اسحق بن جعفر بن محمد (هو
الامام الباقر محمد بن علی بن الحسین) عن
ابیه عن جده ان ابنا لمعاذ بن جبل
هلك فجزع علیه جزعا شدیدا فکتب
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم -
اما بعد فان انفسنا واموالنا واهلنا و
اولادنا من مواهب الله الحسنة وعواریه

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ موخر کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں، دکرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہے
بندوں کے ساتھ۔ کہا موضوع ہے اور اسحٰق بن بشیر کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب۔ اور تخریج کی ہے اس کی امام محمد
بن ابو داؤد اصبہانی نے (یعنی ابو داؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابو داؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے۔ الحدیث۔ اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مرگیا میرا بیٹا پس لکھا (نامہ) میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف۔ اور بیان کی حدیث بلفظ ابو نعیم۔
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسحٰق بن جعفر بن محمد
نے (یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبلؓ کا ایک لڑکا مرگیا جس پر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا اونکی طرف تعزیت نامہ، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں۔ الحدیث۔

المستودعة - الحديث **تفصیل الکلام والحاصل** - ان هذا الحديث مروی عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم رضی الله عنهم - فاما روایة معاذ فمن طریق هماشع عن اللیث عن عاصم عن محمود بن لبید عن معاذ - وهذا عند ابی نعیم والحاکم - ومن طریق سلیمان ابن عمر والنخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی اللیث السمرقندی - واما روایة ابن عباس فمن طریق اسحق بن بحیح عن عطاء عن ابن عباس عند الخطیب واما روایة جابر فمن طریق ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عند ابی نعیم - واما روایة عبد الرحمن بن غنم فمن طریق محمد بن سعید عن عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن غنم - فروایة معاذ قال ابن الجوزی موضوع لکون راویه محمد بن سعید وضاعا وروایة ابن عباس قال ایضا موضوع لکون راویه اسحق وضاعا وروایة جابر فضعفه ایضا ابن الجوزی وابو نعیم لکون وفات ابن معاذ بعد وفات النبی صلی الله علیه وسلم وروایة ابن غنم فلکونه من روایة محمد ابن سعید الوضاع - **اقول** - له شاهد حسن وهو طریق اهل البیت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل اور ابن عباس اور جابر اور عبد الرحمن بن غنم ہیں۔ لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق ہماشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ اور مروی ہے بطریق سلیمان بن عمر والنخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔

لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع اور روایت ابن عباس رضی کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی۔ اور ابو نعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اس حدیث کے لئے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رأينا وقد افاد ان للحديث اصلا
لان الامام باقر ثقة مكثر فى رواية
الحديث تابعى يروى عن جابر وابن
عمر وابى سعيد وغيرهم من الصحابة و
زمانه مقدم على عهد الى ضائعين
المذكورين فروايته يدل على ان الحديث
قد وجد قبل زمان الوضائعين واما
ما قال ابن الجوزى وابو نعيم ان وفات
ابن معاذ انما كان بعد النبى صلے الله
عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذى
توفى بعد النبى صلے الله عليه وسلم كان
غير ابن معاذ الذى عزّى فيه النبى صلے
الله عليه وسلم فانه لم يسم فى حديث
التعزية ذلك الابن المسمے وقد صرح
فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع
حين كون معاذ باليمن فى عهده صلے
الله عليه وسلم واما الذى توفى بعد
النبى صلے الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن
بن معاذ توفى مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسیکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا
اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے
اِس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت
کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر ابن عمر اور
ابی سعید وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث
کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت
دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود
وضائعین کے زمانہ سے اول بھی تھا لیکن جو کچھ کہ کہا ہے
ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات
رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن
ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے
ہیں دوسرے ہوں اونسے جن کے بارہ میں رسول اللہ
نے تعزیت کی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام
نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے
کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ
میں حضرت معاذ یمن میں تھے لیکن آپکے وہ صاحبزادے جنکا
انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن
بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہو کر حضرت معاذ کے ساتھ
مرے ہیں۔ واللہ اعلم ۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم للمقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکھا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضى ناقلا عن
كتاب فتوح المصر والمغرب لابى القاسم
عبد الرحمن بن عبد الله القرشى المصرى
صاحب الشافعى قال لما كانت سنة
ست من هجرة رسول الله وراجع من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام
سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد
امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کر کے لکھا ہے کہ جبکہ
سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے
تو آپ نے قاصد بھیجے بادشاہوں کی طرف پھر کہا ہے

تذکرہ کتاب مقوقس صاحب مصر

الحدیبیۃ بعث الی الملوک ثم قال حدثنا
ابن مرد ویہ قال حدثنا عبد اللہ بن
وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن
ابن شھاب قال حدثنی عبد الرحمن بن
عبد القاری ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قام ذات یوم علے المنبر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد
فانی ارید ان ابعث بعضکم الی ملوک
العجم فلا تختلفوا علے کما اختلفت بنو
اسرائیل علے عیسےٰ قال المھاجرون
یا رسول اللہ واللہ لا نختلف علیک
فی شئی ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابی بلتعۃ الی مقوقس بکتابہ قال
الحافظ اسم المقوقس جریج (مصغرا)
ابن مینا - ونسخۃ الکتاب ھکذا -
من محمد رسول اللہ وفی روایۃ عبد اللہ
ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام
علے من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک
بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتیک اللہ
اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم
القبط - یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ
سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ
ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا
ارباباً من دون اللہ - فان تولوا فقولوا
اشھدوا بانا مسلمون -
فمضے حاطب بکتابہ صلے اللہ علیہ وسلم
ولما انتھی الی اسکندریۃ وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز منبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد و ثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھ پر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر۔
کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بناویں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک جہرہ کے میں جو دریا کے رخ

فی مجلس مشرف علی البحر فرکب
سفینۃً وحاذی مجلسہ واشار بالکتاب
الیہ فامر باحضارہ بین یدیہ فلما جیئ
بہ دفع الیہ الکتاب فقرأہ وقال ما
منعہ ان کان نبیا ان یدعو علی
من خالفہ فیسلط علیہ فقال حاطب
ما منع عیسی ان یدعو علی من خالفہ
ان یسلط علیہ فسکت فقال حاطب
انہ کان قبلک رجل یزعم انہ رب
الاعلی فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی
فاعتبر بغیرک ولا یعتبر غیرک بک۔
قال ان لنا دینا ان ندعہ الا لما ھو خیر
منہ فقال حاطب ندعوک الی دین
اللہ وھو الاسلام الکافی بہ اللہ فازھذا
النبی دعا الناس فکان اشدھم قریش
واعداھم لہ یھود واقرب منہ النصاری
ولعمری ما بشارۃ موسی بعیسی الا کبشارۃ
عیسی بمحمد وما دعاءنا ایاک الی القرآن
الا کدعاءک اھل التوراۃ الی الانجیل
وکل نبی ادرک قوما فھم من امتہ علیھم
ان یطیعوہ وانت ممن ادرک ھذا
النبی ولسنا ننھاک من دین المسیح ولکن
نامرک بہ فقال المقوقس انی نظرت
فی امر ھذا النبی فوجدتہ لا یامر بمزھود
فیہ ولا ینھی عن مرغوب فیہ ولم اجدہ
بالساحر الضال ولا الکاھن الکاذب
ووجدت معہ آیۃ النبوۃ باخراج الخباء

پر تھا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامۂ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑھا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بددعا کریں پس مسلط ہوجائیں اوپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تھا عیسی علیہ السلام کو کہ وہ دعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہوجاتے اوپر پس چپ
ہوگیا تو کہا حاطب نے کہ تجھسے پہلے ایک شخص تھا جو
گمان کرتا تھا کہ وہ معبود اعلی ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجھ سے۔ کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چھوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تجھکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہے
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تھے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاری
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسی کا عیسی
کی مگر مثل بشارت عیسی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پائے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اوپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں ہے
جنہوں نے پایا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجھکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالمغيبات وسائر انواع الاخبار
الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب
النبي صلے الله عليه وسلم فجعله في حقة
من عاج وضم فيه لجاديته له ثم دعا كاتبا
له يكتب بالعربية فكتب جوابه لمختصره
بسم الله الرحمن الرحيم - لمحمد بن
عبد الله من المقوقس عظيم القبط
سلام عليك اما بعد فقد قرأت كتابك
وفهمت ما ذكرت فيه وما تدعو اليه
وقد علمت ان نبيا قد بقي وكنت اظن
ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك
وبعثته اليك بجاريتين لهما مكان
من القبط عظيم وكسوة واهديت
اليك بغلة لتركبها والسلام -
هكذا نقله في زاد المعاد و سيرة
المحمدية وذكره صاحب المواهب
ايضا - وذكر ايضا صاحب المصباح
بلفظ آخر فقال روى الواقدي بسنده
عن حميد الطويل يرفعه الى ابن
اسحق قال لما هاجر رسول الله الى
المدينة كتب الى ملوك الارض يدعوهم
المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر لنسخة
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى صاحب مصر اما بعد
فان الله ارسلني رسولا وانزل علي
قرآنا وامرني بالاعذار والانذار و
مقاتلة الكفار حتى يدينوا بدين ويدخل

کتاب المقوقس الیہ صلے اللہ علیہ وسلم

کتاب الی حضرت مصر مرویہ الواقدی

مینے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ
کاموں سے اور نہیں پایا مینے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ
کاہن جھوٹا اور نیز پائی میں نے اسکے پاس علامت نبوت بدیع اخبار
اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی
ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ
کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کر کے اپنی
چہوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس
لکھا اوسکا جواب نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے
لئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے
پس پڑہا مینے آپ کا خط اور سمجھا مینے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر
کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور مین جانتا ہوں
کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا
ہوگا اور اکرام کیا مینے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہون میں آپکو دو
چہوکریاں جنکا بڑا مرتبہ قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا مینے آپکو
ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں - والسلام -
اسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور
ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو
صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا
کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع
کرتے ہیں وہ ابن اسحٰق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے
مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے
مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکھا تہا اسکو ابوبکر نے نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب
سے حاکم مصر کیجانب - بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) تحقیق اللہ نے
بھیجا ہے مجھے رسول بنا کر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے
جسمیں تمام کرنے ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرے دین میں

الناس فی ملتے وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلے الله علیه وسلم قبله وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ما روی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلے الله علیه وسلم هدیة اوناقة
فقال صلے الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
ولکن ما روی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلے الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدیة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلے الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لانه یخیل ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضع من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر ودومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور **دلالت** کرتا ہے یہ بات پر
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔
اور مخالف ہے اس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا روایت
کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر خیال
کرے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی۔ اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما اهدى له خاصة والقبول فيما اهدى للمسلمين وفيه نظر لان من جملة ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية فيه لصلى الله عليه وسلم خاصة وجمع غيره بان الامتناع فى حق من يريد بهدية التودد والموالاة والقبول فى حق من يرجى بذلك تاليفه على الاسلام قال الحافظ وهذا اقوى من الذى قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره من الامراء ويجوز له خاصة وقال بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة بحديث العباض عكس ما قال الخطابى ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال وكذلك الاختصاص وقد اورد البخارى فى صحيحه حديثا استنبط منه جواز قبول هدية الوثنى ذكره فى باب قبول الهدية من المشركين من كتاب الهبة والهدية قال الحافظ فى الفتح وفيه فساد قول من حمل رد الهدية على الوثنى دون الكتابى وذلك لان الواهب المذكور فى ذلك الحديث وثنى ٭

میں بانیطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تہا جو خاص آپ کے واسطے ہوتے تہے اور قبول اونمیں تہا جو عام مسلمانوں کے لئے تہے اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بہی ہیں کہ ہدیہ دیا گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع کیا ہے غیر طبری نے اسس طور سے کہ عدم قبول اوس شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور موانست اسلام۔ کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور امراء کو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز کی حدیثیں منسوخ ہیں حدیث عیاض والی حدیث سے برعکس قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسیطرح خصوصیت اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبہ والہدیہ کے باب قبول ہدیۃ المشرکین میں۔ کہا حافظ نے کہ اس میں جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر کتابی کے ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست ہے ٭

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمنذر بن ساوى ملك بحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذكر صاحب المواهب انه قال الواقدى

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسناده عن عكرمة وذكره صاحب
مصباح المضيء فقال روى صاحب
الهدى المحمدى باسناده عن عكرمة
انه قال وجدت كتابا فى كتب ابن
عباس بعد موته فاذا فيه - بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم
العلاء الحضرمى الى المنذر بن
ساوى وكتب اليه كتابا يدعوه
فيه الى الاسلام روانى مع تفحص
فى عدة كتب ما وجدت هذا الكتاب
بلفظه وهكذا بغير لفظ ذكر محمد
بن سعد فى الطبقات فى ترجمة العلاء
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنى
ابوبكر بن عبد الله بن ابى سبرة عن
محمد بن يوسف عن السائب بن
يزيد عن العلاء الحضرمى ان رسول
الله صلعم بعثه منصرفه من الجعرانة
الى المنذر بن ساوى معه كتابا
يدعوه فيه الى الاسلام - انتهى
فلما وصله الكتاب امن وكتب اليه
صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته -
اما بعد يا رسول الله فانى قرأت
كتابك على اهل البحرين فمنهم من
احب الاسلام واعجبه ودخل فيه
ومنهم من كرهه وبارضى يهود
ومجوس فاحدث الى فى ذلك امرك
فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی
نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند
سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی میں نے ایک تحریر کتب
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ
بھیجا رسول اللہ نے علاء حضرمی کو منذر بن ساوی کی
طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ
اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں
تلاش کرنے کے مجھے اِس فرمان کے لفظ نہیں
ملے

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور
لکھا رسول اللہ کو خط منجانب اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے
یا رسول اللہ میں نے سنا یا آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور
بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور
پسند کیا اور داخل ہو گئے اوس میں اور بعض نے
کراہت جانا۔ اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں
پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم بھیجئے۔
پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اِس کے

کتاب منذر بن ساوی الی رسول اللہ

وسلم کتابا فی جواب ذلك -

جواب میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - من محمد رسول اللہ الی المنذر بن ساوی سلام علیك فانی احمد الیك اللہ الذی لا الہ الا ھو واشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اما بعد فانی اذکرك اللہ عز وجل فانہ من ینصح فانما ینصح لنفسہ وانہ من یطع رسلی ویتبع امرھم فقد اطاعنی ومن نصح لھم فقد نصح لی وان رسلی قد اثنوا علیك خیرا وانی قد شفعتك فی قومك فاترك للمسلمین ما اسلموا علیہ وعفوت عن اھل الذنوب فاقبل منھم وانك مھما تصلح فلن نعزلك عن عملك ومن اقام علی یھودیتہ او مجوسیتہ فعلیہ الجزیۃ -

ھکذا بھذا اللفظ فی زاد المعاد وفی سیرۃ المحمدیۃ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تجھ پر پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس اوسنے خیر خواہی کی میری۔ اور میرے قاصدوں نے تیرے اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور میں نے تیری قوم کی بابت تیری سفارش کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جس پر کہ وہ اسلام لائے ہیں اور معاف کیا میں نے خطاکاروں کو پس قبول کر تو اونسے اسلام (یا عذر گناہ) اور جبتک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو نہیں معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہے۔ اسیطرح ان ہی لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

ھذا ایضا للمنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

ذکر الزرقانی فی تخریج ابن مندۃ عن زید بن اسلم عن المنذر بن ساوی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب الیہ - ان افرض علی کل رجل لیس لہ ارض اربعۃ دراھم وعبلۃ

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف۔ کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین نہ ہو چار درہم اور عبلہ (خمس جزیہ)

هکذا اذکرہ الحافظ فی الاصابۃ۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

ھذا ایضا ما کتبہ لمعذر فی مجوس ھجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن مندۃ وکان منذر عامل رسول اللہ علی ھجر ذکرہ الحافظ فی ترجمتہ فروی انہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب الیہ لمجوس ھجر۔ اعرض علیہم الاسلام فان ابوا فخذ منہم الجزیۃ بان لا تنکح نساءھم ولا تؤکل ذبائحھم۔ ھکذا ذکرہ الزرقانی۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو اُنپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو اُنسے جزیہ بایں طور کہ نکاح کیجاویں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

ھذا ایضا الی المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذکر الحافظ وابن الاثیر انہ اخرج الطبرانی من طریق ابی مجلز عن ابی عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود رض عن ابیہ قال کتب النبی صلے اللہ علیہ وسلم الی المنذر بن ساوی۔ من صلے صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلکم المسلم لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ۔

قال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم وذکرہ فی المواھب ایضا ھکذا۔ اقول قد حررت فی اول کتاب الذی ذکرت باسمائی ما وجدت کتابا الذی کتبہ رسول

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان منذر بن ساوے کی طرف۔

جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف مُونہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اسیطرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں مَیں لکھ آیا ہوں کہ نہیں پایا میں نے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

یہ ھذا ایضا لمنذر بن ساوی

یہ ھذا ایضا لمعذر فی مجوس ھجر

الله صلعم اليه يدعوه فيه الى الاسلام
فيحتمل ان يكون هو هذا ويؤيد هذا
القول الفاظ كتابه صلے الله عليه وسلم
الذى سبق باسم كسرى برواية الخطيب
فهو ايضا دعوة الاسلام ولفظه
يشبه بعض الكتاب والله اعلم۔

کی بابتہ لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو
اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ
سے ہوتی ہے جو کسری شاہ ایران کے نام بروایت
خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی
بابتہ ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس
فرمان کے واللہ اعلم۔

هذا ايضا لمنذر بن ساوى

یہ فرمان بھی لکھا ہے منذر بن ساوی کے نام

ذكرنى مصباح المضى منه صلے الله
عليه وسلم كتابا الى منذر بن ساوى
ولم نره فيما سواه من الكتب فنسخته
اما بعد فانى بعثت اليك قدامة و
ابا هريرة فادفع اليهما ما اجتمع
عندك من جزية ارضك والسلام
وكتبه اُبَيّ۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ
کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور نہ
میں نے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا۔ نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بھیجا ہے میں نے تمہاری
طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدو ان دونوں کو وہ
مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اللہ
لکھا اُسکو اُبَی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لهاجر بن اميه فى وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارے میں

قال الحافظ اخرج الطبرانى من طريق
محمد بن حجر بن عبد الجبار بن
وائل بن حجر عن عمه سعيد بن
عبد الجبار عن ابيه عن امه ام
يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت
على رسول الله صلے الله عليه وسلم
فرحب بى وادنى مجلسه فلما اردت
الرجوع كتب ثلث كتب كتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن
عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے
باپ سے وہ اپنی ماں ام یحییٰ سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا
میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپنے
اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب میں نے واپسی کا ارادہ
کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میرے
بابتہ تا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر

ف۱ هذا ايضا لمنذر بن ساوى

ف۲ كتاب الى الهاجر بن اميه

بی فضلنے فیہ علے قومی۔ اقول و منہا ھذا الکتاب۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی المہاجر بن امیۃ انہ وائلا یستسمح (یستتبعنے) ونوفلا علے الاقیال حیث کانوا امن حضرمی موت۔ الحدیث۔ ھکذا ذکرہ ولم اجدہ فیما سواہ وھکذا ذکرہ صاحب سیرۃ المحمدیۃ بغیر سند۔

کہتا ہوں میں کہ اون ہی میں سے یہ فرمان ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (باین مضمون کہ) وائل کو شش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے میری تابعداری کرلی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضر موت پر جہاں وہ ہوں۔ الحدیث۔
اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے بے سند۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لمھری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ انہ قال ابن سعد انہ قدم وفد مھرۃ علیہم مھری بن ابیض علے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعرض رسول اللہ صلعم علیہم الاسلام فاسلموا و کتب لھم کتابا نسختہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لمھری بن الابیض علے من آمن بہ من بنی مھرۃ لا یواکلوا ولا یعرکوا وعلیہم اقامۃ شرائع الاسلام فمن بدل بعد حارب اللہ ومن آمن بہ فلہ ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ۔ اللقط تمرا دۃ والسارحۃ معدا ۃ والنغبۃ الشیبۃ والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمۃ الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری بن ابیض تھے پس پیش کیا اونپر رسول اللہ نے اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان۔ جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مہری بن ابیض کے لئے (باین مضمون کہ) جو ایمان لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور نہ اونسے لڑائی کیجاوے۔ اور واجب ہے اونپر قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو شخص کہ ایمان لایا اوسپر اوس کے لیے ذمہ اللہ کا ہے اور اوس کے رسول کا۔ لقط تو شہ ہے۔ وراستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنیوالے جانور فاقہ میں۔ اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے۔

عکس کتاب مہری بن ابیض

غرائب ما فی ھذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یوکلوا - نھی عن المواکلۃ وھو ان یکون لاحد دین علی آخر فیھدی الیہ شیئا لیوخرہ فکان کل منھما یوکل صاحبہ - **لا یعرکوا** - من العرک ای لا یقاتلوا وھذہ المعرکۃ - **المزادۃ** والمزودۃ - ما یجعل فیہ الزاد للسفر والمراد ھنا الزاد - **السارحۃ** - والسارح والسرح سواء الماشیۃ - **معداۃ** یقال عدی علیہ ای تجاوز والمراد انھا عفر یعنی ان مواشیکم التی ترعی فی المسارح لا یوخذ عنھا الزکوۃ - **قولہ النفث الشیبۃ والرفث لفسوق** الشیبۃ ھو سن الشیخوخۃ من عمر الانسان والنفث ھو کالنفخ وفی الحدیث ان روح القدس نفث فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من النفث ما یفھم وھو شبیہ بالنفخ وھو اقل من النفل لان معہ النفل شیئا من الریق ومنہ اعوذ باللہ من نفخہ ونفثہ وفسر بالشعر المذموم وفی الکتاب فسر النفث بالشیبۃ کانہ اشارۃ الی ما ورد فی حدیث الاستعاذۃ من النفث ان المراد بہ ھو السن الذی یعرض فیہ زوال العقل وسقوط

لا یوکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس ہدیہ بھیجے مقروض قرض خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ **المزادۃ** - والمزودۃ - وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں اور مراد یہاں توشہ ہے - **السارحۃ** اور السارح اور السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداۃ** بولا جاتا ہے عدی علیہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے کہ وہ معاف ہیں یعنی مثلاً وہ مویشی جو بیڑوں چرتے ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی - **قولہ النفث الشیبۃ والرفث الفسق** - شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور مونہ سے پھونک والی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے اور وہ نفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ نفل میں کچھ تھوک بھی آتا ہے یعنے تھکانا اور اسی سے حدیث اعوذ باللہ من نفخہ ونفثہ - اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کیے گئے ہیں اور ائمہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے جس میں عقل زائل ہو جائے اور قوی بالکل ساقط ہو جاویں واللہ پناہ میں رکھے اوس سے اور نفث شبیہ

القول او هو تصحیف الشعر۔ والرفث قال الازہری هو کل ما یریده الرجل من المرأة وفی الحدیث فلا یرفث ای لا یفحش فی الکلام فلهذا فسر بالفسق ؛

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث کے معنے ازہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز جو مرد کی مراد عورت سے ہوتی ہے حدیث میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم الی النجاشی ملک الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وکتب النبی صلے الله علیه وسلم الی النجاشی ذکره فی المواهب وقال الزرقانی اخرج الواقدی ورواه البیهقی عن ابن اسحٰق ان لفظه هکذا۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی النجاشی ملک الحبشة اما بعد فانی احمد الیک الله الذی لا الٰه الا هو الملک القدوس المؤمن المهیمن واشهد ان عیسٰی بن مریم روح الله وکلمته القاها الی مریم البتول الطیبة الحصینة فحملت بعیسٰی فخلقه من روحه ونفخه کما خلق آدم بیده وانی ادعوک الی الله وحده لا شریک له والموالاة علی طاعته وان تتبعنی وتؤمن بالذی جاءنی فانی رسول الله وانی ادعوک وجنودک الی الله تعالٰی وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصیحتی وقد بعثت الیکم ابن عمی جعفرا ومعه

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحٰق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں میں کہ عیسیٰ بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں مردوں سے پس حامل ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا انکو اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسیکہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی طرف کہ اطاعت کرے تصدیری اور ایمان لائے اوس ذات پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق پہونچا دیا میں نے تجھے اور نصیحت کر دی میں نے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمین والسلام علی من اتبع الھدی
وبعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ھذا الکتاب مع عمرو بن امیۃ الضمری
فقال النجاشی لہ عند ما قرأ الکتاب
اشھد یا اللہ انہ النبی الامی الذی
ینتظرہ اھل الکتاب وان بشارۃ
موسی براکب الحمار (عیسٰے) کبشارۃ
عیسٰے براکب الجمل (محمد صلے اللہ
علیہ وسلم) وان العیان لیس
بالمخبر عنہ ولکن عوانی من
الجیش قلیل فانظرنی حتی اکثر الاعوان
والین القلوب ثم کتب الی النبی صلے اللہ
علیہ وسلم بجواب کتابہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الی محمد رسول
اللہ من النجاشی اصحمۃ سلام علیک
یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکات اللہ
الذی لا الہ الا ھو الذی ھدانی
للاسلام اما بعد فقد بلغنی کتابک
یا رسول اللہ فما ذکرت فی امر عیسٰے
فورب السماء والارض ان عیسٰے
علیہ الصلوۃ والسلام لا یزید علی
ما ذکرت ثفروقار (بضم المثلثۃ والراء
المھملۃ مابین النواۃ والقشر) انہ کما
ذکرت وقد عرفنا ما بعثت بہ الینا
فاشھد انک رسول اللہ صادقا مصدقا
وقد بایعتک وبایعت ابن عمک
واسلمت للہ رب العلمین وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجے ہوئے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اونسے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہی
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب - اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہی
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی وکافی نہیں ہے - لیکن میرا مددگار لشکر بہتیرا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھا لوں اور لوگوں
کے دل نرم کرلوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب +

بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی - بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اوسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بفتح
مثلثہ وراء مہملہ وہ جھلی جو گٹھلی اور کھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے - اور بیعت کی میں نے آپسے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہان

اليك يا بني وان شئت ايتيك بنفسي
فعلت فاني اشهد ان ما تقوله حق
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته
وهذا هو الصحيفة الذي هاجر اليه
المسلمون في رجب سنة خمس من
الهجرة وبعث صلى الله عليه وسلم اليه
عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما
صرحت سنة ست على يد جعفر و
توفي في رجب سنة تسع من الهجرة
ونعاه النبي صلى الله عليه وسلم يوم
توفي وصلى عليه بالمدينة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور
اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اس وجہ سے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے
اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس
کی۔ اور یہ وہ صحیفہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں
نے رجب ۶ھ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے
اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس
اسلام لایا۔ وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے ساتھ
میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اور وفات پائی رجب ۹ھ ہجری
میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ
انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑھی اوپر مدینہ میں۔

هذا مكتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي (هذا غير النجاشي الذي ذكرت)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس سے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا

فہ کتاب الی النجاشی هذا غیر النجاشی الذی سبق

روى البيهقي عن ابن اسحق انه قال
هذا كتاب من النبي صلى الله عليه وسلم
الى النجاشي الاصحم عظيم الحبشة سلام
على من اتبع الهدى وآمن بالله ورسوله
وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان
محمدا عبده ورسوله وادعوك
بداعية الله فاني انا رسوله فاسلم تسلم
يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء
بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا
بعضا ارباباً من دون الله ۔ فان
تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحٰق سے کہ اونہوں نے کہا کہ
یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم
سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر
اور گواہی دی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ
جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے
کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی
دی اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول
ہیں۔ بلاتا ہوں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ
کا رسول ہوں اسلام لے آؤ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ
نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس کے
ساتھ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو جیسا اللہ کے

فان ابیت فعلیك اثم النصاری من قومك
تنبیه - ماورد فی الکتاب من اسم
النجاشی هذا الاصحم فقال ابن کثیر
لعله مقحم من الراوی بحسب ما فهم
انتهی اقول هذا هو الصحیح فان
النجاشی الذی کتب الیه النبی صلے الله
علیه وسلم وصلے علیه النبی صلے الله
علیه وسلم یوم توفی هو غیر النجاشی
هذا الذی لم یسلم کما روی فی صحیح
مسلم عن انس رضی الله عنه ان النبی
صلے الله علیه وسلم کتب الی کسری
والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار
علی ید عوهم الی الله ولیس بالنجاشی
الذی صلے علیه - وکذا ما قال الزهری
کانت کتب صلے الله علیه وسلم الی
النجاشی واحدة وکلها فیها هذه
الآیة وهی مدنیة بلا خلاف انتهی
قال الزرقانی وهو اد الزهری کتبه الی
اهل الکتاب وهم النجاشیان وهرقل
والمقوقس انتهی اقول قد رویٰنا انه
کتابه صلے الله علیه وسلم الی النجاشی
الاصحمة لیس فیه تلك الآیة فهذا یدل
علی ان الکتاب الاول کان قبل ذلك
الکتاب فی بدأ الاسلام عند
الهجرة الاولی - قال فی المواهب و
قد خلط بعضهم ولم یمیز بینهما
فظنهما واحدا فهذا کما تری وقد

سو اب پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اوسنے کہ
گواہ رہو تم اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصاریٰ کا گناہ بھی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی **کہتا** ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑھی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اوسکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اوس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رض سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسری اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تھے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑھی
رسول اللہ نے۔ اوراسیطرح (رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تھی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلا خلاف انتہی قول الزہری کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تھے
اور وہ دو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتدا اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکھا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کر دیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونوں میں پس گمان کیا دونوں کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روی الطبرانی عن المسور قال خرج صلے اللہ علیہ وسلم الی اصحابہ فقال ان اللہ بعثنی للناس کافۃ فادوا عنی ولا تختلفوا علی فبعث عبد اللہ بن حذافۃ الی کسری وسلیطا الی ھوذۃ والیمامۃ والعلاء الی المنذر بحرین وعمرو بن العاصی الی جیفر وعبادابنی الجلندی بعمان ودحیۃ الی قیصر وشجاع بن وھب الی ابن ابی شمر وعمرو بن امیۃ الی النجاشی فرجعوا جمیعا قبل وفاتہ صلے اللہ علیہ وسلم غیر عمرو بن العاصی۔ اقول عرف ھذا ان عمرو بن امیۃ ھو المبعوث الی النجاشیین وان الاول قد اسلم کما ثبت من صلوتہ صلے اللہ علیہ وسلم علیہ بعد وفاتہ وان الثانی ھذا لم یسلم لما ثبت عن انس فی صحیح مسلم واللہ اعلم۔

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھ سے اور مت اختلاف کرو میرے پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کی طرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف بحرین اور عمرو بن العاصی کو جیفر وعباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔

کہتا ہوں میں کہ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونو نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑھنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لنھشل بن مالک الوائلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثیر ذکرہ یوسف بن عمرو ابن موسی بن سعید بن سلم بن قتیبۃ ابن مسلم بن عمرو الحصین الوائلی عن ابیہ عن سلم بن قتیبۃ انہ بلغہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب لنھشل کتابا۔ وذکر الحدیث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو الحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن منندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن منده لكن لم يذكر
لفظ الكتاب فذكره صاحب مصباح
المضيء فقال قال ابن سعد وكتب النبي
صلعم كتابا لمهشل بن مالك
الوائلي من باهلة نسخته هكذا
باسمك اللهم - هذا كتاب من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لمهشل بن مالك ومن معه من
بني وائل لمن اسلم واقام الصلوة
واتى الزكوة واطاع الله ورسوله
واعطى من المغنم خمس الله وسهم
النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه امن
بامان الله وبرئ اليه محمد صلى
الله عليه وسلم من الظلم كله وان
لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعليهم
من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضیء
پس کہا گیا ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان نہمشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا اور نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ
باسمک اللھم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے نہمشل بن مالک اور اوس کے ساتھ
والے بنی وائل کے لئے۔ جو شخص کہ اسلام لایا اور
نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس
کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا
اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا
اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین کے پس وہ اللہ
کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر
ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے
لئے (یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو
اور نہ اوسنے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون
ہی میں سے ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رض
نے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رض کیلئے

ذكره في مصباح المضيء تخريج ابن سعد
في الطبقات - قال وائل بن حجر يا
رسول الله اكتب لي يا رضى التي كانت
لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير
واقيال حضرموت - قال وكان
الاشعث وغيره من كندة نازعوا
وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضیء میں ابن سعد کی تخریج سے
جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ
فرمان لکھدیجیے میری اوس زمین کی بابت جو میرے
قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے
لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے
کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تھے
جھگڑا کیا تھا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

کتاب لوائل بن حجر رض

فاد عوہ عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فکتب بہ رسول اللہ لوائل بن حجر - وکان کتابہ ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لوائل بن حجر قیل حضر موت و ذلک انک اسلمت وجعلت لک ما فی یدیک من الارضین والحصون وانہ یوخذ منک من کل عشرۃ واحد ینظر فی ذلک ذو اعدل وجعلت لک ان لا تظلم فیھا ما قام الدین و النبی والمؤمنون علیہ انصار -

جو حضر موت میں تھی پس دعویٰ پر رجوع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اُس کی بابتہ آپ نے وائل بن حجر کے لئے۔ اور تہا آپ کے فرمان میں کہ۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضر موت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکہا ہے تو وہ جو اول تیرے قبضہ میں تہا زمین اور قلعہ اور تحقیق لیا جاوے گا تجھ ایک غور کریں گے اس میں مصر صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیجے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رہے تم دین کو۔ اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم ایضا لوائل بن حجر

فرمان بہی لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذکرت فی حرف المیم فی اسم مھاجر بن امیۃ قال وائل انہ کتب لی ثلث کتب کتابٌ فضلنی فیہ علی قومی فھو ھذا الکتاب کما ستطلع - قال صاحب مصباح المضی قصۃ اسلامہ وقدومہ علی رسول اللہ کما قال ابن الظفر فی کتاب البشر روی ان وائل بن حجر وکان ملکا مطاعا وکان لہ صنم من العقیق یعبدہ ویحبہ ولم یکن یکلمہ الا انہ کان یرجی کلامہ وکان یکثر السجود ویذبح لہ الذبائح یستقرب الیہ فبینما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکہیں میرے واسطے تین کتابیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تہی مجھے میری قوم پر اور وہ یہی فرمان ہے جیسیکہ ابہی تجھے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر دیا ہین طور اکہ روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تہے اونکا ایک بت تہا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکہتے تہے وہ کلام نہیں کرتا تہا لیکن اونکو اُمید تہی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تہے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

هو نائم فی الظهیرة ایقظ صوت منکر من الجذع الذی فیه الصنم فقام و سجد بین یدیه واذا قائل یقول شعر

واعجبا من وائل بن حجر + یخال یدری وهو لیس یدری +
ماذات جی من نجیت صخر + لیس بذی عرف ولا ذی فکر +
ولا بذی نفع ولا ذی ضر + ولو کان ذا جر اطاع امری +
قال فرفعت راسی ثم استویت جالسا ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرنی به فقال۔

شعر

ارحل الی یثرب ذات النخل + وسر الیها سیر المستقل +
فدن بدین الصائم المصلی + محمد الرسول خیر الرسلی +
ثم خر الصنم بوجهه فانقطعت عنقه ثم رسمت الیه حتی اتیت المدینة فلما رانی رسول الله ﷺ انانی وبسط لی رداءه واصعدنی المنبر واقامنی بین یدیه ثم قال ایها الناس هذا وائل بن حجر اتاکم من ارض بعیدة من حضرموت راغبا فی الاسلام فقلت یا رسول الله بلغنی ظهورک وانا فی ملک عظیم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز سنکر جاگے جو اوس مجرہ میں سے آتی تھی جسمیں بت تھا۔ پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سنا کہ ایک کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ بشعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا ہے ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں عقل ہے نہ سمجھ۔ اور جو نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔ کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے حکم کی۔

کہا وائل نے پس اُٹھایا میں نے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں اور کہا میں نے کہ سُن لیا میں نے پس کیا حکم کرتا ہے تو مجھے تو کہا کہ۔

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔ مستقل ہوکر۔ پس اختیار کر دیں روزہ دار اور نمازی کا۔ جو محمدؐ ہیں بہترین رسل۔

پھر وہ بُت اوندھا گر گیا پس میں نے اوس کی گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو خوش کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں بڑی حکومت میں تھا پس احسان کیا اللہ نے پھر کر چھوڑ دیا میں نے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

على ان رفضت ذلك كله واثرت دين الله قال صدقت اللهم بارك في وائل بن حجر وولده وولد ولده انتهى وقال ابن عبد البر قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان قيلا من اقيال حضرموت فلما دخل عليه صلى الله عليه رحب به وادناه من نفسه ودعى له فقال اللهم بارك في وائل وولده وولد ولده - واستعمله على الاقيال من حضرموت وكتب معه ثلث كتب - منها هذا الكتاب الى الاقيال العباهلة - نسخته هكذا الى الاقيال العباهلة والارواع المشاييب في التيعة شاة لا مقورة الاباط ولا ضناك وانطوا الثنجة وفي السيوب الخمس ومن زنى من بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه عاما ومن زنى من ثيب فضي جوه بالاضاميم ولا تيامم في الدين ولا لغمة في فرائض الله وكل مسكر حرام ووائل بن حجر يتزل على الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی ابا ھنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے حضرموت میں سے پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے تین فرمان۔

اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

فرمان ہے اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور ذی مقدار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ زکوۃ کی ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی کہال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔

اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دو اور جو زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کر دو اوسکو پتھروں سے اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر بسر داہیں سب سرداروں پر۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة	العباہلہ - بار موحدہ مفتوحہ وہ بادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا يزالون عنه يقال عهلت الناقة اذا اطلقته لترعى متى شاءت۔ **ارواع** بفتح الهمزة وسكون الراء مهملة وآخر عين مهملة السادات وقيل هو الذى يعجبك حسنه يقال امرأة ارواعاء اى حسن الوجه۔ **مشابيب** بفتح الميم والشين المعجمة۔ وكسر الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم الموحدة۔ الرجال الذين الوانهم بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء وقيل الروسأ والسادات۔ **التيعة** قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب فيه الزكوة من الحيوان كالخمس من الابل والاربعين من الغنم وقيل الاربعون من الغنم قاله فى الزبدة شرح الشفاء۔ **مقورة الالياط**۔ الاقورار الاسترخاء فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر اللام والتحتانية قشر العود شبه به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير مسترخية الجلود ونحزالها۔ **ضناك** بالكسر السمينة۔ انطوا بالطاء المهملة اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة انا انطيناك الكوثر **البتجة** الشاء المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ مٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے مہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے جہاں چاہے **ارواع** بفتح ہمزہ وسکون راء مہملہ اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ ارواعاء یعنی خوبصورت چہرہ والی عورت۔

مشابیب بفتح میم وشین معجمہ اور کسر باء موحدہ پھر یاء تحتانیہ ساکنہ پھر باء موحدہ۔ وہ آدمی جن کے رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات اور رؤسا۔

التیعہ۔ کہا نہایہ میں اقل درجہ حیوانوں میں وجوب زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفا میں۔

مقورۃ الالیاط۔ الاقورار۔ کہال کا ڈھیلا ہونا اور لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے ساتھ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد یہ ہے کہ ڈیلے پن کی وجہ سے اون کی کھالیں لٹکی ہوئی نہ ہوں۔

ضناک۔ بالکسر موٹی۔ **انطوا**۔ طاء مہملہ یعنے دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر (بجائے انا اعطیناک کے) **البتجہ** ثاء مثلثہ ثم باء موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت عمدہ مال اور نہ بالکل بُرا۔

السیبوب سین مہملہ اور یاء تحتانیہ اور باء موحدہ

خیار المال ولا من رد الثمن۔ السین بالسین المهملة والتحتانیة والموحدة الرکاز۔ قوله مم بکر فاصقعوه فی لغة الیمن یبدلون لام التعریف میما فتکون راء بکر مکسورة بلا تنوین لان اصله من البکر فلما ابدل اللام میما بقیت الحرکة بحالها۔ فاصقعوه ای اضربوه واصل الصقع الضرب علی الراس وقیل الضرب ببطن الکف واستوفضوه۔ ای غربوه واطردوه من وفضت الابل اذا تفرقت۔ فرجوه بالاضامیم ای ادموه وارجموه بالجارة فهو جمع اضامة۔ لاتوصیم فی الدین۔ الوصم الفترة والوهن ای لا تفتروا فی اقامة الحدود ولا تحابوا فیها۔ لاغمة فی فرائض الله۔ ای لا تستروا تخفی فرائضه دفعا للتهمة۔ یترفل۔ ای یتسود ویترأس استعارة من ترفیل الثوب وهو اسباغه واسباله۔ قوله من زنی مم بکر فاصقعوه مائة واستوفضوه عاما و من زنی مم ثیب فرجوه بالاضامیم۔ ای اضربوا الذی بکرا مائة وغربوه عاما وارجموا الزانی ثیب۔ فاعلم ان التغریب هو رکاز معدن

قولہ مم بکر فاصقعوہ۔ لغت یمن یمن بدلتے ہیں لام معرفہ کو میم سے پس ہوگی راء بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ اے مارو تم اوسکو۔ اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تپیڑ مارنا)

واستوفضوہ۔ یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور بھگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ علیحدہ ہوجائے۔

فرجوہ بالاضامیم۔ یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم کرو پتھروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔

لاتوصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی کرو اللہ کے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا خیال کرو۔

لاغمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔

یترفل۔ یعنی سردار ہے اور رئیس ہے۔ مشتق ہے ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا اور گھسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)

قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتھروں سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور رجم کردو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے

فی الزانی عن محله سنة والیه ذهب
الشافعی ومالك وغیرهما واقل
مایطلق علیه اسم الغربة قیل
هو مسافة قصر - وحکی فی البحر
عن علی وزید بن علی والصادق
والناصر فی احد قولیه ان التغریب
هو حبس سنة واجیب عنه بانه
مخالف لوضع التغریب - کیف وقد
شهر الاول من الصحابة الذین هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر من المدینة الی الشام و
غرب عثمان الی مصر وابن عمر امته
الی فدك - واختلف العلماء فی
وجوب نفی الزانی البکر وعدم وجوبه
فادعی محمد بن نصر فی کتاب
الاجماع الاتفاق علی وجوب نفی
الزانی البکر الا عند الکوفیین قال
ابن منذر قسم رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی قصة العسیف انه
یقضی بکتاب الله تع ثم قال انه
علیه جلد مأته وتغریب عام وهو
المبین لکتاب الله تع وخطب
عمر بن لك علی رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ینکره احد فکان اجماعا وقد حکی
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزید بن علی

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہ کا اور اقل مدت جس پر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جس میں نماز
قصر پڑھی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق سے اور ناصر کے ایک قول
کی رو سے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طرح سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑھا اسپر حضرت عمر نے برسر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہو گیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی رو سے یہی

والصادق وابن ابی یعلے والثوری واوزاعی و
مالک والشافعی واحمد واسحق
والامام یحیی واحد قولی الناصر
وحکی عن القاسمیۃ وابی حنیفۃ
وحماد ان التغریب والحبس غیر
واجبین واستدل لہم بقولہ اِذْ لَمْ
یذکرا فی آیۃ الجلد وبقولہ صلے اللہ
علیہ وسلم اذا زنت امۃ احدکم
فلیجلدھا - الحدیث وظاھر احادیث
التغریب انہ ثابت فی الذکر والانثی
والیہ ذھب الشافعی وقال مالک
والاوزاعی لا تغریب علی المرأۃ
لانہا عورۃ وھو مروی عن امیر
المؤمنین علی رض وظاھرھا انہ لا
فرق بین الحر والعبد والیہ ذھب
الثوری وداؤد والطبری والشافعی
فی قولہ والامام یحیی - وقد ذھب
بعضہم الی انہ ینصف فی حق الامۃ
والعبد قیاسا علی الحد وھو قیاس
صحیح وفی قول للشافعی انہ لا ینصف
فیھما وذھب مالک واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قولہ وھو
مروی عن الحسن الی انہ لا تغریب
للرق واستدلوا بالحدیث اذا زنت امۃ
احدکم المتقدم - واما فی زانی
الغیب فالرجم مجمع علیہ وحکی
فی البحر عن الخوارج انہ غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اِذْ لَمْ یُذْکَرَا۔ اور قول رسول اللہ کا اِذا زنت الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیئے کہ
کوڑے مارے اُسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابت ہیں
دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے ہر دو عورت سب
کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
کے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ نصف کیجاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ ان دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحٰق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہیں ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اِذا زنت سے جو اوپر گذر گئی۔
لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وکذلک حکاہ عنہم ایضا ابن العربی
وحکاہ ایضا عن بعض المعتزلۃ
کالنظام واصحابہ ولا مستند لہم
الا انہ لم یذکر فی القرآن وھذا باطل
فانہ قد ثبت بالسنۃ المتواترۃ المجمع
علیہا وایضا ھو ثابت بنص القرآن
الحدیث عمر عند الجماعۃ انہ قال
کان مما انزل علی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ایۃ الرجم فقرأناھا
ووعیناھا ورجم رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ورجمنا بعدہ ونسخ
التلاوۃ لا یستلزم نسخ الحکم کما
اخرجہ ابوداؤد من حدیث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبرانی
فی الکبیر من حدیث ابی امامۃ بن
سہل عن خالتہ العجماء ان فیما
انزل اللہ من القرآن ان الشیخ
والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما
البتۃ بما قضیا من اللذۃ واخرجہ
ابن حبان فی صحیحہ من حدیث
ابی بن کعب بلفظ کانت سورۃ
الاحزاب توازی سورۃ البقرۃ
وکان فیہا ایۃ الرجم - الشیخ والشیخۃ
الحدیث وقیل یجمع الجلد مع الرجم
ذھب الیہ جماعۃ من العلماء منہم
العترۃ واحمد واسحق وداؤد
الظاھری وابن المنذر وذھب مالک

اور ایسے ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے کہ نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جسپر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے بنص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اُتریں رسول اللہ
پر پس پڑہا ہم نے اوسکو اور یاد رکہا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابوداؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اُتارا ہے اوسی میں
سے ہے یہ آیت کہ ان الشیخ والشیخۃ الخ کہ بوڑہا اور
بوڑہیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونو کو ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی ہے انہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورہ
بقر کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشیخ والشیخۃ
الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو مروى عن احمد بن حنبل وتمسكوا بحديث سمرة فى انه صلى الله عليه وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر على رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائے اور یہ قصہ متاخر ہے احادیث جلد سے۔ کوڑے مارنا پس ہوگا یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال فى زاد المعاد قال الواقدى وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد غامد سنة عشر وهم عشرة فنزلوا بقيع غرقد وهو يومئذ اثل فرانطلقوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه واقروا له بالاسلام وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال لهم من خلفتم فى رحالكم قالوا احدثنا سنا يا رسول الله قال فانه قد نام عن متاعكم حتى اتى اتٍ فاخذ عيبة احدكم فقال رجل من القوم فلا احد من القوم عيبة غيرى فقال صلى

ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے رسول اللہ کے پاس سنہ دسویں ہجری میں قبیلہ غامد کے ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اُترے وہ بقیع غرقد میں اور وہاں آجکل جھاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان میں اپنوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا وہ اور آیا چور پس چرا لی اون میں سے ایک کی گٹھڑی جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔

اور پوچھا اونہ نے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

کتاب وفد غامد

الله علیه وسلم قد اخذت ورحلت
الی موضعها فرجع القوم سراعا
حتی اتوا راحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومی فقلت
العیبة فقمت فی طلبها فاذا رجل قد
کان قاعدا فلما رآنی صار بعیدا و
مضی فلما انتهیت الی حیث انتهی
فاذا الثرحض واذا هو قد غیب
العیبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ارادت فرجعوا الیه صلے الله علیه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذی
خلفوه فاسلم وامر ابنی صلے الله
علیه وسلم ابی بن کعب فعلمهم
قرانا واجازهم کما یجیز الوفود وانصرفوا

قال ابن الاثیر فی ترجمة عمیر
ابن الحارث الازدی انه روی
ابن شاهین باسناده عن اسمعیل
ابن خالد الازدی عن ابیه عن
حضیرة بن عبد الله عن ابی الطبیان
عمیر بن الحارث الازدی انه اتی النبی
صلے الله علیه وسلم فی نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع ابو سیرة و
مخنف وعبد الله ابنا سلیم وعبد
شمس بن عفیف سماه النبی صلے الله
علیه وسلم عبد الله وجندب بن زهیر
وجندب بن کعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھڑی اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھڑی کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈھونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تھا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بھاگ گیا۔ جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تھا تو میں نے گٹھڑی کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھڑی چھپادی تھی پس نکالا میں نے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے خبر دی تھی اونہوں نے اوس
کے لیے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تھا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو پس
سکھایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسکہ دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد
ازدی سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبد اللہ سے وہ ابی الطبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سیرہ اور مخنف اور
عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عفیف جن کا نام
رکھا رسول اللہ نے عبد اللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن محثی اور حارث بن عامر پس لکھا رسول اللہ نے

بن الحارث وزهير بن الحشخاش والحارث
بن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
لهم كتابا۔
اما بعد فمن اسلم من غامد فله
ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا
يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى
لا يحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم
من ارضه۔ اقول هذا هو
الكتاب الذي ذكر قصته في زاد
المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله
عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة
غامد وعادتهم ان يفدوا عليه عشرة
واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا
عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد
والله اعلم۔

اون کے لیے فرمان۔
بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے
پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیے ہیں حرام
ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع
کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسیٰ نے۔ لا یحشروا
الخ بلفظ جمع اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام
لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔
کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد
میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ
رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا
اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک
ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ
میں بھی دس ہی ہیں۔
جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

سر کتاب لوفد ثقیف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلى الله
عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه
من تبوك وكان من امرهم انه صلى
الله عليه وسلم لما انصرف من
الطائف قيل له يا رسول الله ادع
على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا
وات بهم ولما انصرف عنهم اتبع
اثره عروة بن مسعود حتى ادركه
فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد
ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا
قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے
تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجے ثقیف
کے لئے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلۂ ثقیف کو
اور لا اونکو یعنی اسلام لانے کی عرض سے، پس جبکہ
لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہانتک کہ آپ
کو پالیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاؤں
اپنی قوم کی طرف اسلام لے کر پس جب اوپر ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم على
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم وراوا انهم لا طاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد ياليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه فلما
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم اللاتة
وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة فهدماها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لا خير في دين لا صلوة

ایک جہروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر سے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرداگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرحبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تھا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تھا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دین
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اوسپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فيه فلما اسلموا وكتب لهم الكتاب امر عليهم عثمان بن ابى العاص وكان من احدثهم سنا لكنه كان من احرصهم على التفقه فى الاسلام و تعلم القرآن فرجعوا الى بلادهم ومعهم ابو سفيان بن حرب والمغيرة ابن شعبة لهدم الطاغية فلما دخل المغيرة عليها علاها بضربها بالمعول وخرج نساء ثقيف حسرا يبكين عليها واخذ المغيرة بعد ان كسرها مالها وحليها وكان كتاب رسول الله صلعم۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المؤمنين ان عضاه وج وصيده حرام۔ لا يعضد منه وجد يفعل شيئا من ذلك فانه يجلد وتنزع ثيابه فان تعدى ذلك فانه يوخذ فيلقى الينا محمد صلى الله عليه وسلم وهذا امر الينا محمد رسول الله و كتب خالد بن سعيد بامر محمد بن عبد الله فلا يتعداه احد فيظلم نفسه فيما امر به محمد رسول الله هكذا ذكره شيخ الرحلان فى سيرته وغيره واحد من اصحاب السير هكذا وله ذكر فى طبقات محمد بن سعد فى ترجمة خالد بن سعيد بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے پس واپس ہوئے وہ اون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا اور تھا رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خاردار درخت وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جائے تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الرحلان نے اپنی سیرت میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اوپر امیر بنایا تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ۔

حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدینة وکان یکتب له وهو الذی کتب کتابا لوفد الثقیف وهو الذی مشی فی الصلح بینهم وبین رسول الله صلعم۔

عضاه - بهملة مکسورة ثم معجمة واخره هاء لا تاء شجر ذی شوك۔

ورج - بفتح الواو وشد الجیم وادٍ بالطائف لا بلد به وغلط الجوهری حیث قاله بلد کذا فی القاموس۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کر کے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ کے کاتب تھے۔

اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگو میں۔

عضاہ - عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں ہا ہوز نہ تا رفوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔

ورج - بفتح واؤ اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ کہا ہے اوسکو شہر اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قوله وضرب علیهم قبة فی المسجد - یفید جواز انزال المشرك فی المسجد لا سیما اذا کان یرجو اسلامه وتمکینه من سماع القرآن ومشاهدة اهل الاسلام وعباداتهم **قوله امّر علیهم** یستفاد منه ان المستحق للامارة القوم وامامتهم افضلهم واعلمهم بکتاب الله وافقههم واحرصهم فی دینه ولو کان من احدثهم سنا۔ **قوله الا ان یبعث ابا سفیان**

قولہ وضرب علیہم قبۃ فی المسجد - فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جائز ہے مشرک کا اُتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے سے۔ **قولہ امّر علیہم** معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔

قولہ الا ان یبعث ابا سفیان - فائدہ دیا اس نے مواضع الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يفيد جواز هدم مواضع الشرك
التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدها
احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام
والمسلمين وهذه احوال المشاهد المبنية
على القبور التي تعبد من دون الله
ويشرك بالله عندها فالله لا يحل ابقاءها
في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح
وقفها والوقف عليها وللامام ان
يقطعها واوقافها بجنود الاسلام
ويستعين بها على مصالح المسلمين
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم
اموال بيوت هذه الطواغيت
وصرفها في مصالح الاسلام وكان
يفعل عندها ما يفعل عند هذه
المشاهد سواء من النذر لها
والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها
واستلامها وهذا كان شرك
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون
انها خلقت السموات والارض
بل كان شركهم بها كشرك اهل
الشرك من ارباب المشاهد في
زماننا بعينه۔ اعاذنا الله منه۔

قوله عضاه وج وصيده حرام۔ اختلف فيه هل هو حرم
يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في
البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں اگر بتوں کے لئے مسند ہو اور اوس کا گرانا
بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے
اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے
ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں
کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا
اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے
اونکا وقف اور نہ اوپر وقف۔ اور امام کو چاہیئے کہ
جاگیریں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکروں
کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ
لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا
اوسکو مصالح مہمین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان
زیارت گاہوں پر یعنی اوپر نذریں چڑھانا اور سے تبرک
حاصل کرنا اونکو چومنا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک ان کفار کا اون بتوں کے ساتھ
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے
زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک
کی طرح تھا۔ اللہ اس سے ہم کو بچائے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اس میں
کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں
کے درخت کا کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی
حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ
کی بابتہ پس حلال کیا وہاں کا شکار اور وہاں کے
درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہیں

وخالفهم ابو حنيفة فى حرم المدينة فابلم صيده وقطع شجره وهو محجوج بالاحاديث الصحيحة فى البخارى وغيره وقال الشافعى فى احد قوليه وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا هو القول الجديد عنه واحتج لهذا القول بحديثين احدهما هذا الكتاب واجاب عنه الجمهور بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلاسنده والثانى حديث عروة بن الزبير عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان صيد وج وعضاهه حرم محرم الله رواه الامام احمد وابو داؤد ولكن فى سماع عروة عن ابيه نظر وان كان قد رآه فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہی وہاں کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحٰق نے بلاسند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وادی وج کا شکار اور وہاں کے خاردار درخت حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے لیکن اس میں کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سنی یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع کا اون کے والد سے۔

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

وصیت نامہ حضرت آدم علیہ السلام

قال الحافظ يروى عن سليمان الاشيح صاحب كعب الاحبار عن كعب الاحبار ان الخضر كان وزير ذى القرنين وانه واقف معه على جبل الهند فرأى ورقة مكتوب فيها۔

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم ابى البشر الى ذريته ۔ اوصيكم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشیح سے جو شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذوالقرنین کے وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ پر (غالباً کوہ سراندیب) پس دیکھا ایک ورق جس میں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (وصیت ہے) آدم ابو البشر کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

يتقواى الله واحذركم من كيدا عدوى وعدوكم ابليس فانه انزلنى هنا۔	میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسنے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل بادشاہ روم کی طرف

وكتب صلى الله عليه وسلم الى قيصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الكتاب من ينطلق بكتابى هذا الى هرقل وله الجنة فقالوا وان لم يصل يا رسول الله قال وان لم يصل فاخذه دحية بن خليفة الكلبى وتوجه به الى مكان فيه هرقل وهو بيت المقدس كما هو الصحيح ۔ ونسخة الكتاب ۔ بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله ۔ عبد الله ورسوله الى قيصر صاحب الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فانى ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم يوتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله ۔ فان تولوا فقولوا	اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگر نہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا (یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا) اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہم بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اوسنے کہ گواہ ہو جاؤ تم اس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانا مسلمون۔
رواہ البخاری فی مواضع کثیرۃ واخرجہ مسلم فی المغازی ورواہ البزار وکثیر من اصحاب السیر واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ دحیۃ الکلبی قال اخبرنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد الزھری عن ابیہ عن صالح بن کیسان قال قال ابن شھاب اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان رسول اللہ صلعم کتب الی قیصر یدعوہ الی الاسلام وبعث بکتابہ مع دحیۃ الکلبی وامرہ صلعم ان یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی قیصر فدفعہ عظیم بصری الی قیصر قال محمد بن عمر لقیہ بحمص فدفعہ کتاب رسول اللہ صلعم وذلک فی محرم سنۃ سبع من الھجرۃ۔
والذی رواہ ابو عبید القاسم بن سلام عن عبد اللہ بن شداد رض فلما کان نسختہ علی اختلاف ما رویناہ اوردناہ بلفظہ لانہ یمکن ان یکون مرۃ اخری ویؤید ھذا القول قول الزھری کما ذکرناہ فی کتاب النجاشی الذی لم یسلم من کون الآیۃ فی الکتب ولیس فی روایۃ

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو فرمان رسول اللہ کا۔ اور یہ قصہ محرم ۷ھ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان میں کہ۔

وہ آیت ہی سب فرمانوں میں
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

ابی عبید هذه الآیة فالظاهر انه مرة اخری او الی قیصر آخر فانه لم یسم قیصر فی الکتاب۔

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

هذا ایضا الی هرقل کما رواه ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابوعبید

من محمد رسول الله الی صاحب الروم انی ادعوك الی الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمین وعلیك ما علیهم وان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیة فان الله قد بارك وتعم یقول قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ - والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیه او یعطوا الجزیة۔

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو ان لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق (یہ اون لوگوں میں سے ہیں) جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ در آنحالیکہ وہ ذلیل ہوں وگرنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لهرمزان الفارسی ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضی اسمٰعیل بن اسحٰق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد الله بن شداد قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی الهرمزان من محمد رسول الله الی الهرمزان انی ادعوك الی الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمٰعیل بن اسحٰق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ نے شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف (فرمان) کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف۔ بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف۔ اسلام لے آ۔ سلامت رہیگا +

۳۱۴ ایضاً کتاب الی ہرقل

۳۱۵ کتاب لہرمزان ملک فارس

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لھلال صاحب البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ھلال حاکم بحرین کے لئے

ذکر فی مصباح المضی انہ قال ابن سعد و کتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ھلال صاحب البحرین نسختہ -

سلم انت فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو لا شریک لہ واد عوک الی اللہ وحدہ تومن بہ و تطیع و تدخل فی الجماعۃ فانہ خیر لک والسلام علی من اتبع الھدی -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف - نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت رہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لے آوے اوسپر اور اطاعت کرا اور داخل ہو جا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لھوذۃ بن علے

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذکر فی المواھب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی صاحب الیمامۃ ھوذۃ بن علے وارسل بہ مع سلیط بن عمرو العامری ھکذا ذکرہ محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ سلیط فقال وشھد سلیط احدا والمشاھد کلھا مع رسول اللہ صلعم وکان صلعم وجھہ بکتابہ الی ھوذۃ بن علے فذلک فی المحرم سنۃ سبع من الھجرۃ - ونسختہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھوذۃ بن علے سلام علی من اتبع الھدی واعلم ان دینی لیظھر الی منتھی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لک ما تحت یدیک -

فلما قدم علیہ سلیط بکتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نسختہ ما انزلہ وجاء واقراء علیہ

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ - اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہو گا اوس حد تک جہانکہ پہنچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھوں گا - جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ پہر لگا ہوا تھا وا پہونچا تو مہمانی کی اونکی اور اونکو خلعت دیا اور پڑھا گیا اوسپر فرمان

الکتاب فردّ ردًّا دون ردّ وکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ما تدعوا الیہ واجملہ والعرب تھاب مکانی فاجعل لی بعض الامر اتبعک۔ کانہ اراد شرکتہ فی النبوۃ والخلافۃ بعدہ واجاز سلیطا وکساہ اثوابا من نسج ھجر فقدم بذالک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرہ وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ قال لو سالنی سباۃ من الارض ما فعلت بادر باد ما فی یدیہ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفتح جاءہ خبر ثیل علیہ السلام بان ھوذۃ قد مات۔

رسول اللہ کا پس جواب دیا اور سکا اور اور اوسکو انہیں کیا اور لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ

کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں۔ اور عرب میرا مرتبہ زیادہ جانتے ہیں پس کر دیجئے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی بگمیا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصت نہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیئے پس آئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپنے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا +

غرائب ما فی ھذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخیل والبغال وغیرھا والمراد انہ یصل الی اقصی ما یصلان الیہ وفی المصباح انتھی الامر الی بلغ النھایۃ وھی اقصی ما یمکن ان یبلغہ۔ قولہ حباہ۔ بفتح مھملۃ وموحدۃ خفیفۃ ای اعطاہ کما فی النور ولا یتکرر مع قولہ بعد اجازۃ لانھا عند السفر وھذا الحبا عند القدوم۔ قولہ اقترأ۔ ھو لغۃ ای تلاہ قالہ السھیلی۔ تھاب مکانی۔ تجلہ وتعظمہ۔ ھجر۔ بفتحتین بلد بالیمن مذکر منصرف وقد یؤنث ویمنع وھو اسم لجمیع ارض البحرین کما فی القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور حافر گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونو۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتہی الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ قولہ حباہ بفتح حا مہملہ اور با موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت قولہ اقترأ۔ اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا اوسکو۔ بیان کیا اسکو سہیلی نے تھاب مکانی یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں ہجر بفتحتین شہر ہے یمن میں۔ مذکر منصرف اور کبھی مؤنث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ نام ہے تمام عرض بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد ههنا - سيابة - بفتح المهملة وتخفيف التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة - بياد - بموحدة فالف فمهملة هلك بمعنى ذهب وتفرق وهو خبر او دعاء -

اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح تین مہملہ اور تخفیف یا ساکنہ پھر الف پھر باء موحدہ مفتوحہ پھر تا تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعہ زمین - باد - باء موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دعا ہے -

هذا ما كتب صلے الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى ان له المقنة كلها لا يحاقه فيها احد ما قام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جميع بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیے مقنہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جمیع بن صلت نے +

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ليزيد بن مجمل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن مجمل حارثی کے لئے

اخرج ابن عبد البر قال يزيد بن مجمل فيزيد بن عبد الملك الحاريثان من بلحارث قدما على رسول الله ﷺ وفد بنى الحارث مع خالد بن الوليد فاسلما وذلك فى سنة عشر وفى المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم ليزيد بن مجمل الحارثى -
آن لهم ثمرة ومسايلها ووادى الرحمن من بين عاتبها واذ على قومه بنى مالك عقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن مجمل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ۱۰ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اور فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن مجمل حارثی کے لئے کہ معاف ہے اونکو ثمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان - اور وہ اور اونکی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے +

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لئے

ذکر فی المواهب و کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیحنۃ بن رویہ صاحب ھلۃ لما اتاہ بتبوک
وصالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واعطاہ الجزیۃ - ونسخۃ الکتاب ھکذا
بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا امنۃ من اللہ
ومحمد النبی رسول اللہ لیوحنا بن رویۃ واھل
ایلہ اسفنھم وسائرھم فی البر والبحر لھم ذمۃ اللہ
وذمۃ النبی ومن کان معہ من اھل الشام واھل
الیمن واھل البحر فمن احدث منھم حدثا فانہ لا
یحول مالہ دون نفسہ وانہ طیب لمن اخذہ
من الناس وانہ لا یحل ان یمنعوا ماء یریدون انہ
ولا طریقا یریدون انہ من برا وبحر - ھذا کتاب
جھیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنۃ باذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الزرقانی لعل
حکمۃ تعدد الکاتب انہ بمنزلۃ تعدد الشاھد
وان کلا منھما کتب نسخۃ او ان احدھما کتب
بحضور الآخر فنسب الیھا - وھذا الکتاب
بھذا اللفظ اورد ابن اسحٰق وتابعہ التیمی
فی غزوۃ تبوک وکذا ذکرہ ابن سعد عن
الواقدی رحمہ اللہ -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن
روبہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی
رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی
رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن روبہ اور اہل ایلہ اور اون
کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری
میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون
لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل
یمن اور اہل بحر پس جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا
تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال
پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لئے جو اوسے لیلے اور نہیں
جائز ہے کہ جاویں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ
اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا
یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ کے رسول اللہ
کے حکم سے - کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ
بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونوں نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ
ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت کی گئی دونوں کیطرف
اور یہ فرمان ابن اسحٰق نے انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحٰق نے اور
متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور
اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہما اللہ

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً لیحنۃ بن رویہ

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کو

ثم قال وذکر ابن سعد ایضا انہ صلی اللہ علیہ وسلم
کتب الی یحنۃ بن رویۃ وسوارت اھل ایلۃ
سلم انتم فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الٰہ الا
ھو وانی لم اکن لاقاتلکم حتی اکتب لیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے ہی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا
یحنہ بن روبہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہاری سے اسکی کہ اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی
معبود دیگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم واكسهم كسوة حسنة فهما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان ردتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
قاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واثت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذمتك
لم ارا سلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما فاضوا عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم۔

قال الزرقاني لعل هذا كما ترى
ارسل ليجيئه قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب بمذكوراوله۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کراونکا اور انکو پہنا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بیخوف رہو ہر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تنہا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے انکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے زمینی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس بیشک وصیت کر دی ہے تمہاری
بابتہ اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپکے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھ پر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بھیجا تھا یہ کہ
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے اول پس
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کی خدمت میں اور ہدیہ لایا آپکو اور صلح کی آپسے اور اسوقت لکھی گئی
اوس کے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابوداؤد فی باب القسم بالقسامة قال حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی مالك عن ابی ليلى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل ابن ابی حثمة انه اخبره ممن ورد رجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح فی فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم وهو الذی كان يخبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم مائة ناقة حتى ادخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب كما رواه ايضا ابوداؤد فی باب ترك الفود

تخریج کی ہے ابوداؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابولیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سہل بن ابی حثمہ سے کہ خبر دی اوکو بعض حثمہ اور اوسکی قوم کے بڑے بوڑھوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدیے گئے ایک جنگل میں پس انکار کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم اللہ کی تم نے ہی اوسے مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا اوسنے یہ پھر چلے اور حویصہ اون کے بھائی اور اوسنے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس گئے محیصہ کلام کرنا چاہا اور انہوں نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ بڑا بڑا آپ کی عمر سے تھی یعنی بڑا کلفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے پس فرمایا یا تو وہ بت دیں تمہارے صاحب کے یا اذن کے ساتھ لڑائی کے جاوینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو اونہوں نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ کیا قسم کھاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کھالیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے پس بھیجے اونکو سو اونٹ یہانتک کہ وہ اون کے گھر پہونچا دیے گئے اور لفظ فرمان کے جیسے کہ روایت کیا ہے ابوداؤد نے

بالقسامة بطريق عبد العزيز بن يحيى الحراني هكذا۔
انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه

ہی باب ترک القود بالقسامۃ میں عبد العزیز بن یحییٰ حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ
پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت ادا کرو تم اوس کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ليضا يهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر في السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحٰق وابو نعيم عن ابن عباسؓ قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر۔
بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ من محمد رسول الله صاحب موسى واخيه والمصدق بما جاء به موسى الا ان الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة وانكم لتجدون ذلك في كتابكم محمد رسول الله والذين آمنوا معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا واني انشدكم بالله وبالذي انزل عليكم وانشدكم بالذي اطعم من كان قبلكم المن والسلوى وابيس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون وعمله الا اخبرتموني هل تجدوني فيما انزل الله عليكم ان تومنوا بمحمد فد تبين الرشد من الغي وادعوكم الى الله والى رسوله۔

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحٰق اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جو ساتھ ہیں موسیٰ کے (رسالت میں) اور بھائی ہیں اوسکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے موسیٰ لے گروہ یہود اور لے اہل تورات کیا اللہ نے تم سے نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار پر رحمت رحم دل ہیں آپس میں دیکھے گا تو اونکو راکع و ساجد تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توراۃ اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں کو من و سلویٰ اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی کیا نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمد پر اور تحقیق ظاہر ہو گئی ہدایت گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف +

تمت بالخير

کتبہ احقر الورٰی ظفر

ھذا ما کتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ثمامۃ بن اثال فی قریش تتمہ صفحہ ۱۲۰

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامہ بن اثال کو درباب سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثیر فی الاسد اخبرنا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی باسنادہ الی یونس بن بکیر عن ابن اسحاق عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال کان اسلام ثمامہ بن اثال الحنفی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا اللہ حین عرض لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بما عرض ان یمکنہ منہ وکان عرض لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو مشرک فاراد قتلہ فاقبل ثمامۃ معتمرا وھو علی شرکۃ حتی دخل المدینۃ فحیر فیھا حتی اخذ فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہ فربط الی عمود من عمد المسجد فخرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیہ فقال مالک یا ثمامۃ ھل امکنتنی اللہ منک فقال قد کان ذلک یا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان تسأل مالا تعطہ نمضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وترکہ حتی اذا کان من الغد مر بہ فقال مالک ما ثمامۃ قال خیر یا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ عبید اللہ ابن احمد یونس بن بکیر تک وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ قصہ ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامہ عمرہ کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم و ان تعف تعف
عن شاکر و ان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال ابو هریرة فجعلنا
المساکین نقول نبینا ما نصنع
بدم ثمامة والله لا کلة من
خبز ورسمنیة من فداته احب
الینا من دم ثمامة فلما کان
من الغد مر به رسول الله صلے
الله علیه وسلم فقال مالك یا ثمامة
قال خیر یا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تعف تعف عن شاکر
وان تسأل مالا تعطه نقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك یا ثمامة فخرج
ثمامة حتی اتی حائطا من حیطان
المدینه فاغتسل فیه وتطهر وطهر
ثیابه ثم جاء الی رسول الله صلے
الله علیه وسلم وهو جالس فی
المسجد فقال یا محمد لقد کنت
وما وجه ابغض الی وجهك ولا دین
ابغض الی من دینك ولا بلد
ابغض الی من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الیّ
من وجهك ولا دین احب الی
من دینك ولا بلد احب الی
من بلدك وانی اشهد ان لا الٰه

ثامہ کیا اللہ تعالیٰ نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے ثامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پھر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پھر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثامہ کو
قتل کرکے کھائیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تھوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پھر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثامہ عرض کیا خیر ہے اے محمد اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکر گذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ثامہ کو کھولو دو۔ اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کر دیا۔ پس نکلے ثامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پھر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ثامہ نے

الا الله و اشهد ان محمدا عبده
و رسوله یا رسول الله انی کنت
خرجت معتمرا و انا علی دین قومی
فأسر نی اصحابك فی عمرتی
فسیرنی صلی الله و سلم
علیك فی عمرتی فسیره رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی عمرته
و علمه فخرج معتمرا فلما قدم
مکة و سمعته قریش یتکلم
بأمر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
و الله ما صبوت و لکننی اسلمت
وصدقت محمدا و امنت به والذی
نفس ثمامة بیده لا یاتیکم بحبة
من الیمامة وکانت ریف
اهل مکة حتی یاذن فیها رسول
الله صلی الله علیه وسلم وانصرف
الی بلده و منع الحمل الی مکة
فجهدت قریش فکتبوا الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم
یسالونه بارحامهم ان اکتب
الی ثمامة یخلی لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلی الله
علیه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله و عبد الله بن عمر
عن سعید المقبری عن ابی هریرة
ان ثمامة بن اثال الحنفی —

عرض کیا کہ اے محمدؐ کوئی منہ آپکے مُنہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
مُنہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہٗ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں نیت عمرہ کی کرکے اپنے گھر سے نکلا تہا اوس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کرلیا ہے۔ پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپنے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے اونکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بدین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بدین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیہامہ میں سے
کہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی بار برداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑ گئے قریش۔ پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان
قال وكانت
ميرة قريش ومنافعهم
من اليمامة فخرج
يحبس عنهم ماكان
يأتيهم من ميرتهم
ومنافعهم فلما اضربهم
كتبوا الى رسول
الله صلے الله عليه وسلم
ان عهدنا بك وانت
تامر بصلة الرحم
وتحض عليها وان
ثمامة قد قطع
عنا ميرتها واضر بنا
فان رأيت ان
تكتب اليه
ان يخلي بيننا و
بين ميرتنا
فافعل فكتب
اليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ان خل
بين قومي وبين
ميرتهم
الحديث

+++

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجے ثمامہ کو غلہ کی
بار برداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو
حافظ عبد البر نے بھی روایت کیا ہے۔ حافظ
عبد الرزاق نے اونہوں نے معمر عبید اللہ عبد اللہ
ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں
نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی اس طرح
پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا
کہ کہا تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی
جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ
سے بہت کچھ تہے۔ پس ثمامہ اپنے ملک
گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بھی
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عریضہ لکھا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے
اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلۂ رحم کا حکم
دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور
حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک
کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ
اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب
نہ روکیں تو ایسا کیجئے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ قریش
کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے
دیں

+++

متعلق بکتاب مجاعۃ بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵۸

وقال فی السیرۃ الشامیۃ روی الطبرانی والبغوی بر جال ثقاۃ عن مجاعۃ بن مرارۃ رضی اللہ تعہ عنہ قال اعطی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجاعۃ بن مرارۃ ارضا بالیمامۃ یقال لہ الغبیۃ وکتب لہ بذالک کتابا من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن مرارۃ من بنی سلمی انی قد اعطیتک فمن خالفنی فیہا فالنار وکتب یزید۔ ھذا ما قال وفیہ اختلاف یسیر۔

سیرۃ شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں معانی کی زمین جو غبیرہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سند لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہو کہ میں نے زمین تجکو عطا فرمائی جو اسمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہے۔ اسمیں

کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن سلمے الیمامی رضی اللہ عنہ ۹۳

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرۃ الشامیۃ روی الحافظ ابو بکر احمد بن عمر بن عاصم النبیل عن مجاعۃ بن سلمی الیمامی رضی اللہ عنہ قال اتیتُ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاقطعنی الغقدۃ والعوانۃ والجبل وکتب لی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم انی اقطعتک العوارۃ والعوانۃ والجبل فمن حاجک فأتنی۔ ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاقطعنی الحضرمۃ ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی وروی الحافظ النبیل ایضا عن سراج بن ھلال بن سراج بن مجاعۃ قال وفدت الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت الیہ ھذا الکتاب فقبلہ ووضعہ

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اعوانہ اور جبل اراضی معانی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر۔ دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پُورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں غریبی نظم کلمات وحُسن ترکیب بھی ہے یہ اِس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت و بلاغت اونکی اِس سلیقہ کی تھی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی و غیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سُنتا ہے اور سمجھتا ہے۔ جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ و سُرخ و سپید کی جانب ہے اِس لئے سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اِس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث و سیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے رجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور فواد حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت امر اوسپر منکشف ہوگئی ہوگی آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تہا جو محاورۂ آپنے ذومشعار اور طیفہ ہندی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضرموت کے سرداروں سے ۔

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۳

اِس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علاء حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی۔ نے انہوں نے کہا کہ مجھ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سرہ نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علاء حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علاء حضرمی کو مسند بن ساوی کے پاس بھیجا اور اونکو فرمان تحریر فرماکر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ بسیجہ۔ یہ تصغیر ہے بیچ کی جو وزن اخیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفضت۔ یعنی وثبت یعنی اظہرت کے یعنی ہوا۔ قولہ القصہ۔ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فغالت لاخته قصیه یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہوا اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تھے خرگوش کے ساتھہ اسی لیے کہا ہے قصہ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں بیٹے یعنی ظاہر ہوا۔ حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر۔ نصارے کی چوپال کو کہتے ہیں اور اوس شخص کو دیاس کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے۔ اوس کے دین کی۔ مساء۔ عرب کا محاورہ ہے سمر المال شبیتہ اللنبات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چاہا چرا۔ ذا قشر۔ قشر کمبرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے قولہ طمم الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے معنی اس کے آنکھہ اوٹھاکر دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل۔ الثوب۔ سمول۔ یعنی کپڑا پرانا ہوا ملیتین۔ ملیہ تصغیر ہے ملأۃ کی۔ یعنی تہبند۔ قولہ فد نفضتا۔ یعنی حالت ہوگیا رنگ۔ فی قضاء جلسۂ احتیاط کو کہتے ہیں (احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں) قولہ شخص بدا یہ عرب کا محاورہ ہے۔ یعنی ایسا واقعہ حادث ہوتا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے ۔

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۳	عنہ وعط علی	عنہ وعلی	۲۴	۱۳	فی الکنی	وفی الکنی
۱	۱۴	امیر المؤمنین	امیرالمئو منین	۲۵	۱۹	احتق	اعنق
۲	۱۵	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء اللتی	۲۶	۶	بمائۃ	بمائہ
۵	۸	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	″	۱۶	بعص	بعض
۷	۱۱	شوکانی	الشوکانی	۲۷	۱	فاتینا الشیخا	فاتینا شیخنا
″	۲۲	ابونا	ابینا	۲۸	۱۲	موسی ابن سلیمان ابن	موسی بن سلیمان
۸	۳	خیر المکاتیب	خیر المکاتیب	۲۹	۱۶	لایقرأۃ	لایقرأہ
۹	۲	سمان	سلیمان	۳۰	۱۵	حزار	ضرار
″	۸	وفد النبی	وفد علی النبی	۳۷	۲	البتحتری	البحتری
″	۹	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	۳۸	۵	ایبجبکم فقالو الیرجم	ایبجلکم فقالوا نرجم
۱۰	۴	والغنزی	والغنزی	″	۶	فنجزہم	فنخبرہم
۱۱	۲	یا ؤہم	یا وبہم	۳۹	۱۱	وازہدہ	وازہدہ
″	۳	ان تقدما	ان یقدما	۴۰	۳	جازیۃ	جاریۃ
۱۲	۳	البندایطی	البندنیجی	۴۱	۳	اوردہ	التقریم اوردہ
۱۳	۱۱	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	۴۳	۲	عن	علی
۱۴	۲۴	الجہنی الی	الجہنی وفد الی	۴۴	۱۶	وامام	والامام
۱۵	۲	لحدیث	الحدیث	۴۵	۱۵	وابن للبون	وابن اللبون
″	۱۲	الحندای	النہدی	″	۲۵	منغرق	متغرق
۱۸	۸	قال وقدمنا	قال وفدمنا	۴۶	۱۸	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
″	۱۵	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	۴۷	۲۰	فالاولی	فاول
″	۱۹	عن ابیہ عن محمد	عن ابیہ عن جدہ عن محمد	۵۱	۲	ابن سعد	ابن سعد و
۱۹	۱	ابتس	ربتس	″	۲۲	والتیم	والیتیم
″	۱۸	اردد الجیش	اردد الجیش	۵۲	۹	بنکرۃ	بیکرۃ
۲۰	۴	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	۵۳	۱۶-۱۷	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
″	۱۱	وحیۃ	دحیۃ	۵۶	۶	للافانی	للافانی
″	۱۳	دجیۃ	دحیۃ	″	۲۲	دینازا	دینار
۲۱	۹	والشتبہ	والتشبہ	۵۸	۱۰	وابی	والی
۲۲	۶	لعث	بعث	″	۱۶	سردات	سروات
″	۲۱-۲۲	سبز	سنبر	۵۹	۱۱	أذانہم	أذاہم
۲۳	۱۰	وقد فاسلم	وفد فاسلم	۶۰	۹	ماحسن	باحسن
″	۱۸	مالک فی نصر	مالک فی نغر	۶۲	۱۸	قد انزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
٦٣	٢٦	صفراء	صفراءو	١٠١	٢٥	قبية	قبلية
٦٣	٨	ورعا	درعا	〃	٢٦	جلسيها	جلسها
〃	٩	مغذرة	مغدرة	١٠٢	٧	معاداز القبيلة جلبتها	معاداز القبلية جلسيها
〃	٢٦	بامره واصلحا	بامره فاصحوا وصلحوا	〃	٨	جلسيتها	جلسها
٦٥	٢٥	احيوا	احيوا	〃	٢٦	ه	ر
٦٧	٢٢	اليعل	البعل	١٠٣	٢٣	خمسه	خمسة
٦٩	٧	وراط	وراط	١٠٥	١٠	وقد	وقد
〃	١١	يعتسر	يتعسر	〃	١٣	فقال	فقام
٧٥	٢٣	الثلاثة قال الزعيما لله	الفلانة قال الزعيما لابر	〃	١٧	سائله	غاسلة
٧٦	١٦	فنهايته	فنهاية	〃	١٩	الابلوح	الابلوج
〃	٢١	وخيلا	دخيلا	١٠٦	١٣	حكم	لكم
٧٧	٢٠	وانفقوا	وانفقوا	〃	١٥	الركوب الفلو	الركوب والفلو
٧٨	٣	ابدا	احدا	١٠٧	٥	رابعث	وابعث
٨١	٢١	عن	لمن	١٠٨	٢٣	لحضرة	حضرة
〃	٢٥	حرمة لخمر	حرمت الخمر	١٠٩	١٩	الادل	الاذل
٨٣	٢٢	الى	اى	〃	٢٠	الشوية	الشوية
〃	٢٣	يشوب	ليشرب	١١٠	٨	بخضبة	مخبضة
〃	٢٦	طبيخ	طبخ	١١١	١٨	فعليها	فلها
٨٦	١٠	الحصون فى	الحصون ايضا فى	١١٢	٢٧	وفقهها	وفقهها
〃	١٣	والسلا	والسلاح	١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
٨٨	٦	اعطك	اعظك	〃	١٧	حاشية على كتاب بنى نحد بيان فصاحته	بيان فصاحته صلعم
〃	١٧	اكثم	اكتم				
٨٩	١٧	طيبنة	طيبة	١١٤	٥	لهم	له
٩١	٦	عتبة	عنبسته	١١٥	٣	كما اقول	اقول كما
٩٣	٦	يبعثه	يبعثه	〃	١٠	بمقنته	بمقنته
〃	حاشية	هرمز	شرويه	١١٧	١٣	المتبرع	المتربع
٩٦	٧	سودات	سروات	١١٨	٦	يخرجه	ليخرجه
٩٦	٢٦-٢٧	ورقاء ببرد سردات	ورقاء وسردات	١١٩	٣	بأمهم	بانهم
٩٧	٦	عمر	محمد	〃	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
〃	٢٢	جفنتم	جفنة	〃	٨	رسوله متعلق بالكتاب بنى ضميرة واخرجه	رسوله واخرجه
٩٨	١	لنصرة	نصرة				
〃	٣	المسلم	السلم	١٢٠	٦	يخرج	نخرج
١٠٠	١٣	الكفر كالحبشة يفيد	الكفر كالحبشة	〃	١٧	ان لا بى	ان صارت لا بى
١٠١	١٠	من	بن	١٢١	٧	خزوج	خزرج

صفحه	سطر	غلط	صحيح
١٣١	١١	التشويل	التنزيل
〃	٢٥	فيها	فيها
١٣٢	١١	الحوام	الحرم
〃	١٢	وزير	وزيراً
١٣٤	٩	الصلاح	المصباح
〃	١٩	نحوصاً	نحوصاً
١٣٥	١٧	شيخ الدحلاني	الشيخ دحلان
١٣٦	١٨	له	لنا
١٣٧	١٢	ابى عبيدة الجراح	ابى عبيدة بن الجراح
〃	١٥	قرى	قرى
١٣٧	١٧	فيزدعوها	للبزدعوها
١٣٨	١٣	اباحة	اباحته
١٣٩	١٣	الى النبى	انى النبى
١٣٠	٦	اموالكم	اموالكم
〃	١٢	ابن اجزم	ابن حزم
〃	١٣	حرم	حزم
١٣١	٢٣	اليهقى	البيهقى
١٣٣	٢	يصوح	يصوح
〃	٣	احمر قننا	احرقتنا
〃	٢٦	ونبتكما	ولبتكما
٣٣٦	٨	بنوا	بنى
〃	٢٦	ابنا	ابنى
١٣٧	٢٥	بنوا	بنى
١٣٨	٣	بنوا	بنى
١٣٩	٢٢	العشرى	العشرى
١٤٠	٢٢	موضعين	موضعين
١٤٣	١٨	خاد	خالد
١٤٣	٧	وفى وبهذا	وفى بهذا
〃	٢١	الكلى	العكلى
〃	٢٣	المنيرين	المغيرين
١٤٤	٨	بروايته	بروايته
〃	٨	عبيد ابى اسحق	عبيد بن ابى اسحق
〃	٩	بنو	بنى
١٤٥	٧	ابلغوهما	ابلغوها
١٤٥	١١	لاتخاونوا	لاتخذلوا
〃	١٨	ابن سبيل	ابن السبيل
〃	١٩	العيب	الغيب
١٤٦	٣	عقبة	عقبة
〃	١١	فيه	فى
〃	١٩	ربيه	ربيعة
١٤٨	٣١	وقد	وفد
١٤٩	٧	انس سلمى	انس السلمى
〃	١٣	بايل	بابل
〃	١٨	اتيت والنبى	اتيت النبى
١٥٠	٩	لزذيل	لرزيل
١٥١	١٣	فى سمه	فى اسمه
١٥٢	١٣	الناس الاسلام	الناس الاسلام
١٥٤	٢٥	مهيارة اقاربه	مهيارة واقاربه
١٥٦	٢٣	سأة	شاة
〃	٢٤	ومائة فيها الخ فيها	ومائة فيها
١٥٧	١٠	وفى سبيل	ولابن السبيل
〃	١١	ولاعماها	ولابعماها
١٥٩	١٩	بنو	بنى
١٥٩	٢٢	لنفسه	بنفسه
١٦١	٤	اوتيتة	اوتية
〃	٢٤	تتكافا	تتكافأ
١٦٤	٩	الى	اللقى
〃	١٤	بعد الاسلامه	بعد الاسلام
〃	١٥	نظام	نظامه
١٦٥	١٢	الشبعى	الشعبى
〃	٢٧	يوم	يوماً
١٦٦	١٤	خير	غير
〃	١٥	عانماً	عالماً
〃	٢٧	من الفتيا	من الفتيا عليه
١٦٧	١٢	وعرقوا	وعرفوا
١٦٨	٢٥	امهلاة	اعلاة
١٦٩	١٦	ارض تظلى	ارض تقلني
١٧٣	٩	الحلسن	الحلس

صفحه	سطر	غلط	صحیح
١٧٣	٢٦	سمعتم	سمعت
١٧٤	٢٠	واللہ لاتقتل	واللہ ان لاتقتل
١٧٥	١٥	الاجابیش	الاحابیش
〃	٢٣	جاؤا	جاء
١٧٧	١٨	بعض علے	بعض وعلے
١٧٩	١-٢	شیبة	شیبة
١٨٠	٧	محبتاز	مجتازا
〃	١٣	یخیل	بخیل
〃	٢٢	عمرو اصطلحا	عمرو اصطلحا
١٨٢	١	الشبہ	اشبہ
١٨٣	١٠	اختلفوا	اختلف
١٨٥	٣	الیتیمیة	التیمیة
〃	٢٢	جبان	حبان
١٨٨	٧	جربج	حربج
١٨٩	١٢	الصیفی	الصفی
١٩٠	١١	عمرو قال	عمرو بن حرم قال
〃	٢٠	اسہم	السہم
〃	٢١	حنی	حتی
〃	٢٣	مکیم	حکیم
١٩٢	١٣	معجة الصحابة	معجم الصحابة
١٩٥	١	ویتجوا	واحتجوا
〃	١١	للا نتفاع	الا نتفاع
١٩٧	٦	سیرة	السیرة
١٩٩	٩	جامع ازہر	الجامع الازہر
٢٠٢	١٩	العیب	الغیب
٢٠٣	١٢	اذاجاء	اذجاء
٢٠٨	٢٣	الانف اوعی	الانف اذا اوعی
٢١٠	٢١	تزیع	تزیغ
٢١٢	١٩	عجمی مہا	عسی سہا
٢١٧	١٥	ہذا الکتب	ہذا الکتب
٢١٨	١٣	برویتہ	یرویتہ
〃	١٦	فضیعوعوہا	فضیعوہا
〃	٢٣	بادمر	یادر

صفحه	سطر	غلط	صحیح
٢١٨	٢٦	عقبة بن	عقبة بن
〃	٢٧	امی	امتی
٢٢١	٤	فقرنہ	وقرنہ
٢٢٣	٢٥	حازثة	معارثة وقد
٢٢٣	٢١	سفنة	مسقة
〃	٢٣	العشری	العشری
٢٢٤	٢٣	یتمتعتا	یمتعنا
٢٢٦	٢٧	عند	عند ابی داؤد
٢٢٧	٥	الی ضائعین	الوضاعین
〃	٧	〃	〃
٢٢٩	٩	انہ رب	انہ الرب
٢٣٠	١	بالجونی	بالنجونی
٢٣١	٧	احادیث	الاحادیث
〃	٢٢	الھدیہ	للھدیہ
〃	٢٤	یسبب	لسبب
〃	٢٥	بقبول	لقبول
٢٣٢	٣٠	قساد	فساد
〃	٣١	الکنابی	الکتابی
٢٣٦	١٠	لم یستہداہ	لیستہداہ
٢٣٨	١٢	تزعی	ترعی
٣٠٧	٢٤	شیخ	الشیخ
٣١٠	٢٣	وزقہ	ورقہ
〃	٢٦	البش	البشر
٣١٥	٩	باوربأد	بادوباد
٣١٧	٢	اھلة	ابلة
〃		سوارت	سواة
٣١٨	٢٠	فاضوك	قاضوك

غلط نامۂ اُردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۴	۱	مرد ہیں ہے	مروی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۶	والا اس لیے	والا اسی لیئے
۸	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
۸	۲۲	بھی شمار میں آئے اِن کے سوار	بھی اوس شمار میں آئے جبکی گنتی اوپر بیان ہوچکی لیکن ان کے سوا۔ الخ
۷	۲۷	اوپر قسم	اُوپر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عبری ہیں ساعدہ
۱۱	۱۶	عمید نہیں تو	عمید ہیں تو
۱۲	۳	بندبجی	بندنجی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قولاً اگر قی عربی کا محاورہ ہے فی رتی مشہور رتی وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	سے
۱۷	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولانے
۲۲	۱۹	سبزالاراشی	سنبرالاراشی
۲۴	۴	بالوں	الوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حسزار	ضرار
۳۲	۱۸	مسلمان	سلمان
″	۵	مردبانی نے	مرزبانی نے
″	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۶	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے بے خبر کے قلعہ کشبیہ	کے خبر کے قلعہ کشبیہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمو	حموی
۵۰	۶	اوپر رقم	نوے
۵۴	۱۲	کی ہے ابن شاہین	کا
۵۸	۱	پرت	پشت یعنی نقارہ
۵۸	۲۵	صعفا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطر	نقطر
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور فین دونو
۷۵	۱۷	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوپہن	گوپہن کے
۸۳	۱۵	لبنی	کھیتی
۸۸	۱۹	شیبا	سٹیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۳	شکروں	لشکروں
۱۰۵	۱۷	بیرے	ابرے
۱۰۶	۲۷	اس تھوڑے	اِس کے مثل تھوڑے
۱۱۱	۴	مزاد	مراد
۱۱۵	۱۷	اول اودے	اوس چیز سے
۱۱۶	۱۱	لیا میں اور	لیا میں نے اور
۱۲۲	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے
۱۲۳	۱۹	کہاہے کو کیا	کہاہے کو کیا
۱۲۴	۲	کو	کہ
″	۲۴	کیجئے	کیجئے
″	۲۵	نہ	کہ
۱۳۲	۲	بہنبناہٹ	بہنبہناہٹ
″	۶	چھاؤ	جھاؤ
″	۹	ابرائی	بُراہی
″	۱۵	کے	کے لئے
۱۴۴	۳	کئے	کئے جائیں
۱۵۶	۲	اللہ	اللہ کے
	۳	سیمہ	سیمہ
۱۵۷	۱۳	۔	۔
۱۶۱	۱۰	کوٹی	کوٹھی
۱۶۹	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی
۱۷۵	۱۲	اونٹ	اونٹ پر
۱۷۹	۱	شیبہ	شبتہ
″	۲	شیبہ	شبتہ
″	۳	قولوں	قولوں
۱۸۰	۹	کے	کی طرف
۱۸۸	۹	صیفی	صفی
″	۱۲	صیفی	صفی
″	۱۶	معیب	مصیب
۱۹۲	۱۴	مبجمتہ	مبہم
۱۹۵	۱۴	دانع	دافع
۲۰۵	۳	مدوگاری	مددگاری
″	۴	مدوگاری	مددگاری
″	۱۰	ہو	ہوں
۲۰۸	۶	جانے	جائے
۲۱۰		فردً	فرزند
۲۱۷	۷	خاہ	یا سوئے
″	۷	کاہو	کے
۲۳۲	۱۹	عسرفہ	صرفہ
۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
″	۲۰	مغنے	مغنے
۲۳۶	۱۱	سبب	سبب ہے
۲۴۹	۲۱	اور مردویہ	اور ابن مردویہ
۲۵۴	۲۰	مڑ	مٹ
″	۲۵	تلفظ	بلفظ
۲۵۵	۱۰	دین	عزم
۲۵۷	۱۶	عیوض	عوض
۲۵۸	۴	عیوض	عوض
″	۸	عیوض	عوض
۲۵۹	۲۵	قیافہ	قافیہ
۲۷۰	۱۳	عیوض	عوض
۲۷۵	۲	۔ د	رد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۷	۳۷	ہیں اور لکھا	ہیں اور معنی نفث کی بڑھایا ہے اور معنی نفث کی فاعش کلام
۲۸۸	۱۲	بیروں چرتے	بیروں میں چرتے
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی
۲۹۲	۱۴	روسنے	دارد ہے
۲۹۴	۱۳	ارحایت	
۲۹۸	۵	ارد مار	رومار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۱۷	کو	کے
۳۰۲	۲۰	صورتھا	سورتہ
۳۱۷	۶	ترین	تری
۳۱۷	۱۷	بن	ہیں
۳۱۸	۱	آادر	آیا
۳۱۸	۵	ہر	بر
۳۱۹	۱۸	وہ مت	وہ وقت

اطلاع

بخدمت جملہ اہل مطابع و تاجران کتب وغیرہ

التماس ہے کہ کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت

مؤلف کتاب ہذا کے کل یا جزو چھاپنے یا چھپوانے

کا قصد نفرمائیں ورنہ بعوض نفع نقصان اٹھانا

پڑے گا۔ ہاں جسقدر اسکی جلدیں مطلوب ہوں وہ کتب خانہ

ہوم ممبر صاحب مظفر جنگ ریاست ٹونک (راجپوتانہ)

مین درخواست ارسال فرما کر طلب فرمائین۔

المطلع

مہتمم کتب خانہ ہوم ممبر صاحب بہادر مظفر جنگ

مقام

ریاست ٹونک (راجپوتانہ)